DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224900
UNIVERSAL
LIBRARY

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۵)

فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ

۱۳۲۵ھ

حصہ ہفتم

باہتمام [illegible] شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفر لہ اللہ الواہب

مطبع [illegible] میں مطبوع ہوا

اس کارخانہ میں ہر قسم کی کتابیں بہ نرخ تاجرانہ جلد و بکفایت ویلیو پی ایبل روانہ ہوتی ہیں المشتہر حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۵

فقہ محمدیہ حصہ ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Checked 1969

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ المُرسَلِینَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ

Checked

اخلاص اور نیک نیت کی فضیلت کا بیان

جناب[۵۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عملونکا اعتبار نیتون پر ہی اور ہر آدمی کو وہی ملتا ہے جو اُس نے نیت کی سو جسکی ہجرت خدا اور رسول کی طرف ہو تو اُسکی ہجرت خدا اور رسول کیطرف ہو چکی اور جسکی ہجرت دنیا کی طرف ہو کہ اُسکو حاصل کرے یا کسی عورت کیواسطے ہو جس سے نکاح کرے تو اُسکی ہجرت اُسی کیطرف ہوئی جسکی طرف اُس نے ہجرت کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی عمل بدون نیت کے معتبر نہیں ہے اور جبتک آدمی کی نیت خالص نہو اُس پر ثواب نہین ملتا اگر محض خدا کی رضامندی مقصود ہو تو ثواب ہے نہین تو بے فائدہ ہے اور حضرت[۵۲] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ پہلی اُمتون سے چلے جاتے تھے کہ اچانک اُن کو مینھ نے پکڑا تو پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اُن کی غار کے مُنھ پر پہاڑ کا ایک پتھر ڈھلک پڑا تو اُس نے غار کا مُنھ اُنپر بند کیا تو آپس مین بعضون نے بعضون سی کہا کہ اپنی نیک عمل دیکھو جو

---

۵۱ یہ حدیث عمر فاروقؓ کی روایت سے صحیح بخاری کی ابتدا مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے مشکوٰۃ باب البر والصلہ کے تیسری فصل مین ہے ۱۲

تمنے اللہ کے واسطے کیے ہون سو اُن کے وسیلے سے اللہ سے دعا کرو شاید کہ اللہ پتھر کو ہٹاوے اور ایک روایت مین ہی کہ بعضون نے بعضو نسے کہا کہ نہین نجات دیگی اس پتھر سے کچھ چیز مگر یہ کہ تم اپنے خالص عملون کے وسیلے دعا کرو تو اُن مین سے ایک مرد نے کہا یعنی یون دعا کی کہ الٰہی میرے مان باپ بڑے بڈھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے بالے تھے مین اُنکی خاطر بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب مین شام کو انکے پاس بکریان لاتا اور اُنکا دُودھ دُہتا تھا تو اپنے مان باپ کو اپنی اولاد سے پہلے دودھ پلاتا تھا اور مین ایک دن درخت اور چارے کی تلاش مین دور چلا گیا سو مین نہ آیا یہانتک کہ مجھ کو شام ہو گئی تو مین نے ان کو سوتے پایا سو مین نے دودھ دوہا جیسے دوہا کرتا تھا پھر مین دودھ لے کر انکے سر کے پاس کھڑا ہوا مین نے بُرا جانا کہ اُنکو جگاؤن اور مکروہ جانا کہ اُن سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے میرے قدمون مین بھوک سے چلاتے تھے سو ہمیشہ میرا اور اُنکا یہی حال رہا یہانتک کہ صبح ہوئی اور ایک روایت مین اتنا زیادہ آیا ہے کہ پھر وہ دونون جاگے اور اُنھون نے دودھ پیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہی کہ مین نے یہ کام تیری رضامندی کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے اس پتھر سے ایک ورن کھولدے جس سے ہم آسمان کو دیکھین تو خدا نے اُنکے لیے ایک روزن کھولدی یہان تک کہ اُنھون نے آسمان کو دیکھا لیکن اُس سے نکل نہ سکتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا پھر دوسرے نے کہا یعنی دعا کی الٰہی میرے ایک چچا کی بیٹی تھی مین اُس پر عاشق تھا جیسے مرد عورتون پر عاشق ہوتے ہین تو مین نے اُس سے حرامکاری کی خواہش کی اُس نے میرا کہا نہ مانا یہانتک کہ اُسپر[۱] ایک سال قحط پڑا پھر وہ میرے پاس آئی یعنے اور اُس نے مجھ سے کچھ مانگا تو مین نے اُسکو ایک سو بیس اشرفی دی اس شرط سے کہ مجھ کو اپنی جان پر قابو دے اُس نے یہ شرط قبول کی یہانتک کہ جب مین اُس پر قادر ہوا

[۱] یہ حدیث ابن عمر رض کی روایت سے کتاب الترغیب الترہیب مین مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صد ۱۱ کے حاشیہ مین ہے ۱۲

اور اُسکے دونون پاؤن کے درمیان زنا کے لیے بیٹھا تو اُس نے کہا اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے اُس نے کہا کہ مین تیرے لیے حلال نہین کرتی کہ تو بدون حق کے مہر کو توڑے یعنے بدون نکاح کے مجھکو مجھ سے جماع کرنا حلال نہین ہے تو مین اُس سے اُٹھ کھڑا ہوا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مین نے یہ کام تیری رضامندی کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے اس سے ایک روزن کھولدے - وہ پتھر اور بھی کھسک گیا ہے۔ لیکن اُس سے نکل نہ سکتے تھے اور تیسرے نے کہا الٰہی مین نے ایک فرق جوار پر ایک مزدور ٹھہرایا تھا پھر جب وہ اپنا کام پورا کر چکا تو اُس نے کہا میرا حق مجھ کو دے تو مین نے اُسکا حق اُسکے سامنے کیا وہ اُس کو چھوڑ کر چلا گیا سو مین اُسکو ہمیشہ بوتا رہا یہانتک کہ مین نے اُس سے گائین اور اُن کے چرواہے غلام جمع کیے پھر وہ مدت کے بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا حق مجھ کو دے اور مجھ پر ظلم نہ کر تو مین نے کہا کہ ان گاؤن اور اُن کے چرواہون کی طرف جا یعنی یہ سب تیرا ہی مال ہے لیجا تو اُس نے کہا اللہ سے ڈر اور مجھ سے ٹھٹھا نہ کر مین نے کہا مین تجھ سے ٹھٹھا نہین کرتا یہ گائین اور اُن کے چرانیوالے سب تیرا ہی مال ہے لے سو وہ اُنکو لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام مین نے صرف تیری رضامندی کے لیے کیا تھا تو باقی پتھر کو ہم سے اُٹھاوے تو خدا نے اُن سے باقی پتھر کو بھی کھول دیا تو وہ تینون آدمی وہان سے چل نکلے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عمل خالص خدا کے لیے کیا ہو اُس کا بڑا ثواب ہے اور بڑی فضیلت اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کو مستحب ہے کہ مشکل اور مصیبت کے وقت اپنے خالص عمل کے وسیلے اللہ سے دعا مانگے کہ اُس کی دعا قبول ہوتی ہے اور فرمایا کہ جو شخص خالص اللہ وحدہٗ لا شریک کے لیے عمل کرتا ہو اور نماز پڑھتا

لہ یہ حدیث انس بن مالک رض کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب الترغیب والترہیب مین مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۱۲ کے حاشیہ پر ہے ۱۲

اور زکوٰۃ دیتا ہو تو وہ مرتا ہی اُس حال مین کہ اللہ سے راضی ہوتا ہی اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص نے پوچھا ایمان کیا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان اخلاص ہے یعنی مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے خالص اللہ ہی کے واسطے کرے نام نمود کی نیت نہو اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص لوگون کے دکھلانے کے لیے عمل کرے اُسکا ایمان نہین کسی نے پوچھا کہ یقین کیا ہے فرمایا تصدیق اور معاذ بن جبل کو فرمایا کہ اپنے دین کو خالص کر کہ تجھکو تھوڑا عمل بھی کفایت کریگا اور فرمایا کہ جو لوگ خالص اللہ ہی کے لیے عمل کرتے ہین اُن کو خوشی ہو اُن سے لوگون کو ہدایت ہوتی ہے اور اُن کے سبب سے ہر سیاہ فتنہ مٹتا ہی اور فرمایا مومن کو چاہیے کہ تین عملون مین کبھی قصور نہ کرے ایک یہ کہ خالص اللہ ہی کے لیے عمل کرے ریا کی نیت نہ ہو دوسرا مسلمانون کی خیر خواہی کرے تیسرا مسلمانون کی جماعت مین شامل رہے اس واسطے کہ اُن کی دُعا اُن کے پچھلون کو بھی احاطہ کرتی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کی مدد کرتا ہے اُن کے کمزور لوگون کی دعا اور نماز اور اخلاص سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ جو شخص عمل مین میرے ساتھ غیر کو شریک کرے یعنے اس مین غیر کے نام ونمود کی نیت ہو تو وہ عمل میرے غیر کے واسطے ہوتا ہے یعنے خدا تعالیٰ اس عمل کو قبول نہین کرتا اور فرمایا اے لوگو اپنے عملون کو خالص کرو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ

سلہ یہ حدیث ابو فراس رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مین مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کے صـ۱۲ مین ہی ۱۲ سلہ یہ حدیث معاذ رض بن جبل کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ سلہ یہ حدیث ثوبان رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صـ کے حاشیہ پر ہے سلہ یہ حدیث ابو سعید رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صـ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ سلہ یہ حدیث مصعب بن کعب کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ کے حاشیہ پر ہی ۱۲ سلہ یہ حدیث ضحاک بن قیس رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صـ۱۲ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے۔

نہین قبول کرتا کہ یہ عمل خدا کے لیے اور قرابت کے لیے ہے یعنی قرابت والونکی خاطر کے لیے ہے سو اسواسطے کہ وہ انھین کے واسطے ہو جاتا ہے خدا کو وہ عمل قبول نہین ہوتا اور یون بھی کہنا جائز نہین کہ یہ عمل اللہ کے لیے ہے اور تمھاری منھ کے واسطے کہ یہ عمل بھی خدا کے نزدیک مقبول نہین اور ابوامامہ رض سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اُس نے کہا کہ اگر کوئی شخص غنیمت کے واسطے اور نام نمود کے واسطے جہاد کرے تو اُسکو کیا ثواب ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو کچھ ثواب نہین پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جس مین خدا تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو اور جس مین خدا کی رضامندی مقصود نہو وہ مقبول نہین اور ابودردا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ملعون ہے اور جو دنیا مین ہے وہ بھی ملعون ہے مگر وہ عمل جسمین خدا کی رضامندی مقصود ہو۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ قیامت کے دن دنیا لائی جاویگی اور کہا جاویگا کہ اُس سے الگ کرو جو محض اللہ کے واسطے ہو سو الگ کیا جاویگا اور باقی سب دُنیا کو دوزخ مین پھینکا جاویگا۔ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کام غیر اللہ کے واسطے ہو اُسکو الگ کیا جاویگا اور باقی دُنیا کو دوزخ مین ڈالا جاویگا اور یہ بھی آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چالیس دن اللہ کے لیے عمل خالص کرے تو اس کے دل سے حکمت کے چشمے اُسکی زبان پر جاری ہو جاتے ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ہین مین اُنکی قسم کھاتا ہون اور مین تم سے

ف۱ یہ حدیث ابوامامہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کی ص۱۳ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

ف۲ یہ حدیث ابودردا رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی کے ص۱۳ مین کتاب الترغیب مین ہے ۱۲

ف۳ یہ حدیث عبادہ بن صامت کی مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی کے ص۱۳ کے حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

ف۴ یہ حدیث ابن عباس رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی کے ص۱۳ کے حاشیہ پر ہے ۱۲

ف۵ یہ حدیث ابوکبشہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی کے ص۱۴ کے حاشیہ پر ہے ۱۲

ایک حدیث بیان کرتا ہوں اُس کو یاد رکھو فرمایا کہ نہ صدقہ کسیکے مال سے کچھ کم کرتا ہے اور نہ مظلوم بندہ ظلم پر صبر کرتا ہے مگر خدا اسکی عزت زیادہ کرتا ہی اور نہ کوئی بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہی مگر اللہ تعالی اُسپر محتاجی کا دروازہ کھولتا ہی اور [۲] فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اُسکو یاد رکھو دنیا چار آدمیوں کے لیے ہے ایک وہ بندہ ہی کہ اللہ نے اُسکو رزق اور مال دیا ہے تو وہ اُس میں خدا سے ڈرتا ہے اور ناتیداروں سے سلوک کرتا ہے اور اُس میں اللہ کا حق جانتا ہی سو اس شخص کا درجہ سب سے افضل ہے دوسرا وہ شخص ہے کہ اللہ نے اُسکو علم دیا ہی اور مال نہیں دیا اور اُس کی نیت سچی ہی کہتا ہی کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلانے کی طرح خرچ کرتا تو وہ اپنی نیت پر ہی دونوں کو برابر ثواب ملیگا۔ تیسرا وہ بندہ ہے کہ اللہ نے اُسکو مال دیا ہی اور علم نہیں دیا تو وہ اپنے مال میں مست ہے بدون علم کے اُسمیں تصرف کرتا ہی نہ اُسمیں رب سے ڈرتا ہی نہ برادری سے سلوک کرتا ہی نہ اُس میں اللہ کا حق جانتا ہی سو اُس شخص کا رتبہ سب سے بدتر ہی چوتھا وہ بندہ ہی کہ نہ اُسکو اللہ نے علم دیا ہے نہ رزق وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا سو وہ اپنی نیت پر ہی بس دونوں کا گناہ برابر ہی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ خدا نے نیکیوں اور بدیوں کو لکھا پھر اپنی کتاب میں بیان کیا پس جو شخص نیکی کرنیکا قصد کرے اور عمل میں نہ لا سکے تو خدا تعالی اُسکے لیے اپنے نزدیک پوری نیکی لکھتا ہی پھر اگر اُسکا قصد کرے اور عمل میں لاوے تو خدا اُسکے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے سات سو سے بہت گنا تک اور جو شخص گناہ کا قصد کرے پھر اُسکو عمل میں نہ لاوے تو خدا اُسکے لیے پوری نیکی لکھتا ہی اور اگر بدی کا قصد

[۱] یہ حدیث ابو کبشہ رض کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ نظامی دہلی ص۴۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب سے ۱۲

[۲] یہ حدیث ابن عباس رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ نظامی دہلی کے حاشیہ پر ہے ۔ ۱۲

کرے پھر اُسکو عمل مین لاوے تو خدا اُسکے لیے صرف ایک بدی لکھتا ہے یا اسکو بھی مٹا دیتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کرنے کا ارادہ کرے تو اسکو اُسپر مت لکھو جبتک اسکو کر نہ لے پھر اگر اُس بدی کو کرے تو اُس پر ایک بدی لکھو اور اگر میرے ڈر سے اُسکو چھوڑ دے تو اُسکے بدلے اُسکے لیے ایک نیکی لکھو اور اگر نیکی کرنے کا ارادہ کرے پھر اسکو نہ کر سکے تو اُسکے لیے ایک نیکی لکھو پھر اگر اُسکو کرے تو اُسکے لیے دس نیکیان لکھو سات سو تک اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا کہ مین کچھ مال صدقہ کرونگا سو وہ اپنے صدقے کا مال لیکر نکلا سو اُس نے وہ مال چور کے ہاتھ مین دیا تو صبح کو وقت لوگون مین چرچا ہوا کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ دیا تو اُس نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہے چور پر آج مین اور صدقہ کرونگا تو وہ اپنے صدقے کا مال لیکر نکلا تو اُس نے ایک حرام کار عورت کے ہاتھ مین دیا تو صبح کے وقت لوگون مین چرچا ہوا کہ کسی نے آج رات حرام کار عورت کو صدقہ دیا تو اُس نے کہا یا الٰہی تیرا شکر ہے حرام کار عورت پر البتہ مین اور صدقہ کرونگا تو وہ اپنا صدقے کا مال لیکر نکلا اور اُسکو مالدار کے ہاتھ مین دیا تو صبح کو لوگون مین چرچا ہوا کہ آج کی رات کسی نے مالدار کو صدقہ دیا تو اُس نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے چور اور حرام کار اور مالدار پر پھر وہ خدا تعالیٰ کے سامنے لایا گیا اور اُس سے کہا گیا کہ تیرا صدقہ قبول ہوا جو صدقہ تو نے چور کو دیا تھا وہ اسواسطے قبول ہوا کہ شاید وہ چوری سے باز رہے اور حرام کار عورت پر اس واسطے قبول ہوا کہ شاید وہ حرام کاری سے باز رہے اور مالدار پر اسواسطے قبول ہوا کہ شاید وہ عبرت

لہ یہ حدیث ابو ہریرہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی نظامی کے صلا کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ ۔ سہ یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مین مشکوٰۃ مطبوعہ کے صہ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ ۔

پکڑے سو خدا نے اُسکو مال دیا ہے اُسکو اللہ کی راہ مین خرچ کرے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص اپنے بستر پر آوے اور اُسکی نیت ہو کہ پچھلی رات کو نماز کے لیے اُٹھونگا پھر غلبہ نیند سے سو جاوے یہانتک کہ صبح کو اُسکے لیے نیت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور وہ سونا اُسپر خدا کا صدقہ ہوتا ہے **ف** ان حدیثون سے اخلاص اور نیک نیت کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ جو اخلاص سے عمل کرے اُسکو بہت ثواب ہے

ریا اور نام و نمود کے لیے عمل کرنیکے گناہ کا بیان

حضرت[۵۲] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن پہلے پہل اُس شخص کا فیصلہ ہوگا جو جہاد مین شہید ہوا وہ خدا کے سامنے لایا جاوے گا اللہ تعالے فرماویگا کہ مین نے تجھکو فلانی فلانی نعمت دی وہ کہے گا ہان اللہ فرماویگا کہ تو نے اُس مین کیا عمل کیا وہ کہے گا کہ مین نے تیری راہ مین جہاد کیا یہانتک کہ مین شہید ہوا خدا فرماویگا کہ تو جھوٹا ہے ولیکن تو تو اسواسطے لڑا تھا تا کہ لوگ کہین کہ فلانا بڑا دلاور ہے سو لوگون نے تجھکو دلاور کہا پھر خدا کے حکم سے مُنھ کے بل گھسیٹا جاویگا یہانتک کہ آگ مین ڈالا جاویگا پھر وہ مرد خدا کے سامنے جاویگا جس نے علم پڑھا اور پڑھایا۔ اور قرآن پڑھا پھر وہ مرد خدا کے سامنے لایا جاویگا تو اللہ اُسکو فرماویگا[۵۳] کہ مین نے تجھکو فلانی فلانی نعمت دی تو نے اُنمین کیا عمل کیا وہ کہیگا کہ مین نے تیرے واسطے علم پڑھا اور پڑھایا اور مین نے تیرے واسطے قرآن پڑھا اللہ تعالے

۵۱ یہ حدیث ابو درداء رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مین مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۱۵ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۵ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۱۵ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب

فرماویگا کہ تو جھوٹا ہے لیکن تو نے علم اسواسطے پڑھا تھا کہ تا کہ لوگ کہین کہ عالم ہی اور تو نے قرآن اسواسطے پڑھا تھا کہ تا لوگ کہین کہ وہ قاری ہی۔ سو لوگون نے تجھکو عالم اور قاری کہدیا پھر حکم ہوگا تو وہ منھ کے بل دوزخ مین ڈالا جاویگا۔ اور ایک مرد وہ ہی کہ خدا نے اُسکو کشایش دی اور ہر قسم کا مال دیا سو وہ خدا کے حضور مین لایا جاویگا اور خدا اُسکو فرماویگا کہ مین نے تجھکو فلانی فلانی نعمت دی وہ کہیگا کہ ہان اللہ فرماویگا کہ تو نے اُس مین کیا عمل کیا وہ کہیگا کہ مین نے تیری رضامندی کی واسطے ہر راہ مین مال خرچ کیا اللہ فرماویگا کہ تو جھوٹا ہے لیکن تو نے اسواسطے خرچ کیا تھا تا کہ کہا جاوے کہ تو بڑا سخی ہے سو لوگون نے تجھکو بڑا سخی کہدیا پھر حکم کیا جاویگا تو وہ منھ کے بل دوزخ مین ڈالا جاویگا اور یہ بھی[2] آیا ہے کہ دوزخ مین ایک گھرانا ہے کہ اُس سے دوزخ ہر روز چارسو بار پناہ مانگتا ہے اس مین اُمت محمدی کے ریاکار ڈالے جاوینگے جو لوگ کہ دکھلانے کے لیے قرآن پڑھتے ہین اور سخاوت کرتے ہین اور حج اور جہاد کرتے ہین اور[3] فرمایا کہ جو شخص لوگون کے سامنے اچھی طرح نماز پڑھے اور خلوت مین نماز کو خراب کرے تو اُس نے اللہ تعالیٰ سے ٹھٹھا کیا اور یہ بھی[4] آیا ہی کہ لوگون کے دکھلانے کے لیے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا شرک ہی اور اسیطرح نام نمود کے لیے خیرات کرنا بھی شرک ہی۔ اور یہ بھی[5] آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو بچو پوشیدہ شرک سے لوگون نے عرض کیا یا حضرت پوشیدہ شرک کیا ہے فرمایا کہ لوگون کے دکھلانیکے لیے اچھی طرح نماز پڑھنا یہ پوشیدہ شرک ہے اور یہ بھی[6] آیا ہے کہ تھوڑا ریا بھی شرک ہی۔ اور یہ بھی[7] آیا ہی کہ جس عمل مین ریا کی

عه۱ یہ حدیث ابن عباس رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مین مشکوٰۃ نظامی دہلی کے صدا۲ کے حاشیہ پر ہے
عه۲ یہ حدیث ابن مسعود رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ نظامی دہلی کے صدا۲ کے حاشیہ پر الترغیب والترتیب مین ہی ۱۲
عه۳ یہ حدیث محمود بن عبید کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی نظامی کے صدا۲ مین ہے ۱۲
عه۴ یہ حدیث قاسم کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صد۱۹ کے حاشیہ مین ہی ۱۲ عه۵ یہ حدیث شداد بن اوس کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے حاشیہ پر ہے ۱۲ عه۶ یہ حضرت عمر اور ابو سعید کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے

کے دانے کے برابر شرک یعنی ریا ہو وہ ہرگز قبول نہوگا اور فرمایا کہ زیادہ[۱] تر خوف مجھکو اپنی اُمت پر یہ ہی کہ اللہ کے ساتھ شرک کرین ہین یہ نہین کہتا کہ سورج کو یا چاند کو یا بت کو پوجین گے لیکن لوگون کے دکھلانے کیلیے عمل کرینگے اور یہ بھی[۲] آیا ہی کہ قیامت کے دن بعضے لوگون کو دوزخ سے بہشت کی طرف حکم ہوگا یہانتک کہ جب بہشت سے قریب پہونچینگے اور اُسکی خوشبو پاوینگے اور اس کے حور قصور کی طرف نظر کرینگے تو پکارا جاویگا کہ ان کو پھیر لاؤ کہ یہ لوگ بہشت سے بے نصیب ہین تو افسوس ور حسرت سے پھرینگے اور کہین گے الٰہی تو ہمکو بہشت دکھلا نبیہلے دوزخ مین ڈالدیتا تو آسان ہوتا اللہ فرماویگا کہ مین نے تمھارے ساتھ ٹھٹھا اسواسطے کیا ہے کہ جب تم تنہائی اور خلوت مین ہوتے تھے تو مجھ سے لڑتے تھے میری نافرمانی کرتے تھے تنہائی مین کبیرہ گناہ کرتے تھے اور جب تم لوگون سے ملتے تھے تو لوگون کو اپنے عمل دکھلاتے تھے تم لوگون سے ڈرتے تھے اور مجھ سے نہ ڈرتے تھے اور لوگون کو بڑا جانتے تھے اور مجھکو بڑا نہ جانتے تھے لوگون کے ڈر سے تم نے بدعمل چھوڑے اور میرے ڈر سے تم نے نہ چھوڑے آج مین تمکو سخت عذاب چکھاؤنگا - اور ثواب سے تمکو محروم رکھونگا یعنی تم نے دنیا مین میرے ساتھ دھوکا کیا آج مین بھی تمھارے ساتھ دھوکا کرونگا ریاکاری کی سزا پوری ملیگی اور یہ بھی[۳] آیا ہے کہ عمل مین ڈرنا عمل کرنے سے سخت تر ہے یعنی عمل کو بے ریا کرنا عمل کرنے سے بھی دشوار ہے اور جو شخص مخفی طور پر کوئی عمل کرے تو اُسکے لیے جائز نہین کہ اُسکو لوگونمین مشہور کرے اس واسطے کہ جو شخص چھپ کر نیک عمل کرے تو اس کے لیے

لہ یہ حدیث شداد کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۱۹ کا حاشیہ پر ہے ۱۲ عہ یہ حدیث عدی رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

سہ یہ حدیث ابودرداء رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۱۹ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

ایک نیکی کے بدلے ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں پر ہمیشہ شیطان اُسکے دل میں وسواس ڈالتا ہی رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا عمل لوگوں کے آگے ذکر کر دیتا ہے اور اُسکو لوگوں میں ظاہر کرتا ہے پھر وہ صرف ایک ہی نیکی رہجاتی ہی جو ثواب اُسکو ستر نیکیوں کا ملتا تھا وہ باطل ہوجاتا ہے پھر اسیطرح شیطان اُسکے دل میں وسواس ڈالتا ہی یہاں تک کہ وہ اُس کو دوسری بار پھر لوگوں کے آگے ذکر کرتا ہے اور چاہتا ہی کہ اُس عمل کے ساتھ لوگوں میں مشہور ہو اور لوگ اُسکی تعریف کریں یہاں تک کہ اسکی ایک نیکی بھی باطل ہوجاتی ہی اور وہ اُسکا عمل ریا میں لکھا جاتا ہے سو بڑا اپر ہیزگار وہ شخص ہے جسنے اپنے دین کو بچایا اور ریا اور شرک سے اور فرمایا کہ آخیر زمانے میں میری اُمّت تین فرقے ہوجاوینگے ایک فرقہ وہ ہوگا جو خالص اللہ کی عبادت کرینگے اور ایک فرقہ وہ ہوگا جو لوگوں کے دکھلانے سنانے کے لیے اللہ کو پوجینگے اور ایک فرقہ اس واسطے خدا کی بندگی کرینگے تاکہ لوگوں سے دُنیا کا مال حاصل کریں پھر جب اللہ تعالیٰ اُنکو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا اُسکو جو لوگوں سے مال حاصل کرنیکے لیے عبادت کرتا تھا میری عزّت اور جلال کی قسم ہے تجھکو میری عبادت سے کیا مقصود تھا تو بندہ کہیگا کہ تیری عزّت اور جلال کی قسم میں نے دُنیا کمانیکے لیے عبادت کی تھی اللہ فرماویگا کہ جو تو نے مال جمع کیا تجھکو کچھ فائدہ نہ دیگا پھر اللہ تعالیٰ فرماویگا اُسکو آگ کی طرف لیجاؤ پھر جو شخص ریا کیواسطے بندگی کیا کرتا تھا اُسکو فرماویگا قسم ہے میرے عزّت و جلال کی کہ تجھکو میری عبادت سے کیا مقصود تھا بندہ کہیگا تیری عزّت اور جلال کی قسم میں نے لوگوں کے دکھلانیکے لیے تیری بندگی کی تھی اللہ فرمائیگا کہ تیرا کچھ عمل ہمیں سے قبول نہیں ہو پھر فرماویگا کہ اسکو آگ کی طرف لیجاؤ پھر جو شخص خالص اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا اُسکو اللہ فرماویگا قسم ہی میرے عزّت

ـ۵ یہ حدیث انس بن مالک کی روایت سے مشکوٰۃ مطبع نظامی دہلی کی صہ ۱۹ کی حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب میں ہی ۱۲

اور جلال کی تجھکو میری عبادت سے کیا مقصود تھا بندہ کہیگا تیری عزت اور جلال
کی قسم تو خوب جانتا ہی جو کچھ میری مراد تھی میرا مقصود تو تیری رضامندی تھی پھر اللہ فرمائیگا
میرا بندہ سچا ہی اسکو بہشت کیطرف لیجاؤ یعنے پھر بہشت مین ڈالا جاویگا۔ اور (۵) یہ بھی آیا ہی
کہ قیامت کے دن مشرکون کو حکم ہوگا کہ اپنے معبودونکے ساتھ ہون پھر سب عابد اور
معبود دوزخ مین ڈالے جاوینگے لیکن جن لوگون نے خاص خدا کے لیے عمل
کیے ہین وہ خدا کے ساتھ ہونگے اور بہشت مین داخل کیے جاوینگے اور فرمایا ہی کہ جو شرک
خفی ہے کہ وہ چیونٹی کی طرح آدمی کے جسم مین داخل ہوتا ہی یعنی آدمی کو بالکل معلوم
نہین ہوتا اصحاب نے سنکر یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُّشْرِکَ بِکَ شَیْئًا
نَّعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ الٰہی ہم تیری پناہ مانگتے ہین اِس سے کہ تیری ساتھ شرک
کرین جو ہم نہین جانتے اور ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہین اس شرک سے جو ہمکو معلوم نہین

قرآن اور حدیث کی پیروی کرنیکی فضیلت کا بیان

(۲) حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کی ایکطرف خدا کے ہاتھ مین ہی اور
ایکطرف تمھارے ہاتھ مین ہی سو اسکو مضبوط پکڑو کہ اسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے۔ اور (۳) یہ بھی آیا ہی
کہ بہتر باتون مین اللہ کی بات ہی اور بہتر راہون مین راہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور بدتر
سب کامون مین وہ کام ہین جو نئے نکلے ہوئے ہون اور ہر بدعت گمراہی ہی اور فرمایا (۴) کہ میری تمام
امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا پوچھا گیا کون ہی انکار کرنیوالا فرمایا جس نے

(۱) یہ حدیث انس بن مالک کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ ۱۹ صہ ۲۰ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ (۲) یہ حدیث ابو علی رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ ۲۱ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ (۳) یہ حدیث ابو شریح کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ ۲۱ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ (۴) یہ حدیث جابر رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل اول مین ہے ۱۲

میری فرمانبرداری کی وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی اس نے انکار
کیا اور ایک[2] حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فرشتے آئے
اور آپ سوتے تھے تو اُنھون نے آپسمین کہا کہ تمھارے اس صاحب کی ایک مثال ہے سو اُسکے
لئے کوئی کہاوت بیان کرو بعضون نے کہا وہ سوتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اُنکی آنکھ سوتی ہے
اور دل جاگتا ہے تو اُنھون نے کہا اُس کی مثل اس شخص کی سی مثل ہے جس نے گھر بنایا
اور اوس مین کھانا پکایا اور بلانے والیکو بھیجا کہ لوگون کو بلاوے سو جس نے بلانے
والے کا کہا مانا وہ گھر مین داخل ہوا اور دعوت سے کھانا کھایا اور جس نے بلانیوالے کا
کہنا قبول نہ کیا وہ گھر مین داخل ہوگا اور نہ کھانا کھاویگا پھر اُنھون نے کہا کہ اسکی
تعبیر کہو کہ اُسکو سمجھین تو اُنھون نے کہا کہ گھر سے مراد بہشت ہے اور داعی سے مراد محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہین پس جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی اس نے اللہ کی پیروی
کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی اُس نے خدا کی نافرمانی کی اور محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانون اور کافرون مین فرق کرنے والے ہین ف مراد کھانے
سے بہشت کی نعمتین ہین اور شخص سے مراد خدا تعالی ہے۔ اور ایک[3] روایت مین
آیا ہے کہ تین شخص حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کے پاس آئے اُنھون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کا حال پوچھا کہ کس قدر کرتے ہین پھر
جب اُنکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کی خبر ملی تو گویا اُنھون نے اُسکو
کم جانا پھر اُنھون نے کہا کہ ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا نسبت ہے اللہ تعالی نے
آپکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہین تو اُن مین سے ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات کو نماز

---

[1] یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب کی پہلی فصل مین ہے ۱۲
[2] یہ حدیث جابر کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲
[3] یہ حدیث انس کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲
یہ مضمون مظاہر حق کا اس حدیث مذکور کی شرح مین ہے ۱۲

پڑھا کرونگا اور دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کرونگا کبھی افطار نہ کرون گا اور تیسرے نے کہا مین ہمیشہ عورتون سے رُکا رہوگا کبھی نکاح نہ کرونگا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ تم ہی جنھون نے ایسا کہا ہے خبردار ہو مین بہ نسبت تمھارے خدا سے زیادہ ڈرتا ہون اور مین بہ نسبت تمھارے بہت پرہیزگار ہون لیکن مین روزے رکھتا بھی ہون اور نہین بھی رکھتا ہون اور رات کو نماز پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون اور عورتون سے نکاح بھی کرتا ہون سو جس نے میرے طریقے سے منھ پھیرا یعنے بیزار اور بے رغبت ہو کر وہ میرے طریقے پر نہین ف کمال یہی ہے کہ اُن کی خدا کے اور حقوق الٰہی مین بھی فرق نہ آوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سب باتین کرتے تھے اسمین اشارہ ہے طریقہ رہبانیت اختیار نہ کرین کہ عاجز ہو جاوینگے اور عبادت اور حقوق الٰہی ادا نہ ہو سکین گے اور اس حدیث مین رد ہے اُن لوگون پر جو بدعت حسنہ نکالنے کو جائز جانتے ہین کیونکہ یہ سب چیزین قسم عبادت ہی سے تھین مگر سنّت پر زیادہ تھین اسلیے پسند نہ فرماین اس سے معلوم ہوا کہ جو عبادت جس طرح حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے ثابت ہو اوسی طرح اوسکو اوسی ہیئت سے ادا کرے اسمین کمی وبیشی نہ کرے اور فرمایا[ف] کہ مین نہ پاؤن تم مین سے کسیکو تکیہ کیے ہوئے اپنے چھپرکھٹ پر کہ میرا امر یا نہی اُسکے پاس آوے کہ مین نے کسی چیز کا حکم کیا ہو یا اُس سے منع کیا ہو تو وہ کہے کہ مین نہین جانتا جو ہمنے قرآن مین پایا اُسکی پیروی کی ف یعنی مغرور ہو کر نہ بیٹھے اور حدیث کو ترک کرے اور جہالت سے یون نہ کہے کہ مین قرآن کی سوا کچھ نہین جانتا اور نہ مین قرآن کے سواے کسی اور چیز کی پیروی کرتا ہون اسمین

ف یہ حدیث ابو رافع رضی کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضے جاہل مالداروں متکبروں کے حال سے
خبر دی کہ حدیث پر عمل کرنے میں سستی کرینگے اور جو حکم حدیث میں ہی اور قرآن میں نہیں
اُسپر عمل نہیں کرتے معلوم ہوا کہ احکام شرع کے قرآن میں منحصر نہیں بلکہ بہت حکم حدیث
میں ہیں اور قرآن میں نہیں پس جیسے قرآن دلیل ہی ویسے ہی حدیث بھی دلیل ہی
اور جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن عطا ہوا ویسے ہی حدیث بھی عطا
ہوئی دونوں وحی ہیں اور فرمایا[۱] کہ خبردار ہو کہ تحقیق میں قرآن دیا گیا ہوں اور
قرآن کے برابر مجھے اور احکام بھی عطا ہوئے ہیں یعنی حدیث لیکن فرق یہی ہی کہ
قرآن وحی ظاہر ہے اور حدیث وحی پوشیدہ ہی خبردار قریب ہی کہ ایک شخص پیٹ بھر
اپنے چھپر کھٹ پر کہیگا کہ قرآن کو اپنے اوپر واجب پکڑو یعنے فقط قرآن ہی پر عمل کرو
حدیث کو نہ مانو سو جو چیز تم اُسمیں حلال پاؤ اُسکو حلال جانو اور جو اس میں حرام پاؤ
اُسکو حرام جانو اور حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کی ہی وہ بھی
خدا کے حرام کے مانند ہے خبردار ہو کہ گھر کا پلا ہوا گدھا تمھارے لیے حلال نہیں اور نہ ہر وہ
درندہ جو دانت سے شکار کرے اور نہ عہد والے کافر کی گری پڑی چیز کا اُٹھانا جائز
ہے مگر اس وقت کہ مالک کو اُسکی حاجت اور پروا نہو ف دانت سے شکار کرتا ہی جیسے
شیر اور بھیڑیا اور کتا وغیرہ ہی اور یہ حدیث بطور تمثیل کی ہی یعنے اُن چیزوں کا حرام
ہونا قرآن میں مذکور نہیں ہی میں نے اُن کا حرام ہونا بیان کیا ہی وعلی ہذا القیاس
اور بہت سی چیزیں ہیں جو قرآن میں نہیں ہیں اور دوسری[۲] حدیث میں آیا ہی
فرمایا کہ میں نے بہت چیزوں کا حکم کیا ہے اور بہت چیزوں سے منع کیا ہے اور
وہ بقدر قرآن کے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اور خدا نے تمھارے لیے حلال

---

[۱] یہ حدیث مقدام بن معدی کرب کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل میں ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث عرباض بن ساریہ کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل میں ہے ۱۲

نہین کیا کہ تم بدون اذن کے اہل کتاب کے گھرون مین داخل ہوا ور نہ اُنکی عورتون کو مارنا
جائز ہی اور نہ اون کے میوے کھانے جائز ہین جبکہ جزیہ دین یعنے یہ احکام بھی
صرف حدیث ہی مین ہین قرآن مین نہین ہین ف یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہی کہ جیسے آپنے فرمایا تھا ویسے ہی ظہور مین آیا کہ اب ان زمانے
مین بعضے ملحد ایسے پیدا ہوے ہین جو کہتے ہین کہ فقط قرآن ہی پر عمل کرنا جائز ہے
حدیثوںپر عمل کرنا جائز نہین جیسے عبد اللہ چکڑالوی جو آجکل لاہور مین وارد ہی
اور برملا کہتا ہی کہ حدیثوں پر عمل کرنا بالکل جائز نہین صرف قرآن ہی پر عمل کرنا چاہیے
یہ شخص صاف ملحد اور مرتد ہے کسی مسلمان کو اُسکی بات کا ماننا جائز نہین ہی خدا تعالیٰ
اوس کے شر کو مٹا وے اور مسلمانون کو اُسکے وسوسے شیطانی سے بچا وے آمین آمین
اور فرمایا[۲] کہ تم مین سے کوئی شخص ایماندار نہین جبتک اپنی خواہش کو اُسکے تابع نکرے
جو مین لایا ہون یعنی اعتقاد اور عمل اور عادات اور عبادات مین بکمال خوشی سے
شریعت کے تابع ہووے لیکن یہ بات آدمی کو اُس وقت حاصل ہوتی ہی کہ اُس سے
کدورت نفسانی جاتی رہی بس نورانی صفات سے روشن ہوجاتا ہی اور یہ حالت ولیون مین
پائی جاتی ہی اور فرمایا[۳] کہ میری اُمت پر وہ زمانہ آئیگا جو بنی اسرائیل پر آیا تھا یعنی وہ بھی
بنی اسرائیل کے مطابق ہوجاوینگے جیسے ایک جوتی دوسری کے مطابق ہوجاتی ہے
یہانتک کہ اگر کسی نے انمین سے اپنی مان سے زنا کیا تو میری امت سے بھی بعضے
ایسا کرینگے اور بنی اسرائیل کے بہتر فرقے ہوے تھے اور میری اُمت کے تہتر فرقے
ہوجاوینگے ایک گروہ کے سوا سب وہ دوزخی ہونگے اصحابنے عرض کی یا حضرت وہ ناجی گروہ

---

[۱] یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو رض کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲
[۲] یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو رض کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲
[۳] یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو رض کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

کون سے ہے فرمایا جس پر مین ہون اور میرے اصحاب ہین ف مراد امتی سی اہل قبلہ ہین یعنی جو مسلمان گنے جاتے ہین تو اب اُسکا معنی یہ ہوگا کہ بد اعتقادی اور گناہ کے سبب سے دوزخ مین ڈالے جاوینگے پھر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہونچا ہوگا وہ خدا کی رحمت کے ساتھ دوزخ سے نکالا جاوے گا اور یہ بھی آیا ہی کہ بہتر فرقے دوزخ مین ہونگے اور ایک بہشت مین ہوگا اور وہ بہشتی فرقہ جماعت ہی یعنے اہل علم اور اہل حق اور جماعت اُن کو اسواسطے کہا کہ حق بات اور حق دین پر جمع اور متفق ہین اور انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ اے بیٹا اگر تجھ سے ہوسکے کہ تو صبح و شام کرے اس حالت مین کہ تیرے دل مین کسیکی لیے کینہ نہ ہو تو یہ کام کر پھر فرمایا اے بیٹا یہ میری سُنّت ہی اور جس نے میری سُنّت کو دوست رکھا اُس نے مجھکو دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتھ بہشت مین ہوگا اور فرمایا[۲] کہ جس نے میری اُمت کے بگڑنے کے وقت میری سُنّت کو پکڑا اسکی لیے سو شہید کا ثواب ہے اور جابر رضہ سے روایت[۳] ہے کہ عمر فاروق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ہم یہودیون سے باتین سُنتے ہین جو ہم کو خوش لگتی ہین اگر حکم ہو تو کچھ اون مین سے لکھ لیا کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی کتاب اور دین مین حیران ہو جیسے یہود و نصاری اپنے دین مین حیران ہین کہ اُنھون نے اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اپنی خواہشون کے پیچھے لگے یعنے کیا تمھارا دین ناقص ہے کہ اور دین کے محتاج ہوتے ہو تم تحقیق مین تمھارے پاس شریعت صاف اور روشن لایا ہون اور اگر اسوقت موسی علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو اون کو بھی میری پیروی کرنے کے سوا کچھ چارا نہ ہوتا یعنے وہ ضرور میرے تابع ہوتے۔ تو پھر کیونکر جائز

[۱] یہ حدیث انس رضہ کی روایت سے باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

[۲] یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲

[۳] یہ حدیث جابر رضہ کی روایت سے مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

ہے کہ میرے ہوتے ہوے تم اُنکی قوم سے کچھ دینی فائدہ طلب کرو اور فرمایا کہ مین تم مین دو چیزین چھوڑے جاتا ہون جبتک تم اُن دونونکو پکڑے رہوگے گمراہ نہوگے اللہ کی کتاب اور اسکے رسول کی سُنت اور یہ بھی آیا ہے کہ جو خدا کی کتاب یعنے قرآن سیکھے پھر پیروی کرے اُس چیز کی جو اسمین ہے یعنے اُسکے حکم کی تو خدا اسکو گمراہی سے ہدایت کرتا ہے اور اسکو قیامت کے دن بُرے حساب سے بچاویگا اور یہ بھی آیا ہے کہ جس نے قرآن کی پیروی کی وہ نہ دنیا مین گمراہ ہوگا نہ آخرت مین بدبخت ہوگا اور فرمایا کہ جس نے حلال کھایا اور سُنت کے موافق عمل کیا اور لوگون کو اپنی شرارتون سے امن مین رکھا تو وہ بہشت مین داخل ہوگا تو ایک مرد نے عرض کیا کہ یا حضرت آجکل تو ایسے لوگ بہت ہین حضرتؐ نے فرمایا میرے بعد پچھلے زمانون مین بھی ایسے لوگ ہونگے یعنے میری سُنت پر عمل کرنا میرے بعد بھی جاری رہیگا اور فرمایا کہ تم ایسے زمانے مین ہو کہ جو چھوڑے تم مین سے دسوان حصہ اُس چیز کا جو حکم کیا گیا ہے ساتھ اُسکے تو ہلاک ہو پھر وہ زمانہ آویگا جو عمل کریگا ان مین سے ساتھ دسوین حصے اس چیز کے کہ حکم کیا گیا ہے ساتھ اُسکے تو نجات پاویگا ف مراد اس حدیث مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے کہ اُس زمانے مین اسکی بہت تاکید تھی اور آخر زمانے مین اگر کوئی دسوان حصہ بھی بجالاویگا تو نجات پاویگا اور فرمایا کہ اپنی جانون پر سختی نہ کرو کہ پھر خدا بھی تمپر سختی کریگا کیونکہ ایک قوم نے اپنی جانون پر سختی کی تو خدا نے بھی انپر سختی کی سو یہ عبادت خانون اور دیرون مین انھین مین سے باقی لوگ ہین اللہ تعالیٰ نے انھی کے حق مین فرمایا ہے - کہ انھون نے ایسی درویشی نکالی جو ہم نے انپر نہین لکھی تھی ف رہبانیت کہتے ہین ریاضت اور مجاہدہ کو کہ لوگون سے الگ ہو جاوے اور ٹاٹ کملی پہن کر عبادت مین مشغول ہو یہود و نصاریٰ ہین سے بعضے لوگون نے ایسی

۱؎ یہ مضمون مظاہر حق کا انسؓ کی حدیث مذکور کی شرح مین ہے ۱۲

رہبانیت اختیار کی ہوئی تھی سو فرمایا کہ یہ چیزیں اُنھوں نے اپنی طرف سے نکال
لین تھیں خدا نے اُنپر فرض نہین کی تھین آخر اُسکا حق اُن سے ادا نہ ہو سکا اور تھک کر
اپنے دین سے کافر ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ ایسی ریاضت اور ایسا مجاہدہ کرنا جائز نہین
کہ نفس اُسکی طاقت نہ رکھے اور [۵۱] فرمایا کہ قرآن پانچ طرح پر اونرا یعنے اسمین پانچ قسم کے مضامین
ہین حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور مثلین سو حلال حلال جانو اور حرام کو حرام
جانو اور محکم پر عمل کرو اور متشابہ پر ایمان لاؤ اور مثالون سے عبرت پکڑو **ف**
مراد [۵۲] محکم سے یہان وہ حکم ہے جس مین کچھ شبہہ نہ ہو جیسے اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا
الزَّکٰوۃَ اور مراد متشابہ سے یہ ہے کہ اُسکے معنی خوب واضح نہون کئی معنے کا احتمال رکھتا
ہو اور مراد مثالون سے اگلی اُمتون کے قصے ہین اور ایمان لاؤ متشابہ پر یعنے جانو کہ
جو مراد اللہ تعالی نے اُس سے رکھی ہے وہی حق ہے اگرچہ ہمکو اللہ کا مراد معلوم نہین
اور [۵۳] فرمایا کہ لازم پکڑو اپنے اوپر راہ جماعت کی اور جو شخص جماعت سے بالشت بھر
جدا ہوا اُسنے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکالا یعنے اب اس درجے کو پہونچا کہ شاید قید
اسلام سے نکل جاوے اور کافر ہو **ف** مراد جماعت سے اہل حق ہین جو کلمہ دین اسلام
پر متفق ہین اور [۵۴] فرمایا کہ اللہ تعالی نے سیدھی راہ کی ایک مثل بیان کی یعنی مثلاً ایک
سیدھی راہ ہے اور اُس راہ کی دونون جانب دو دیوارین ہین اُنمین دروازے
کھلے ہوے ہین اور دروازون پر پردے پڑے ہین اور راہ کے سرے پر ایک پکارنے
والا کھڑا ہے جو کہتا ہے کہ سیدھی راہ چلے آؤ ٹیڑھے مت ہو اور اُس سے اوپر ایک اور
پکارنے والا پکار رہا ہے جب بندہ قصد کرتا ہے کہ کوئی دروازہ کھولے تو پکارتا ہو لا

---

[۵۱] یہ حدیث ابو ہریرہ کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

[۵۲] یہ مضمون مظاہر حق کا ابو ہریرہ کی حدیث مذکور کی شرح مین ہے ۱۲

[۵۳] یہ حدیث معاذ ابو ذر رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

[۵۴] یہ حدیث ابن مسعود کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

کہتا ہے کہ اسکو مت کھول اسواسطے کہ اگر تو اسکو کھولیگا تو اوس مین داخل ہوگا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی تفسیر بیان کی کہ مراد سیدھی راہ سے دین اسلام ہے اور مراد کھلے دروازون سے خدا کی حرام کی ہوئی چیزین ہین اور مراد پردون سے خدا کی حدین ہین اور جو راہ کے سر پر پکارتا ہو وہ قرآن ہی اور اوس سے اوپر پکارنیوالا وہ اللہ کی طرف سے نصیحت کرنیوالا ہے ہر مومن کے دل مین ف سیدھی راہ یعنی اوس سے بہشت مین پہونچتے ہین اور مراد حدون سے اللہ کی حدین ہین جو بندے اور حرام چیزون کے درمیان بندھی ہوئی ہین اون سے آگے بڑھنا جائز نہین پس حدون سے مراد احکام الٰہی ہین اور مومن کے دل مین اللہ کی طرف سے ایک واعظ ہے یعنی فرشتہ ہے اگر یہ نہو تو آدمی قرآن کے مقصود کو نہین پہونچ سکتا اور یہ بھی آیا ہے کہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ جو شخص پیروی کیا چاہے تو چاہیے کہ اون لوگون کی پیروی کرے جو مر گئے اسواسطے کہ زندہ پر فتنے یعنی گمراہی کا خوف ہے مراد اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ہین کہ اس امت مین سب سے افضل اور زیادہ نیک دل والے اور عمیق تر علم والے اور کمتر تکلف والے تھے خدا تعالے نے انکو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کے لیے اور اپنے دین کی قایم کرنے کے لیے پسند کیا سو اون کو بزرگ جانو اور اون کے قدمونکی پیروی کرو اور جہانتک تم سے ہو سکے اونکی خو خصلت اختیار کرو کہ وہ بیشک سیدھی راہ پر تھے ف نیک دل یعنی دلمین خلوص اور ایمان کامل رکھتے تھے جیسے خدا تعالی نے فرمایا اُولٰئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی الآیۃ یعنی یہی لوگ ہین جنکے دلونکو اللہ تعالی نے

۱ھ یہ مضمون مظاہر حق کا حدیث مذکور کی شرح مین ہے ۱۲

۳ھ یہ حدیث ابن مسعود رضؓ کی روایت سے مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

۴ھ یہ مضمون مظاہر حق کا ابن مسعود رضؓ روایت مذکور کی شرح مین ہے ۱۲

پرہیز گاری نے لیے آزما لیا اور بہت کامل تھے علم دین یعنی تفسیر اور حدیث اور فقہ
اور قرأت اور فرائض اور تصوف مین اور تکلف کم کرتے تھے یعنے عمل کرنے مین تکلف نہ رکھتے
تھے اور نہ کلام کرتے تھے علم مین مگر جو ضرور ہوتا اور جو مسئلہ نہ جانتے کہدیتے کہ ہم نہین
جانتے خواہ مخواہ تکلف کرکے اُسکی تقریرین نہ گھڑتے اور نہ اُنکو بزرگ جاننے سے مراد
یہ ہے کہ اُنکی پیروی کرو اور اُن سے محبت رکھو اور اُنکے اخلاق اور عادات سیکھو اس
حدیث سے اصحابؓ کی بڑی فضیلت اور کمال ثابت ہوا اور جب یہ تمام خلائق مین
فضل تھے تو اللہ نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے اُنکو پسند کیا جیسے فرمایا وَاَلْزَمَهُمْ
كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا اور حدیث مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے تمام بندونکے دلپر نظر فرمائی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکو تمام بندون
کے دلون سے روشن تر اور پاکیزہ تر پایا نور نبوت کا اُس مین رکھا
اور صحابہ کے دلون کو بہت صاف اور لائق تر پایا سو اونکو اپنے نبی کی
صحبت کے لیے پسند فرمایا اور یہ بھی آیا ہے[۱] کہ اللہ تعالیٰ نے بعضی چیزین فرض کین
ہین سو اُنکو ضائع نہ کرو اور بعضی چیزین حرام کی ہین سو اونکے نزدیک نہ جاؤ
اور حدین معین کی ہین سو اُن سے آگے نہ بڑھو اور بہت چیزون سے جان بوجھ
کر سکوت فرمایا تو اُن مین بحث اور کرید نہ کرو اور یہ بھی آیا ہے[۲] کہ قرآن شریف
خدا کی رسی ہے اُسکی ایک طرف خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسری طرف
بندون کے ہاتھ مین ہے سو جو شخص اُسکو مضبوط پکڑے رہیگا وہ کبھی
گمراہ نہ ہوگا - اور[۳] فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری کی مثل اُس شخص کی مثل ہے

۱ یہ حدیث ابو ثعلبہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی تیسری فصل مین ہے ۱۲
۲ یہ حدیث ابو سعید کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲
۳ یہ حدیث عائشہ کی روایت مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

جو ایک قوم کے پاس آیا تو اُس نے کہا ای قوم مین نے دونون آنکھو نسی دشمن کا لشکر دیکھا ہی اور مین ننگا ڈرانیوالا ہون بچو بچو۔ تو قوم مین سی ایک گروہ نے اُسکا کہا مانا اور راتون رات آہستگی سی چلدئے پس وہ بچ گئے اور اُن مین سے ایک گروہ نے اُسکو جھوٹا جانا وہ صبح تک اپنے مکانون مین رہے تو صبح ہوتے ہی اُنپر لشکر ٹوٹ پڑا تو اُس نے اُنکو ہلاک کیا اور جڑ سے اوکھاڑ دیا پس یہی مثل ہی اُس شخص کی جس نے میرا کہا مانا اور میرے دین کی جو مین لایا ہون تابعداری کی اور مثل اُس شخص کی جس نے میری نافرمانی کی اور دین کو جو مین لایا ہون جھٹلایا

ف یہ جو فرمایا کہ مین ننگا ڈرانیوالا ہون یعنے بے غرض اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرے اور آپکے حکم پر نہ چلے وہ ہلاک ہوجاتا ہے

ترک سُنت اور بدعت نکالنے کے گناہ کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے اس دین مین نئی بات نکالے یعنے جس کے لیے قرآن اور حدیث مین کوئی سند نہ ہو تو وہ مردود ہی۔ اور[۲] فرمایا جو تم مین سے میرے بعد زندہ رہیگا وہ بہت اختلاف دیکھے گا سو لازم پکڑو اپنے اوپر میری سنت کو اور خلفاے راشدین کی سُنت کو جو راہ یاب ہین اُسکو پنجہ مارو اور داڑہون سی مضبوط پکڑو اور بچو نئے کامون سے اسواسطے کہ ہر نئی بات بدعت ہی یعنے جو کام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین نہ ہوا ہو وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہی اور گمراہی کا انجام دوزخ ہے یعنے جس نے بدعت نکالی وہ گمراہ ہوا اور اُسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور[۳] فرمایا کہ مجھ سے پہلے اللہ نے جو پیغمبر بھیجا ہے اُسکے یار اور

---

[۱] یہ حدیث عائشہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

[۲] یہ حدیث عرباض بن ساریہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

[۳] یہ حدیث ابن مسعود رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

مددگار ہوتے رہے ہین جو اوسکے طریق پر چلتے اور اُسکے حکم کی پیروی کرتے
پھر اُن کے بعد نالائق پیدا ہوتے اور وہ باتین کہتے جو نہ کرتے اور وہ کام کرتے
جنکے کرنے پر ان کو امر نہ کیا جاتا جو ہاتھ کیساتھ اُن سے لڑے وہ مومن ہے اور جو زبان
سے اُن کے ساتھ لڑے وہ بھی مومن ہے اور جو دل سے اُن کیساتھ لڑے یعنی دل مین
اُن کو بُرا جانے وہ بھی مومن ہے اور جو دل سے بھی انکو بُرا نہ جانے اوسکے دل مین
رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین اور[۱] فرمایا کہ جو شخص میرے بعد میری مری سنت
کو زندہ کرے تو اوسکے لیے ثواب ہے مثل ثواب اُس شخص کے جو اوسپر عمل کرے بدون
اُسکے کہ اُنکا کچھ ثواب کم ہو اور جو گمراہی کی بدعت نکالے جس سے خدا اور رسول
راضی نہ ہون تو اوسکے لیے گناہ ہے مثل اُسکے جو اُسکے ساتھ عمل کرے اُنکی گناہون
سے کچھ چیز کم نہوگی ف[۲] یعنے جو شخص مردہ سنت کو زندہ کرے اور پھر اسکے بعد
اور لوگ اُسپر عمل کرین تو جتنا ثواب اُس پر عمل کرنے والون کو ہوتا ہے اتنا ہی
اُس زندہ کرنے والے کو ہوتا ہے جس نے وہ سُنت زندہ کی اور جو شخص کوئی
بدعت نکالے پھر اور لوگ اُسکی دیکھا دیکھی اس پر عمل شروع کرین تو جتنا گناہ
اس پر عمل کرنے والون کو ہوتا ہے اتنا ہی گناہ اُس شخص کو ہوتا ہے جس نے پہلے
پہل وہ بدعت نکالی یعنے گناہ مین دونون برابر ہین اُنکے گناہون مین کچھ کمی نہین
ہوتی اور سنت سے مراد دین کی بات ہے خواہ فرض ہو یا کچھ اور جیسے کہ نماز جمعہ کی
متروک ہوگئی ہو اور کسی نے رغبت دلاکر جاری کی اسیطرح اور بہت چیزین جو مسنون
ہین اور[۳] فرمایا کہ جس قدر بدعت پیدا ہوا اوسیقدر سُنت مٹ جاتی ہے[۴] یعنی جو بدعت

۱ یہ حدیث بلال بن حارث رض کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲
۲ یہ مضمون سید جمال کا اس حدیث مذکور کے حاشیے پر ہے ۱۲
۳ یہ حدیث غضیف ابن حسان رض کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی تیسری فصل مین ہے ۱۲
۴ یہ مضمون شیخ اور ملا علی قاری کا اس حدیث کی شرح مین ہے ۱۲

کہ سنت کو مخالف ہو پھر وہ سنت قیامت تک اُنکی طرف نہین پھرتی تو سنت کو ہاتھ
مارنا یعنی عمل اسپر کرنا بدعت نکالنے سے بہتر ہی اگرچہ تھوڑی سنت ہو یعنی اسلیے
کہ سنت کی پیروی سے دل مین نور پیدا ہوتا ہی اور بدعت پر عمل کرنیسے دل مین
سیاہی پیدا ہوتی ہی مثلاً آداب شرع کے مطابق پاخانے جانا مدرسے سرائے
کے بنانے سے افضل ہی اسلیے کہ سنت کے آداب کی رعایت کرنے والا قرب کے
مقام کی طرف ترقی کرتا ہی اور آداب کے ترک سے تنزل مین آتا ہی اور اس سے دلکی
سیاہی تک نوبت پہونچتی ہی اور فرمایا[51] کہ جس نے بدعتی کی تعظیم کی اُس نے اسلام
کے ڈھانے پر مدد کی یعنی اس لیے کہ اُسکی تعظیم مین سنت کی حقارت اور توہین ہوتی ہی
اور یہ اسلام کے ویران کرنے کا باعث ہی اور اسیطرح اگر کوئی سنت کی
تعظیم کرے اور بدعت کی تحقیر کرے تو اُسمین اسلام کی آبادی ہی اور یہ[52] بھی آیا ہی
کہ بدعت اور ہوا پرستی کے کرنے والے پر خدا کی لعنت پڑتی ہی اور یہ[53] بھی آیا ہی کہ بدعت
اور ہوا پرستی کے برابر کوئی گناہ نہین - ہوا پرستی یعنی اپنی خواہش نفس کے پیچھے لگنا
آدمی کو ہلاک کرڈالتا ہی اور یہ[54] بھی آیا ہی کہ بدعتی جب اپنی بدعت سے توبہ نکرے اُسکا کوئی
عمل قبول نہین ہوتا نہ نماز نہ روزہ نہ کچھ اور ہوا پرستی اور بدعت مین لوگ گمان
کرتے ہین کہ وہ ہدایت پر ہین اسواسطے توبہ استغفار چھوڑ دیتے ہین پس اس
سے شیطان کا مطلب پورا ہوتا ہے اور[55] فرمایا کہ مین تم کو ایسی روشن شریعت
پر چھوڑے جاتا ہون جسکی رات دن کے برابر ہے نہ پھریگا اُس سے مگر بدنصیب

---

۵۱ یہ حدیث ابراہیم کی روایت سے مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث عائشہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۲۳ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابو امامہ رضہ اور انس کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۲۳ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث انس اور ابن عباس رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۲۴ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث انس اور عرباض بن ساریہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی نظامی کے صفحہ ۲۰ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲

پس مومن کو لازم ہی کہ ہر حال مین سُنّت کی پیروی اور بدعت سے بچے دین مین نئے کام نہ نکالے اور جو بدعت کو اختیار کرے اور شریعت مین نئے کام نکالے وہ گمراہ ہے اُسکا ٹھکانا دوزخ ہی۔

اسلام مین نیک طریقہ جاری کرنیکا ثواب اور بدراہ نکالنے کا گناہ

حدیث[۱] مین آیا ہی کہ کچھ لوگ ننگے بھوکے ٹاٹ کمل پہنے ہوئ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کے چہرونمین بھوک کا اثر دیکھکر بہت رنج ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھکر خطبہ پڑھا اور لوگون کو صدقہ خیرات کرنے کی ترغیب دی اور فرمایا کہ جو کچھ کسی سے ہو سکے صدقہ خیرات کرے خواہ اشرفی ہو یا درہم ہو کپڑا ہو یا گیہون کا صاع ہو یا کھجور کا یہانتک کہ فرمایا کھجور کا ایک ٹکڑا ہی سہی تو پہلے ایک مرد اشرفیون کی بھری ہوئی تھیلی لایا جس سے اُسکا ہاتھ تھک گیا تھا پھر لوگون نے پے درپے لانا شروع کیا یہان تک کہ اناج اور کپڑون کے دو ڈھیر لگ گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ خوشی سے سونے کی طرح چمکنے لگا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام مین نیک راہ نکالے تو اُسکو ثواب ہے پھر جو شخص اُسکے بعد اسپر عمل کرے تو جتنا ثواب اُس کرنے والے کو ہوگا اتنا ہی اُسکو جس نے پہلے پہل وہ نیک طریقہ جاری کیا اُن کے ثواب سے کچھ کم نہین ہوگا اسیطرح قیامت تک اور جو اسلام مین بدراہ نکالے تو اُسکو اسکا گناہ ہوتا ہی پھر جو شخص اُسکے بعد اُسپر عمل کرے تو جتنا گناہ کرنیوالے کو ہوگا اتنا ہی گناہ اُسکو ہوگا جس نے پہلے پہل وہ بدرسم نکالی بغیر اسکے کہ اُن کے گناہون سے کچھ کم ہو ف اس حدیث سے نیک رسم

[۱] یہ حدیث جریر کی روایت سے مشکوۃ کتاب العلم کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

جاری کرنے والے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور حدیث[۵۱] مین آیا ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اُس نے عرض کی کہ میرا اونٹ تھک گیا ہے مجھکو سواری دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سواری نہین جس پر مین تجھکو سوار کرون تو ایک مرد نے کہا یا حضرت مین اسکو ایک شخص بتلاتا ہون جو اُسکو سواری دے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیک راہ بتلاوے اُسکو کرنیوالے کے برابر ثواب ہے اور یہ[۵۲] بھی آیا ہے کہ جو کوئی نیک راہ جاری کرے تو اُسکو اُسکا اجر ہے اور جو اسپر عمل کرے اُسکا ثواب بھی اُسکو ملیگا یعنی جتنا ثواب اُس پر عمل کرنے والے کو ہوگا اتنا ثواب اُس شخص کو جس نے پہلے پہل وہ نیک طریقہ جاری کیا اُسکو زندگی مین بھی اور اُس کے مرنے کے بعد بھی جبتک کہ وہ رسم جاری ہے اور جو بد رسم نکالے تو اُس کو اُسکا گناہ ہوتا رہتا ہے جبتک کہ وہ رسم جاری رہے ف ان حدیثون سے نیک راہ نکالنے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور بد رسم نکالنے والے کا بڑا گناہ ثابت ہوا

علم پڑھنے اور پڑھانیکی ترغیب اور عالمون اور طالب علمون کی فضیلت کا بیان

حضرت[۵۳] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی دین کا مسئلہ سُنے پھر اُسکو آگے پہونچاے یعنے لوگون کو سکھا دے تو اللہ تعالیٰ اُسکے مُنھ کو تروتازہ کرتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس بندیکا مُنھ تروتازہ کرے جو میری حدیث سُنے پھر اُسکو یاد رکھے اور نگاہ رکھے پھر اُسکو بدستور آگے پہونچاے پس بہت لوگ حدیث سننے والے فقیہ نہین ہوتے اور جو اُن سے سیکھتے ہین وہ سمجھدار ہوتے ہین اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ

[۵۱] یہ حدیث ابومسعود رضی انصاری کی روایت ہے مشکوٰۃ کتاب العلم کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی کے صفحہ ۳۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ [۵۳] یہ حدیث ابن عباس رضی کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی تیسری فصل مین ہے ۱۲ [۵۴] یہ حدیث ابن مسعود رضی کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

جس کے حق مین بہتری کا ارادہ کرتا ہی اُسکو دین مین بوجھ دیتا ہی جو لوگ علم
پڑھ کر دین کی باتون کو خوب سمجھتے ہین اور اُمنین غور کر کر مسئلے نکالتے ہین اس
حدیث سے اُن کی فضیلت ثابت ہوئی اور فرمایا[۵۱] کہ رشک کرنا لائق نہین مگر دو
شخصون مین ایک وہ شخص جسکو اللہ نے مال دیا پھر اُسکو حق بات مین خرچ کرنے کی
توفیق دی تو وہ سکورات دن اللہ کی راہ مین خرچ کرتا ہے دوسرا وہ مرد جسکو اللہ نے
علم دیا تو وہ اُسکے ساتھ حکم کرتا ہی اور لوگون کو سکھاتا ہے یعنی اگر کسی پر رشک کرتا ہو
تو ان باتون مین رشک کرے علم سیکھے اور اللہ کی راہ مین مال خرچ کرے اور
فرمایا کہ آدمیون کا حال سونے چاندی کی کھانون کا سا حال ہی جو کفر کی حالت
مین بہتر تھے وہی اسلام کی حالت مین بہتر ہین جبکہ دین مین بوجھ حاصل کرین ف
اِس سی معلوم ہوا کہ اسلام مین بہتر وہی لوگ ہین جو علم دین حاصل کرین اور فرمایا[۵۲] کہ
جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے سفر کرے خدا اُسکے لیے بہشت کی راہ آسان
کر دیتا ہے اور جو لوگ جمع ہو کر خدا کے کسی گھر مین قرآن شریف پڑھین اور آپسمین
اسکا درس کرین ان کے اوپر تسکین اُترتی ہے اور اُن کو رحمت ڈھانک لیتی ہی اور
فرشتے گھیر لیتے ہین اور اللہ تعالی اپنے نزدیک والون مین اُنکا ذکر کرتا ہے اور جس کو
عمل کام مین نہ آیا اُسکی نسبت ہی کام نہ آویگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینی علم
کے لیے سفر کرنے کا بڑا ثواب ہی اور اس حدیث سے اُسکی بڑی فضیلت ثابت ہوئی
اور فرمایا کہ جو شخص سیکھنے کے لیے راہ چلے یعنی خواہ قریب ہو یا بعید تو خدا اُس کو
بہشت کی راہ چلا دیگا اور فرشتے اپنے پر رکھتے ہین طالب علم کی رضا مندی کے لیے
یعنی اُسکی تواضع کے لیے اور جو لوگ کہ آسمانون مین ہین اور جو زمین مین یعنی فرشتے

۵۱ یہ حدیث معاویہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث بھی ابوہریرہ رضؓ
کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی پہلی فصل مین ہی ۱۲
۵۳ یہ حدیث کثیر بن قیس کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی دوسری فصل مین ہی ۱۲

اور آدمی اور جن اور مچھلیان سب عالم کے لیے بخشش مانگتی ہین اور عالم کو عبادت کرنیوالے
پر بزرگی ہی جیسے چودھوین رات کے چاند کو بزرگی ہی تمام ستارون پر اور پیغمبرون کے
وارث عالم لوگ ہی ہین اور پیغمبر لوگ نہین ورثہ چھوڑ گئے سونا اور نہ چاندی انکا ترکہ
تو صرف علم ہی رہا ہی سو جس نے علم حاصل کیا اُس نے بڑا حصہ لیا اور ۵۱ یہ بھی آیا ہی کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو شخصوں کا ذکر ہوا انمین سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم تو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کو عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے مجھکو فضیلت ہے
تمہارے ادنی پر پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی اور اُسکے فرشتے اور تمام آسمان اور زمین
کے رہنے والے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ مین اور یہانتک کہ مچھلیان بھی دعا
کرتی ہین اُسپر جو لوگون کو راہ خیر بتاوے یعنی عالم کے حق مین سب دعاء خیر کرتے ہین
اور فرمایا کہ اللہ تعالے سے وہی لوگ ڈرتے ہین جو عالم ہون اور علم دین رکھتے ہون
یعنے اسلیے کہ خدا تعالی کا جلال اور شان وہی لوگ جانتے ہین جو لوگ علم دین سے
سے جاہل ہین اُن کو خدا کی قدر اور شان بالکل کچھ معلوم نہین پھر وہ خدا سے مطلق
نہین ڈرتے اور ۵۲ فرمایا کہ دین کی بات دانا کی گم ہوئی چیز ہے جہان وہ اُسکو پاوے وہی
اُسکے لائق ہی یعنی جیسے کوئی اپنی گم ہوئی چیز ہر جہان اوسکو پاتا ہے وہی اوس کو لے
لیتا ہے ایسے ہی دانشمند کو چاہیے کہ دین کی بات مفید جس کسیکے پاس پاوے
اور جس سے سنے اُسکو لیوے اور اُسپر عمل کرے اس واسطے کہ وہی اُسکا مستحق ہے
اسکا خیال نہ کرے کہ یہ بات فقیر حقیر کی ہی کیا قبول کرون اور ۵۳ فرمایا کہ ایک فقیہ یعنے
عالم سخت تر ہی شیطان پر ہزار عابد سے اسواسطے کہ عالم بدعت کو پہچان کر الگ

---

۵۱ یہ حدیث ابو امامہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی دوسری فصل مین ہی ۱۲
۵۲ یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی دوسری فصل مین ہی ۱۲
۵۳ یہ حدیث ابن عباس رض کی روایت مشکوٰۃ کتاب العلم کی دوسری فصل مین ہے اور مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی
کے صفحہ ۲۹ کے حاشیہ پر ہے ۱۲

کر دیتا ہے اور عابد اُسکو پہچان نہین سکتا اور شیطان کا مکر نہین سمجھ سکتا اور نہ اُسکی
تدبیر جانتا ہی اور[٥١] فرمایا کہ علم کا سیکھنا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور عورت پر اور نالایق
کو علم سکھانا ایسا ہی جیسے کوئی سور کے گلے مین جواہر اور موتیون اور سونیکا ہار ڈالے
ف مراد یہان علم سے وہ علم ہے جسکی ضرورت پڑتی ہی جیسے خدا کا پہچاننا اور رسول
کا جاننا اور ایسی ہی اور چیزین کہ بدون اُنکے ایمان صحیح نہین ہی اور ایسے[٥٢] علم نماز
زکوٰۃ وغیرہ ارکان کا جبکہ اُن کا وقت آوے اور فرمایا کہ دو خصلتین[٥٣] ہین کہ جو منافق
ہو اسمین جمع نہین ہوتین نیک خو اور دین کی سمجھ بوجھ **ف** حقیقت[٥٤] فقہ فی الدین
کی یہ ہے کہ دل مین دین کی سمجھ واقع ہو پھر زبان پر جاری ہو اور موجب اُسکے
عمل کرے اور اُسکے سبب سے خوف خدا اور تقویٰ حاصل ہو اور فرمایا[٥٥] کہ جو شخص علم کی
تلاش مین نکلے تو وہ خدا کی راہ مین ہی یہانتک کہ پھر کر گھر مین آوے اور فرمایا[٥٦] کہ جو علم
کی تلاش مین نکلے تو وہ اُسکے لیے پہلے گناہون کا کفارہ ہوتا ہی یعنے اُسکے صغیرہ
گناہ ہونگے اور[٥٧] فرمایا کہ جو شخص خیر عمر تک طلب مین رہے تو وہ اسکی برکت سے بہشت مین داخل
ہوگا اور فرمایا[٥٨] کہ سیکھو علم فرائض کو اور سیکھو قرآن کو اور لوگون کو سکھاؤ اسلیے کہ مین
قبض کیا جاؤنگا یعنے میرا انتقال ہوگا اس عالم سے اور دونون چیزین بند
ہو جاوینگی اور مراد فرائض سے وہ چیزین ہین جو اللہ تعالےٰ نے بندونپر فرض کی ہین جیسے
نماز وغیرہ یا علم فرائض اور ترکہ اور[٥٩] فرمایا جو مر جاوے اس حال مین کہ طلب کرتا ہو
علم کو اسلام کے رواج دینے کے لیے تو بہشت مین اُسکے اور نبیون کے درمیان صرف

[٥١] یہ حدیث انس رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [٥٢] یہ مضمون مظاہر حق کا حدیث مذکور کی شرح مین ہی ۱۲ [٥٣] یہ حدیث ابو ہریرہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [٥٤] یہ مضمون مرقات کا اس حدیث کی شرح مین ہی ۱۲ [٥٥] یہ حدیث انس رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی دوسری فصل مین ہے [٥٦] یہ حدیث سنجرہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی دوسری فصل مین ہی [٥٧] یہ حدیث ابو سعید رضؓ کی روایت مشکوٰۃ کتاب العلم کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ [٥٨] یہ حدیث ابو ہریرہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ [٥٩] یہ حدیث حسن رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ کتاب العلم

ایک ہی درجہ کا فرق ہوگا کہ وہ رتبہ نبوت اور پیغمبر کا ہی۔ یہ حدیث[۵۱] مین آیا ہے
کہ بنی اسرائیل مین دو شخص تھے اُن مین ایک عالم تھا فرض نماز پڑھتا تھا پھر
بیٹھ کر لوگون کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا شخص دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات
کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتا تھا تو کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا
کہ ان دونون مین کون افضل ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس عالم کو
اس عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسی مجھکو فضیلت ہے تمھارے ادنی پر[۵۲] ف دوسرا شخص
بھی عالم تھا مگر پہلے سے برابر تھا لیکن اپنے اوقات کو عبادت مین صرف کیا کرتا تھا اس
حدیث سے علم کے پڑھانے سکھانے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور فرمایا[۵۳] کہ اچھا ہے وہ
شخص جو علم دین مین سمجھ بوجھ رکھتا ہو یعنی علم دین کا عالم ہو اگر کسی کو اسکی طرف حاجت
پڑے تو نفع پہونچاتا ہے یعنے جس مسئلے کی حاجت پڑے بتاتا ہے اور اگر کسی کو
اُسکی طرف حاجت نہ پڑے تو اپنے نفس کو بے پروا کرتا ہے ف یعنی[۵۴] عالم
کو لائق ہے کہ مخلوق کا محتاج نہ ہووے اور اُن کی طرف میل نہ کرے اور اُنکے
مال مین نفع کی طمع نہ رکھے اور مخلوق سے مطلق الگ بھی نہ ہووے بلکہ اگر لوگ
اُس کی طرف محتاج ہون کہ کوئی اور عالم نہو کہ ضرورت کے وقت لوگون کی
حاجت روائی کرے اور اس سے آکر مسئلہ پوچھین اور حاجت روائی چاہین تو اُن کو نفع
پہونچاوے اور اگر اُسکے محتاج نہون اور اس سے فائدہ نہ چاہین تو اُن سے بے پروا
ہو جاوے اور اپنے مولی کی عبادت مین مشغول ہووے اور علم کی خدمت کرے یعنے
علم کی کتابین تصنیف کرے لوگون کو فائدہ پہونچاوے اور فرمایا[۵۵] کہ جو شخص کی

---

[۵۱] یہ حدیث حسن بصری کی روایت سے کتاب پاکی غسل مین ہے ۱۲ [۵۲] یہ مضمون مظاہر حق کا اس
حدیث کی شرح مین ہے ۱۲ [۵۳] یہ حدیث علی رض کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی تیسری فصل مین ہے ۱۲
[۵۴] یہ مضمون مظاہر حق کا اس حدیث علی رض کی شرح مین ہے ۱۲ [۵۵] یہ حدیث واثلہ رض کی روایت سے
کتاب العلم کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

طلب کرے پھر اُسکو حاصل کرلے تو اُسکو دوہرا ثواب ہے اور جو اُن کو نہ پاوے
اُسکو صرف ایک اجر ملتا ہی ف[۵۱] دوہرا ثواب یعنے ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا کہ علم
کی تحصیل مین کھینچے دوسرا ثواب علم کے حاصل ہونیکا اور دوسرون کو پڑھانے کا
یا ثواب عمل کا کہ اُسپر عمل کیا اور دوسرے کو صرف ایک ثواب مشقت کا ہی بہر حال
طلب علم مین رہنا چاہیے اگر حاصل ہوا تو نور علی نور ہی ورنہ طلب علم مین مرنا بھی سعادت ہی
اور ابن[۵۲] عباس رض نے فرمایا کہ رات کی ایک گھڑی علم پڑھنا پڑھانا بہتر ہی تمام رات جاگنے سے
یعنی تمام رات نماز پڑھنے اور عبادت کرنے سے ایک گھڑی کا پڑھنا پڑھانا بہتر ہے اور[۵۳]
حدیث مین آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین دو مجلسون پر گذرے سو فرمایا
کہ دونون نیک کام مین ہین لیکن ایک افضل ہی دوسرے سے یہ لوگ تو اللہ سے دعا مانگتے
ہین اور اُسکی طرف رغبت کرتے ہین سو اگر اللہ چاہے تو انکو دے اور چاہی تو نہ دے
اور لوگ فقہ اور علم دین سیکھتے ہین اور بے علمون کو سکھاتے ہین سو یہ لوگ اُن سی افضل ہین
اور مین تو تعلیم کیلیے بھیجا گیا ہون پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی اُنھین لوگون مین
بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جو[۵۴] شخص دین کے مقدمے مین چالیس حدیثین یاد رکھے اُسکو اللہ تعالے
عالم فقیہ کرکے اُٹھاویگا اور مین اُسکے لیے قیامت کے دن شفاعت کرونگا ف اس
حدیث کے موافق اکثر علما نے چہل حدیثین تصنیف کرکے شفاعت کے امیدوار ہوی
ہین اور فرمایا[۵۵] تم جانتے ہو کہ کون ہی بڑی سخاوت کرنیوالا اصحاب نے عرض کیا کہ اللہ
اور اُس کا رسول دانا تر ہین فرمایا کہ خدا تعالی سب سے زیادہ سخی ہی پھر آدمیون مین
مین زیادہ تر سخی ہون اور میرے بعد سب لوگون سی زیادہ سخی وہ شخص ہے جس نے

---

۵۱ یہ مضمون مظاہر حق کا اس حدیث کی شرح مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابن عباس رض کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابو درداء کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی تیسری فصل مین ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث انس رض کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

علم سیکھا پھر اُسکو لوگون مین پھیلایا یعنی لوگون کو پڑہایا سکھایا کہ وہ قیامت کے دن تنہا امیر ہوکر آویگا یا فرمایا کہ وہ تنہا بجاے ایک گروہ کے ہوگا اور فرمایا کہ علم سیکھو کہ اس سے خوف پیدا ہوتا ہی اور علم کا طلب کرنا عبادت کے برابر ہی اور اُسکے سکھانے کا ثواب صدقہ دینے کے برابر ہے اور اسمین بحث کرنا جہاد کے برابر ہی اور جو اُسکو پڑھ کر اپنے موقع پر لگاوے اُس کو خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی اور اس سے حلال و حرام چیز معلوم ہو جاتی ہی اور بہشت کی راہ ملتی ہی اور علم تنہائی مین اُسکا یار ہے اور سفر مین اُسکا غمخوار ہی علم آرام کی راہ دکھلاتا ہی اور دشمنون کے لیے بجاے ہتھیار کے ہے۔ علم دوستون مین خوبصورتی اور زینت ہے علم کے ساتھ آدمی لوگون کا امام اور پیشوا بنتا ہے علم سے آدمی کا دل زندہ رہتا ہے اور آنکھین روشن ہوتی ہین علم کے ذریعے سے ادنیٰ آدمی بھی دین و دنیا مین بڑا رتبہ حاصل کرتا ہے علم مین صرف غور کرنا بھی روزے کے برابر ثواب رکھتا ہی علم کا پڑھانا تمام رات نفل پڑھنے کے برابر ثواب رکھتا ہی اور یہ امام ہی عمل کا اور عمل اسکے تابع ہی جو شخص علم کی تلاش مین مرے اُسکو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔ قرآن کی ایک آیت کا سیکھنا سو رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے اور علم کا ایک باب پڑھنا ہزار رکعت نفل سے افضل ہی دنیا اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی خدا کے نزدیک سب ملعون ہی مگر علم کا سیکھنا سکھانا یا وہ چیز جسکو اللہ دوست رکھتا ہی جو شخص علم کا ایک باب اس نیت سے پڑھے کہ لوگون کو پڑہاے تو اُسے ستر صدیقون کے برابر ثواب ملتا ہی مسلمانونکو علم پڑہانا خیرات سے افضل ہی اور فرمایا کہ علم صدقۂ جاریہ ہی یعنی اسکا ثواب ہمیشہ جاری رہتا ہی اور موت کے بعد بھی اسکا ثواب اسکو پہونچتا رہتا

---

[۵۱] یہ حدیث ابوذر اور ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۳۷ کے حاشیہ پر کتاب الترہیب والترغیب مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی کے صفحہ ۳۶ مین [۵۳] یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے کتاب العلم کی تیسری فصل مین ہی ۱۲

جبتک کہ اُسکا علم جاری رہے اور ایک دوسرے کو سکھاتا رہے اور وہ قیامت کے دن اکیلا بجاے جماعت کے ہوگا لیکن شرط ہے کہ اسکی نیت خالص ہو ریا سے خالی۔ اور فرمایا عالم باعمل کی مثل عمدہ زمین کے ہے جو قابل زراعت ہو یا مثل مینھ کے جو نافع ہو۔ ۵۱ دینداد عالم کی علامت ہے کہ وہ محض اللہ ہی کے واسطے دین کو پھیلاتا ہے دُنیا اور دنیاداروں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا اور علم کے وسیلے دُنیا کا مال اکٹھا نہیں کرتا اسکی صحبت سے خدا یاد آتا ہے اور شوق الٰہی پیدا ہوتا ہے ۵۲ ربانی عالم لوگون مین بجاے تارون کے ہین کہ اُن سے لوگ ہدایت پاتے ہین اور ۵۳ فرمایا کہ علم دو قسم ہے ایک وہ ہے کہ جو صرف زبان پر ہو دل مین اُسکا کچھ اثر نہو دوسری قسم وہ ہے کہ اسکا اثر دل پر پڑے سو عاقبت مین صرف وہی عمل فائدہ دیتا ہے جسکا اثر دل پر پڑے اور اس کے موافق عمل کرے اور ۵۴ یہ بھی آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عالمونکو فرماویگا کہ مین نے تمکو اپنے علم اور حلم مین سے اس واسطے حصہ دیا تھا کہ تمھارے گناہون کو بخشون اور مجھ کو کچھ بھی پروا نہین جاؤ مین نے تمکو بخشدیا بلکہ اپنے قرابت والون کو بھی اپنے ساتھ لیجاؤ لیکن مراد علما سے علماء باعمل ہے جو اخلاص سے ہو اور جو لوگ ۵۵ کہ عابد ہون گے وہ صرف اپنی جانون کو چھوڑا سکین گے وبس۔ اور ۵۶ یہ بھی آیا ہے کہ علم دین مین ایک ساعت مشغول ہونا شب قدر کی رات بھر جاگنے سے افضل ہے اور ۵۷ حدیث مین آیا ہے کہ ابو ہریرہ ایکدن بازار مین آئے اور کہا کہ اے بازاریو تم لوگ بڑے عاجز اور بے نصیب ہو انھون نے پوچھا کیون کہا کہ مسجد مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے تم بھی جاکر اپنا حصہ لو یہ سنکر لوگ

۵۱ یہ حدیث ابو موسیٰ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۲۰ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب الترہیب مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث عباس رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۲۸ مین ہے ۵۳ یہ حدیث انس کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے ۲۵ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب الترہیب مین ہے ۵۴ یہ حدیث جابر کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۲۵ مین ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ثعلبہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۲۹ کے حاشیہ پر ہے ۵۶ یہ حدیث جابر کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۲۹ مین ہے ۵۷ یہ حدیث ابو ہریرہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ حاشیہ

دوڑے اور خالی پھر آے ابو ہریرہ رض نے کہا کہ تم کیون جلد پھر آئے اُنھون نے کہا کہ مسجد مین تو کوئی چیز تقسیم نہین ہوتی ابو ہریرہ رض نے کہا کہ بھلا تم نے وہان کچھ دیکھا بھی کہا ہان نماز پڑھتا ہی کوئی قرآن کوئی حلال و حرام کے مسئلے بیان کرتا ہی ابو ہریرہ رض نے کہا تم پر افسوس ہی یہی تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی میراث ہی اور تم اس سے خالی ہو

علم کے لیے سفر کرنے کی فضیلت کا بیان

جو شخص[۵۱] علم حاصل کرنے کے لیے سفر کرے اللہ تعالی اسکے لیے بہشت کی راہ آسان کر دیتا ہے اور[۵۲] فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت مسجد مین دینی علم کے پڑھنے کے لیے جاے اُسکو حج کا ثواب ہوتا ہی اور وہ بجاے غازی کے ہی جو اللہ کی راہ مین جہاد کرتا ہی اور یہ بھی[۵۳] آیا ہی کہ جب کوئی شخص طلب علم کی نیت سے جوتہ یا موزہ یا کپڑا پہن کر اپنے دروازے پر قدم رکھتا ہی تو اللہ تعالی اُسکے سب گناہ بخشدیتا ہی عالم کا مرجانا[۵۴] ایسا نقصان ہی جو پورا نہین ہو سکتا گویا وہ ایک روشن تارا ہی جو بجھ جاتا ہی اور اسکا مرجانا ایک قوم کے مرجانے سے بھی زیادہ تر بھاری ہی اور[۵۵] عالم وہی لوگ ہین جو اپنے علم کے موافق عمل کرین –

علما اور بزرگونکی تعظیم کی ترغیب اور انکی بے ادبی کرنیکے گناہ کا بیان

آنحضرت[۵۶] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بڑونکی تعظیم اور چھوٹون پر رحم اور علم کی

۵۱ یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۳۵ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو امامہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۳۴ مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث علی رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابو درداء کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث کعب کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب العلم کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث ابن عباس اور عبادہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی نظامی کے صفحہ ۳۱ کے حاشیہ پر ہے ۱۲

قدر نہ کرے اور لوگون کو نیک بات نہ بتلاوے اور برے کام سے نہ ہٹاوے وہ
اسلام کے طریقے پر نہین ہے بڑے بوڑھے مسلمان اور حامل قرآن شریف اور عالم اور
بادشاہ عادل کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنا ہی جو اُن کو ہلکا جانے انکی حقارت
اور توہین کرے وہ منافق ہی اور فرمایا[۴۹] کہ علم سیکھو اور اوسکی قدر کرو اور اُستاد کی تعظیم
کرو[۵۰] اور فرمایا کہ دانا سے شرم کیجاوے اور عالم کی فرمان برداری کیجاوے اور[۵۱] فرمایا کہ
مین ڈرتا ہون کہ دنیا کا مال بہت ہوجائیگا ایک دوسرے پر حسد کریگا اور لوگ صاحب
علم کو دیکھکر اُسکو ضائع کردینگے اور اُسکی پروا نہ کرینگے لوگ قرآن شریف مین باطل تاویلین
کرینگے اور فرمایا کہ بہشت مین جاکر میوہ چنا کرو یعنی عالمون کی مجلس مین حاضر ہونا
سبب ہے بہشت مین داخل ہونیکا اور جو بہشت[۵۲] مین داخل ہوگا وہ لامحالہ
بہشت کا میوہ بھی کھائیگا اور لقمان[۵۳] حکیم کی وصیت ہے عالمون کی مجلس کو
اپنے اوپر لازم جانو کہ اُس سے دل نرم ہوتا ہے۔

دین کا علم دُنیا کے لیے پڑھنے کے گناہ کا بیان

حضرت[۵۴] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دین کا علم جس سے خدا کی رضامندی
طلب کیجاتی ہی دُنیا حاصل کرنے کے لیے پڑھے وہ قیامت کے دن بہشت کی بو نہ پائیگا
اور[۵۵] فرمایا کہ جو علم پڑھے اسواسطے کہ عالمون پر فخر حاصل کرے اور بےوقوفون سے لڑے
اور لوگون کو اپنی طرف کھینچے تو وہ آگ مین ڈالا جاویگا اور[۵۶] یہ بھی آیا ہے کہ جو کوئی

۵۱ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی نظامی کے صہ۳۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲
۵۲ یہ حدیث سہل اور ابومالک کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ۳۲ کے حاشیہ پر ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث
ابن عباسؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ۳۱ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ۵۴
یہ حدیث ابوامامہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ۳۱ کے حاشیہ پر ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے
مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ۲۴ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث کعب اور جابر
وغیرہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ۳۳ کے حاشیہ پر کتاب الترہیب والترغیب مین ہے ۱۲

۴۹ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ۳۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ۵۰ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی نظامی کے حاشیہ پر ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث ابوموسیٰ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی نظامی کے حاشیہ پر ہے ۱۲

غیر اللہ کے واسطے علم سیکھے اور غیر اللہ مقصود ہو تو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنا لیوی اور یہ بھی آیا ہی کہ جو علم پڑھے اسواسطے کہ لوگونکے دل اپنی طرف کھینچے تو خدا قیامت کے دن اسکی کوئی عبادت قبول نہ کریگا نہ فرض نہ نفل اور یہ بھی آیا ہی کہ جو علم پڑھ کر بخل کرے یعنی بدون اجرت کے نہ پڑھاوے اور کسی کو للہ نہ سکھاوے تو قیامت کے دن اسکو آگ کی لگام دیجاویگی اور کوئی پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ شخص ہے جسکو اللہ تعالےٰ نے علم دیا تھا سو اس نے بخل کیا للہ کسیکو نہ پڑھایا بلکہ دنیا کا مال لے کر پڑھایا پھر اسکا یہی حال ہوتا رہیگا یہانتک کہ حساب سے فراغت ہو۔

علم چھپانیکے گناہ کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم کا مسئلہ پوچھا جاوی اور وہ جان بوجھ کر اسکو چھپاوے سائل کو مسئلہ نہ بتائے تو قیامت کے دن اسکے منہ مین آگ کی لگام دیجاویگی اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص دین کا علم چھپاوے جو لوگون کے لیے نافع ہو تو خدا اسکو قیامت کے دن آگ کی لگام دیگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جس نے ایک حدیث چھپائی تو گویا اس نے تمام دین کو چھپایا۔ اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص علم پڑھکے اسکو لوگون کے سامنے بیان نہ کرے اسکی مثل اس خزانے کی سی ہی جس سے خرچ نہ کیا جاوے اور روایت مین ہی کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور مسلمانون کے کئی گروہونکی تعریف کی اور ان کو نیک یاد کیا پھر فرمایا کیا حال ہی ان لوگون کا جو اپنے ہمسایون کو دین نہین سمجھاتے اور ان کو علم نہین

۵۱ یہ حدیث علی رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے حاشیہ پر ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث علی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے ص۳۲ کے حاشیہ پر ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے ص۳۳ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب کے حاشیہ پر ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابو سعید رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے ص۳۴ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ابو بکرہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے ص۳۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث عبد الرحمن کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے ص۳۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب

سکھانے اور اُن کو وعظ و نصیحت نہین کرنے اور اُن کو نیک بات نہین بتلانے اور بری بات سے نہین ہٹانے اور کیا حال ہر اُن لوگون کا جو اپنے ہمسایون سے علم نہین سیکھتے اور نہ سمجھ حاصل کرتے ہین اور نہ نصیحت لیتے ہین قسم ہے اللہ کی کہ لوگ اپنے ہمسایون کو ضرور علم سکھاوین ورنہ خدا اُن کو دنیا مین عذاب کریگا اور فرمایا کہ ایک دوسرے سے علم کی نصیحت پکڑو یعنے ایک دوسرے سے علم سیکھو اور سکھاؤ اسواسطے کہ علم کی خیانت مال کی خیانت سے سخت تر ہے اور اللہ تم کو اس سے پوچھنے والا ہے

ؐ یہ حدیث ابن عباس رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ ... کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ...

ؐ یہ حدیث ابن عمر رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ العلماء کے صفحہ ... کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے

علم مین تکبر کرنے کا گناہ

علم کے ساتھ تکبر کرنا اور اپنے تئین سب سے بڑا عالم جاننا جائز نہین ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ آویگا کہ لوگ علم پڑھینگے اور قاری بنینگے اور تکبر سے کہینگے کہ دنیا مین ہم سے زیادہ کوئی عالم نہین اور نہ کوئی ہم سے زیادہ قاری ہے اور نہ فقیہ اور یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہین اور فرمایا جو شخص علم مین تکبر کرے اور علم مین اپنے تئین بڑا جانے درحقیقت وہ جاہل اور بے علم ہے۔ اور فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم مین کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے کہ کسی شخص نے اُن سے پوچھا کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین ہون سو خدا تعالیٰ اس بات مین اُن سے ناراض ہوا اسواسطے کہ انھون نے یون نہ کہا کہ واللہ اعلم یعنے خدا خوب جانتا ہے پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ میرا نیک بندہ ہے دو دریاؤن کی جمع ہونے کی جگہ مین وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اُسکے پاس گئے اور اُسکو اپنے سے زیادہ عالم پایا اور خضر علیہ السلام

ؐ یہ حدیث ابی بن کعب رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۳۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

جھگڑا نہ کرنیکا ثواب اور جھگڑا کرنے کا گناہ

حضرت[۵۱] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھگڑا چھوڑ دے اور وہ فی الواقع جھوٹا ہو تو اُسکے واسطے بہشت کے گرد محل بنایا جاتا ہے اور جو جھگڑا چھوڑ دے سچا ہوکر تو اُسکے لیے بہشت کے درمیان گھر بنایا جاتا ہے اور جسکی خو نیک ہے اسکے لیے بہشت کے اعلی درجے مین گھر بنایا جاتا ہے اور[۵۲] ایک روایت مین ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور ہم ایک دینی بات مین جھگڑ رہے تھے آپ ہم پر ایسے غصے ہوئے کہ ویسے کبھی نہ غصے ہوے تھے پھر ہمکو جھڑکا اور فرمایا کہ اے محمدؐ کی امت باز رہو کہ پہلی امتین اسی بات مین ہلاک ہوئین جھگڑا چھوڑ دو کہ اسمین خیر کم ہے جھگڑا چھوڑ دو کہ جھگڑنا مومن کی شان نہین جھگڑا چھوڑ دو اسواسطے کہ جھگڑالو بڑے ٹوٹے مین ہے جھگڑا چھوڑ دو کہ ہمیشہ جھگڑتے رہنا بڑا گناہ ہے جھگڑا چھوڑ دو کہ مین قیامت کے دن جھگڑا کرنے والے کی شفاعت نہ کرونگا جھگڑا چھوڑ دو کہ مین ضامن ہون تین گھر کا بہشت مین ایک گھر اُسکے ادنی درجے مین اور ایک گھر اسکے درمیانہ درجے مین اور ایک گھر اسکے اعلی درجہ مین اسکے لیے جو سچا ہوکر جھگڑا چھوڑ دے جھگڑا چھوڑ دو کہ میرے رب نے مجھکو بت پرستی کے بعد پہلے پہل اس سے منع کیا ہے اور[۵۳] فرمایا کہ ہدایت کے بعد جو لوگ گمراہ ہوے جھگڑے ہی سے ہوئے۔ اور فرمایا کہ بہت بڑا دشمن خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو بہت جھگڑالو ہو اور[۵۴] فرمایا کہ قرآن شریف مین جھگڑا کرنا کفر ہے **ف** معلوم ہوا کہ جھگڑنے کا بہت بڑا گناہ ہے اور جھگڑا چھوڑ دینے کا بڑا ثواب ہے

---

۵۱ یہ حدیث ابو امامہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی صفحہ ۳ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو درداء رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کے صفحہ ۳ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابو ہریرہ رض اور عائشہ رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مین مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے حاشیہ پر کتاب

پیشاب سے نہ بچنے کا گناہ

حدیث[۵۱] شریف مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبرون پر گذرے تو آپ نے آواز سُنی کہ دو مُردون کو قبر مین عذاب ہو رہا ہے تو فرمایا کہ ان دونون کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی مشکل کام مین ان کو عذاب نہین ہوتا یعنے اگر اس سے چاہتے تو بچ سکتے تھے اُن مین سے ایک تو چغل باز تھا اور دوسرا پیشاب سے نہ بچتا تھا یعنی اُسکے چھینٹون سے پرہیز نہ کرتا تھا پھر آپنے ایک تازہ چھڑی منگائی اور اُسکو چیر کر ایک پھانک ایک قبر پر گاڑی اور دوسری پھانک دوسری قبر پر صحابہؓ نے عرض کی کہ یا حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایسا آپنے کیون کیا فرمایا امید ہے کہ اُن سے عذاب کی تخفیف ہوگی جبتک کہ یہ خشک نہ ہونگی پھر لوگون نے عرض کیا کہ اُن کو کبتک عذاب ہوگا فرمایا یہ غیب کی بات ہے اُسکو خدا کے سوای کوئی نہین جانتا اور[۵۲] فرمایا کہ بچو پیشاب سے اسواسطے کہ اکثر عذاب قبر کا پیشاب ہی سے ہوتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ دوزخی لوگ چار آدمیون سے بہت ایذا پاوینگے تو دوزخی لوگ اُنمین سے ہر ایک سے پوچھینگے کہ تیرا کیا حال ہے کہ ہمکو تجھسے تکلیف پہونچی یہانتک کہ جب چوتھے کی باری آویگی وہ کہیگا کہ اس بدبخت کا یہ حال ہے کہ جب کپڑے یا بدنکو پیشاب لگتا تھا تو مین اُسکی کچھ پروا نہ کرتا تھا اور اُسکو دھوتا نہ تھا ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ پیشاب سے نہ بچنے کا بڑا سخت گناہ ہے کہ اکثر قبر کا عذاب اسی سبب سے ہوتا ہے پس مومن کو چاہیے کہ جہانتک ہو سکے اپنے بدن اور کپڑے کو پیشاب کی چھینٹون سے بچاوے اور اگر اتفاقًا بدن یا کپڑے پر پیشاب کی کوئی چھینٹ پڑ جاوے تو اُسکو اُسیوقت فورًا دھوڈالے بے پروائی اور غفلت کرکے عذاب قبر کا مستحق نہ

---

۵۱ یہ حدیث ابن عباسؓ اور ابو امامہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۴۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث انسؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۴۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث شفیؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۴۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

وضو کی ترغیب اور کامل کرنے کا بیان

حضرت[1] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری اُمت کے مُنہ اور
ہاتھ پاؤن وضو کے نشان سے روشن ہونگے سو جو شخص چاہے کہ اُسکی روشنی دراز ہو
تو چاہیے کہ دراز کرے اور حدیث مین آیا ہے کہ ابو ہریرہؓ نے نماز کے لیے وضو کیا اور اپنے
ہاتھونکو بغلون تک دھویا تو مین نے کہا اے ابو ہریرہ رض یہ کیا وضو ہے تو کہا کہ مین نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جہان تک وضو کا پانی پہونچے وہان تک
مومن کے ہاتھ پاؤن روشن ہونگے ف معلوم ہوا کہ ہاتھون کو بغلون تک دھونا بھی جائز ہے
بلکہ بڑا ثواب ہے۔ اور فرمایا[2] قیامت کے دن پہلے پہل مجھ ہی کو سجدہ کرنے کی اجازت
ہوگی اور مین ہی سب سے پہلے سر اُوٹھاؤن گا پھر مین اپنے آگے دیکھون گا تو
اور اُمتون کے درمیان اپنی امت کو پہچان لون گا اور اسیطرح اپنی پیچھلی طرف
اور اسیطرح اپنے داہنے اور اسیطرح بائین پہچان لون گا تو ایک مرد نے عرض
کیا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سب اُمتون کے درمیان اپنی اُمت کو
کس طرح پہچان لینگے کہ نوح علیہ السلام سے لیکر آپ کی اُمت تک سب امتین وہان
جمع ہونگی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کے نشان سے اُن کے
ہاتھ پاؤن روشن ہون گے اُن کے سوائے اور کسی اُمت کو یہ نشان نہ ہوگا اور[3]
فرمایا جو شخص وضو کرے پھر وضو کو کامل اور پورا کرے اپنے دونون ہاتھ اور منھ
دھوئے اور اپنے سر اور کانون کا مسح کرے پھر اپنے دونون پاؤن دھووے
پھر فرض کی نماز کی طرف کھڑا ہووے تو اُسکو اُس دن کے گناہ بخشے جاتے ہین جو اُسکے

[1] یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے ص۴۳ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث ابو درداء رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی نظامی کے ص۴۷ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث ابو امامہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی نظامی کے ص۱۷۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے۔

پاؤن اور ہاتھون اور کانون اور آنکھون سے ہوئے اور جو اُسکے دلمین گذرے یہ بھی آیا ہے کہ جو مسلمان وضو کرے اور وضو کو کامل کرے پھر نماز مین کھڑا ہووے اور حضور دل سے نماز پڑھی تو گناہون سے ایسا پاک و صاف ہوجاتا ہی جیسا کہ مان سے بچہ پیدا ہونے کے دن پاک و صاف تھا اور فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تمکو وہ چیز جسکے سبب سے اللہ تعالےٰ گناہ مٹاتا ہے اور درجے بلند کرتا ہو اصحاب نے عرض کی ہان یا رسُول اللہ بتلا دیجئے فرمایا کہ سردی وغیرہ تکلیف کے وقت وضو کو کامل کرنا گناہون کو مٹاتا ہی اور درجے بلند کرتا ہو اور فرمایا کہ اسکا ثواب اسلام کے سرحد پر چوکیداری کرنیکے برابر ہی یہ کلمہ آپنے تین بار فرمایا

ہمیشہ باوضو رہنے اور وضو پر وضو کرنے کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ سیدھے رہو اور وضو کی نگہبانی کیا کرو یعنی جب جبکا وضو ٹوٹ جائے تو فوراً اوسیوقت تازہ وضو کرلیو کسی وقت بے وضو نہ رہے اور فرمایا کہ وضو کی نگہبانی وہی کرتا ہے جو ایماندار ہو اور فرمایا کہ اگر مین اپنی اُمت پر مشکل نہ جانتا تو اُن کو حکم کرتا کہ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرین۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک دن صبح کے وقت بلالؓ کو بُلایا تو فرمایا اے بلال تو کس عمل کے سبب مجھ سے پہلے بہشت مین داخل ہوا تھا مین آج رات کو بہشت مین داخل ہوا تو مین نے تیری جوتی کی آہٹ اپنے آگے سُنی بلال اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا حضرت مین بانگ دیتا ہون تو دو رکعت نماز نفل پڑھتا ہون اور جب کبھی میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے اُسیوقت اور وضو کرلیتا ہون یعنی کبھی بے وضو نہین

۵۱ یہ حدیث عقبہ بن عامر کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے حاشیہ پر کتاب الترہیب والترغیب مین ہی ۱۲
۵۲ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترہیب والترغیب مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ثوبان رضہ اور ربیعہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کے صفحہ کے حاشیہ پر سے ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث عبداللہ بن بریدہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کے صفحہ کے حاشیہ کتاب الترہیب والترغیب مین ہی ۱۲

رہتا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اسی عمل کے سبب تو مجھ سے پہلے بہشت میں داخل ہوا[۵۱] اور فرمایا کہ جو وضو پر وضو کرے اسکے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور[۵۲] یہ بھی آیا ہے کہ وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے۔

وضو کی ابتدا میں بسم اللہ ترک کرنیکا گناہ

حضرت[۵۳] صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا[۵۴] کہ بدون وضو کے نماز نہیں ہوتی اور بغیر بسم اللہ کے وضو نہیں ہوتا یعنی جو شخص وضو کے ابتدا میں بسم اللہ نہ کہے اسکا وضو نہیں ف اور[۵۵] اس باب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں اسی واسطے بعض علما نے کہا کہ وضو کے ابتدا میں بسم اللہ کہنا واجب ہے اگر جان بوجھ کر وضو کی ابتدا میں بسم اللہ نہ پڑھے تو وضو پھر کرے

مسواک کرنے کی فضیلت کا بیان

ف مسواک کا بیان پہلے حصے میں بھی ہو چکا ہے لیکن یہ حدیثیں اسمیں نہیں حضرت[۵۵] صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ لازم جانو اپنے اوپر مسواک کرنے کو اسواسطے کہ مسواک منھ کو پاک و صاف کرتی ہے اور اللہ تعالی کی رضامندی کا سبب ہے اور[۵۶] فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ مجکو مسواک کی وصیت کرتے ہیں یہانتک کہ میں ڈرا کہ میرے دانت گر پڑیں مسواک[۵۷] کرنا سب پیغمبروں کی سنت ہے حضرت[۵۸] صلی اللہ علیہ و آلہ

۵۱ یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۴۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب میں ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث بھی صفحہ میں ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابوہریرہ رض اور رباح کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب میں ہے ۱۲ ۵۴ یہ مضمون مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث عائشہ رض اور ابن عمر کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب میں ہے ۱۲ ۵۶ یہ حدیث ام سلمہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب میں ہے ۱۲ ۵۷ یہ حدیث ابو ایوب کی روایت سے صفحہ میں ہے ۱۲ ۵۸ یہ حدیث شریح اور زید کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے حاشیہ پر ہے ۱۲

وسلم کا دستور تھا کہ جب گھر میں تشریف لاتے تو مسواک کرتے اور جب باہر جاتے تو بھی مسواک کرتے اور فرمایا کہ جب کوئی مسواک کر کے نماز میں کھڑا ہوتا ہی تو فرشتہ اُسکے پیچھے کھڑا ہوتا ہی اور اُسکے قریب ہوکر اُسکی قراءت سنتا ہے یہان تک کہ اپنا منھ نمازی کے مُنھ سے ملا دیتا ہی اور جو کلمہ نمازی کے مُنھ سے نکلے فرشتے کے منھ سے چلا جاتا ہی اسیواسطے مستحب ہے کہ قرآن کی تلاوت کے وقت مسواک کیجا

وضوء مین ہاتھ پاؤن کی انگلیونمین خلال کرنیکا ثواب اور ترک خلال کرنیکا گناہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت مین بہتر وہ لوگ ہین جو وضوء کے وقت ہاتھ پاؤن کی انگلیون مین اور کھانے کے بعد دانتون مین خلال کرتے ہین [51] اور فرمایا کہ خلال کیا کرو اسواسطے کہ خلال سے ستھرائی حاصل ہوتی ہی اور ستھرائی ایمان سے ہے اور ایمان آدمی کو بہشت مین لیجاتا ہی اور وضوء کا خلال کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا اور انگلیون کا خلال کرنا ہے اور دانتون کا خلال کھانے سے ہے اور جو آدمی نماز پڑھے اور اُسکے دانتون مین کھانا ہو تو یہ بات فرشتون کو ناگوار گذرتی ہے [52] اور فرمایا کہ جو پانی سے انگلیونمین خلال نہ کرے اُسکی انگلیون مین خداتعالیٰ قیامت کے دن آگ سے خلال کریگا [53] پس آدمی پر لازم ہے کہ وضوء مین ہاتھ پاؤن کی انگلیون کا اچھی طرح خلال کرے تاکہ کوئی جگہہ ذرہ بھر بھی خشک اور سوکھی نہ رہے

[51] یہ حدیث ابو انصاری کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر ہے۔ ۱۲

[52] یہ حدیث ابن مسعود کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر ہے ۱۲

[53] یہ حدیث واثلہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے

وضو کی دعاؤن کا ثواب

ف وضو کی ایک دعا یعنی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخ تک تو پہلے حصے مین
گذر چکی ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخ کے ساتھ اتنا
پڑھا وے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ یعنی اے
آلٰہی کر مجھکو توبہ کرنیوالون مین اور کر مجھکو پاک ہونیوالون مین اور یہ بھی آیا ہے کہ وضو
کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کلام کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے اور یہ بھی[٥١]
آیا ہے کہ جو شخص وضو کرے یہ دعا پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ یعنی تو پاک ہے
اے آلٰہی اور مین تیری حمد کرتا ہون مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی
لائق بندگی کے نہین سوائے تیرے مین تجھ سے بخشش مانگتا ہون اور
تیری طرف توبہ کرتا ہون تو اسکیلیے ایک نامہ لکھا جاتا ہے پھر اس پر مہر
کیجاتی ہے اور عرش کے تلے رکھا جاتا ہے وہ قیامت کے دن کھولا جائیگا جو دعا چاہے پڑھے

وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب

ف اس نماز کو تحیۃ الوضوء کہتے ہین اور تحیۃ الوضوء اُس نماز کو کہتے ہین جو وضو
کے بعد دو رکعت فرض وقت اور سنتون سے پہلے پڑھی جاتی ہے حضرت صلی اللہ[٥٢]
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر وضو کے بعد حضور دل سے
دو رکعت نماز پڑھے وہ بہشت مین ضرور داخل ہوگا اور[٥٣] یہ بھی آیا ہے کہ اسکے

---

٥١ یہ حدیث ابو سعید خدری کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۲۹ کے حاشیہ پر ہے ۱۲
٥٢ یہ حدیث عقبہ بن عامر کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۲۹ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب سے ہے
٥٣ یہ حدیث زید کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۲۹ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲
٥٤ یہ حدیث عمر بن الخطاب کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۲۹ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب سے ہے ۱۲

اگلے گناہ بخشے جاتے ہین

اذان دینے کی فضیلت کا بیان

حضرت[۵۱] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب اذان دینے مین ہے، پھر جھگڑا فیصل ہونے کا کوئی طریق نہ پاوین سوائے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین جسکا نام نکلے وہی اذان کہے اور[۵۲] یہ بھی آیا ہے اور اسپر تلوار چلیے اور فرمایا کہ جہان تک موذن کی آواز پہونچے وہان تک جتنی چیزین جن آدمی درخت پتھر وغیرہ اُسکی آواز سُنے وہ اذان دینے والے کیواسطے قیامت کے دن گواہی دیگی یعنے اُسکے ایمان کی اور اسبات کی کہ وہ لوگونکو نماز کی طرف بلایا کرتا تھا سب گواہی دینگے ف امام خطابی[۵۳] نے کہا کہ اسکے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہین کہ جس جگہ مین وہ کھڑا اذان دے رہا ہو وہان سے لیکر جہان تک اُسکی آواز پہونچتی ہو اگر فضا یہ سب جگہ اسکے گناہون سے بھری ہو تو خدا اوسکو اذان دینے کے بدلے بخش دیتا ہے اور[۵۴] یہ بھی آیا ہے کہ ہر چیز سوکھی گیلی اُسکے لیے بخشش مانگتی ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی اذان دینے والے کو بخش دے یہ آپنے تین بار فرمایا اور[۵۵] فرمایا کہ جب بانگ کہی جاتی ہے تو شیطان اتنی دُور بھاگ جاتا ہے گوز مارتا ہوا وہان تک کہ اذان کی آواز اُسکے کان مین نہ پہونچے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ چھبیس میل بھاگ جاتا ہے پھر جب بانگ ہو چکی تو پھر آتا ہے پھر جب تکبیر ہو تو پھر بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ہو چکے تو پھر آتا ہے یہانتک کہ آدمی کے دل مین خطرے ڈالتا ہے

[۵۱] یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲
[۵۲] یہ حدیث ابو سعید کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ [۵۳] یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن اور ابن عمر کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ [۵۴] یہ مضمون بھی صفحہ مشکوٰۃ مین ہے ۱۲
[۵۵] یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ [۵۶]
یہ حدیث عائشہ اور ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے اور حدیث جابر کی صفحہ مین ہے

کہتا ہے فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یاد کر جو اُسکو پہلے یاد نہ ہو وہان یاد آتی ہی یہان تک کہ آدمی کا یہ حال ہوجاتا ہی کہ اُسکو معلوم نہین رہتا کہ کتنی نماز پڑھی اور[۵۱] فرمایا خدا کے نزدیک بہت پیارے بندے وہ ہین جو سورج چاند تارون کی نگہبانی کرتے ہین یعنی موذن لوگ جو چاند سورج کا وقت پہچان کر بانگ دیتے ہین اور[۵۲] فرمایا کہ جو لوگ دُنیا مین نماز کی اذان کہتے ہین قیامت کے دن اُنکی گردنین لمبی ہونگی جس سے وے پہچانے جاوینگے اور[۵۳] فرمایا کہ بانگ دینے والے اور حج کرنے والے قیامت کے دن قبرون سے اذان اور لبیک کہتے ہوے اُٹھینگے اور[۵۴] فرمایا کہ بانگ دینے والے قیامت کے دن مشک کستوری کے ٹیلونپر ہونگے اور شہید ونکے برابر درجہ پاوینگے اور قیامت کے ہول سے بیخوف رہینگے اُنکا حساب نہین ہوگا اور یہ بھی[۵۵] آیا ہی کہ جو شخص برابر بارہ سال بانگ کہے وہ بہشت مین ضرور داخل ہوگا اور موذن کے واسطے بانگ دینے کے بدلے ساٹھ نیکیان لکھی جاتی ہین اور تکبیر کے بدلے تیس نیکیان لکھی جاتی ہین اور فرمایا[۵۶] کہ جو شخص اکیلا جنگل مین تنہا مال مواشی چراتا ہو اُسکو مستحب ہے کہ وہ بھی اذان کہہ کر نماز پڑھا کرے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے خوش ہوتا ہی اور فرشتون سے فرماتا ہے کہ دیکھو میرے بندیکو کہ اذان کہہ کر نماز پڑھتا ہے تم گواہ رہو کہ مین نے اُسے بخش دیا۔

اذان کے جواب دینے کا بیان

یہ بات پہلے گذر چکا ہی اسمین بیان اتنا زیادہ ہی کہ جو بانگ کا جواب دے اُسکو بانگ دینے والے[۵۷] کے

۵۱ یہ حدیث انس رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صـ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث معاویہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صـ مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث جابر کی روایت سے مشکوٰۃ صـ کے حاشیہ مین ہے
۵۴ یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صـ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲
۵۵ یہ حدیث ابن عمر رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صـ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲
۵۶ یہ حدیث عقبہ بن عامر رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صـ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ ۵۷ یہ حدیث بلال رضہ اور میمونہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صـ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے

برابر ثواب ملتا ہی اور یہ بھی آیا ہے کہ اُسکو ہر حرف کے بدلے ہزار درجہ ملتا ہی

مسجد کے بنانے کا ثواب

حضرت[۵۱] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے واسطے مسجد بناوی اور اُس سے صرف اللہ ہی کی رضامندی مقصود ہو نام و نمود کی غرض نہ ہو اللہ تعالی اسکے لیے ویسا گھر بہشت مین بناتا ہی جو اُس سے فرحت ہو اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ اگرچہ وہ مسجد پرندیکے گھونسلے کے برابر ہو یعنے نہایت چھوٹی ہو۔ اور یہ[۵۲] بھی آیا ہے کہ جو پاک اور حلال مال سے مسجد بناوے کہ اُس مین اللہ کو یاد کیا جاوے۔ خرد ہو یا کلان اور اُس سے صرف اللہ ہی کی رضامندی چاہے تو اللہ اُسکے لیے بہشت مین یاقوت سے گھر بناتا ہی اور اُسکے مرنیکے بعد اُسکا ثواب جاری رہتا ہے یعنے بنانیوالے کو اُسکا ثواب ہمیشہ پہونچتا رہتا ہی جبتک کہ اُسمین کوئی نماز پڑھتا رہے

مسجد کے پاک صاف رکھنے کا ثواب

مسلمانون کو چاہیے کہ اپنے گھرون اور حویلیون مین مسجد بناوین اور اُنکو گندگی اور کوڑے کرکٹ سے پاک و صاف رکھین اور اُن مین خوشبو لگاوین اور لوبان وغیرہ کا دُھوان دین جو[۵۳] شخص مسجد کو جھاڑ دیوے اُس سے کوڑا کرکٹ نکالے اُسکے لیے اللہ تعالی بہشت مین گھر بناتا ہے اور یہ[۵۴] بھی آیا ہے کہ جو شخص مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالے وہ اُسکی حور و نکا مہر ہوگا جو بہشت مین اس کو مینگی اور[۵۵] فرمایا کہ جو شخص مسجد کی

[۵۱] یہ حدیث عثمان رضہ اور ابوذر رضہ وغیرہ کی روایت مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی صفحہ ۶۸ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث سمرہ رضہ اور عائشہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۶۸ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ [۵۳] یہ حدیث ابوسعید رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۶۸ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ [۵۴] یہ حدیث ابوقرصافہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۶۸ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ [۵۵] یہ حدیث ابوحذری کی روایت سے مشکوٰۃ باب المساجد کی دوسری فصل مین ہی ۱۲

نگہبانی کرے تو اُسکے ایمان کی گواہی دو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسجد
کو وہی شخص آباد کرتا ہی جو ایماندار ہو اور خالص اللہ کا بندہ ہو۔ اور ٥١ فرمایا کہ مسجد
کی زمین سب زمینوں سے افضل ہے مسجد ٥٢ مین جھگڑنا اور بلند آواز کرنا جائز نہین
اور مسلمانون کو چاہیے کہ چھوٹے بچون اور پاگلون اور دیوانون کو مسجد مین آنے نہ دین

مسجد کی بے ادبی کرنے کا عذاب

مسجد ٥٣ مین تھوکنا گناہ ہے جو شخص مسجد مین تھوکے اُسکا کفارہ یہ ہے کہ اُسکو دبا ڈالے
یعنے دبا دینے سے وہ گناہ دور ہو جاتا ہے اور یہ بھی آیا ہے۔ جو شخص قبلے کی طرف
تھوکے قیامت کے دن اُسکے منھ پر ہوگی اور فرمایا کہ قبلے کی طرف اور داہنی
طرف تھوکنے سے اُسکو اور اُسکے فرشتون کو ایذا ٥٤ پہونچتا ہے اگر امام تھوکے تو اُسکو
امامت سے معزول کر دیا جاوے اور حدیث ٥٥ مین آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے مسجد کے قبلے مین تھوک لگا دیکھا تو غصے سے آپکا چہرہ متغیر ہوا آپنے
اُسکو کھرچ کر اُس جگہ زعفران لگایا اور ٥٦ فرمایا کہ جب کسی کو تھوک آوے تو اپنے آگے
نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے تھوکے اور چاہیے کہ اپنے بائین پاؤن کے تلے تھوکے
یا کپڑے مین لیوے اس واسطے کہ آگے خداتعالیٰ ہے اور نمازی اُس سے عرض
معروض کرتا ہے اور داہنے فرشتہ ہی اور فرمایا کہ جب بندہ نماز مین کھڑا ہوتا ہی تو اُسکے
لیے بہشت کے سب دروازے کھولے جاتے ہین اور جو پردے اُسکے رب کے درمیان مین
ہین اُٹھائے جاتے ہین اور حورین اُسکے سامنے آتی ہین بشرطیکہ اپنے سامنے

٥١ یہ حدیث ابو امامہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ باب المساجد دوسری فصل مین ہے ١٢ ٥٢ یہ حدیث واثلہ رض کی روایت سے
مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ٦٨ کے حاشیہ پر ہے ١٢ ٥٣ یہ حدیث انس کی روایت سے مشکوٰۃ باب المساجد
کی پہلی فصل مین ہے ١٢ ٥٤ یہ حدیث عبداللہ بن عمر رض روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ٧١ کے حاشیہ پر
کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ١٢ ٥٥ یہ حدیث ابو سعید کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ ٦٨ کے
حاشیہ پر ہے ١٢ ٥٦ یہ حدیث ابو امامہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب سے

نہ تھوکے اور حدیث[۵۱] مین آیا ہے کہ جب کوئی شخص مسجد مین ہو تو اپنی انگلیون کے کڑاکے نہ نکالے اسواسطے کہ انگلیون کے کڑاکے نکالنا شیطان کا کام ہے

مسجدون کی طرف چلنے کی فضیلت اور ثواب کا بیان

حضرت[۵۲] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے نماز جماعت کے لئے مسجد کیطرف چلے اُسکے لیے ایک نیکی ہر قدم پر لکھی جاتی ہی اور ایک گناہ دور کیا جاتا ہی اور ایک درجہ بلند ہوتا ہی آتے بھی اور جاتے بھی اور یہ[۵۳] بھی آیا ہی کہ اسکے لیے ہر قدم پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور جب کوئی صبح وشام مسجد مین آوے تو اُسکے لیے بہشت مین مہمانی تیار کیجاتی ہی اور یہ[۵۴] بھی آیا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرکے فرض نماز کے لیے مسجد کی طرف چلے تو اُسکے سب گناہ بخشے جاتے ہین اور یہ[۵۵] بھی آیا ہے کہ اُوسکو ہر قدم کے بدلے نماز کا ثواب ملتا ہی اور یہ[۵۶] بھی آیا ہے کہ اُسکو ہر قدم بدلے صدقے کا ثواب ملتا ہے اور فرمایا[۵۷] کہ مسجد کی طرف نماز کے لیے چلنا گناہون کو دھوڈالتا ہی اور فرمایا[۵۸] کہ جو لوگ اندھیری راتون مین چلکر نماز کیواسطے مسجدون مین جاتے ہین اُنکو قیامت کے دن نور کی مشعل ملیگی جسکی روشنی مین میدان حشر مین چلین گے اور اُن کو نور کے منبرون پر بٹھایا جاویگا اور اُن کو قیامت کے ہول سے امن ہوگا اور یہ[۵۹] بھی آیا ہی کہ جو لوگ اندھیری راتون مین نماز کیواسطے مسجدون کی طرف جاتے ہین خدا کی رحمت مین ڈوب جائین گے اور فرمایا[۶۰] کہ جو نماز کے لیے مسجد کی طرف نکلے یہ دعا پڑھے

---

[۵۱] یہ حدیث ابو سعید خدری کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے ص۶۶ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابوہریرہ رضہ اور عقبہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے ص۶۵ کے حاشیہ پر ہی ۱۲ [۵۳] یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے ص۶۶ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ [۵۴] یہ حدیث ابن عباس رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی نظامی کے ص۶۹ کے حاشیہ پر ہی ۱۲ [۵۵] یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے ص۶۶ کے حاشیہ پر ہی [۵۶] یہ حدیث علی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے ص۶۶ کے حاشیہ پر ہی ۱۲ [۵۷] یہ حدیث ابو دردا اور ابو امامہ کی روایت مشکوٰۃ ص۶۶ کے حاشیہ پر ہی ۱۲ [۵۸] یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت مشکوٰۃ مطبوعہ کے حاشیہ پر ہی ۱۲ [۵۹] یہ حدیث ابو سعید خدری کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَآءً وَّلَا سُمْعَۃً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
تو اللہ تعالی اپنی ذات سے اُسپر متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اُسکے لیے بخشش مانگتے ہین

نماز کے لیے مسجد مین بیٹھنے کا ثواب

جبتک کہ مومن جماعت کی انتظاری کے لیے مسجد مین بیٹھا رہے نماز ہی مین ہوتا ہے یعنے اُسکو نماز کے برابر ثواب ملتا ہی[۱] اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص مسجد مین ہو وہ اللہ کی رضا مین ہوتا ہی اور یہ بھی[۲] آیا ہی کہ جو لوگ مسجدون کو آباد رکھتے ہین وہی اہل اللہ ہین اور فرمایا کہ جو مسجد سے محبت رکھے اللہ تعالے اُس سے محبت رکھتا ہی اور یہ بھی آیا ہے کہ مسجد گھر ہے ہر پرہیزگار کا اور جو شخص مسجد کو گھر ٹھہرا رکھے اللہ اُسکے لیے ضامن ہی کہ اُسپر رحمت کرے اور اُسکو پل صراط سے پار اُتار کر بہشت مین لیجاوے اور فرمایا کہ جس شخص کا دل مسجدون مین لگا رہے یعنے بار بار جماعت[۳] کے واسطے مسجد مین آوے وہ قیامت کے دن خدا کے عرش کے سایہ مین ہوگا جس دن کہ خدا کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا

نماز پنجگانہ کی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ[۴] چیزون پر ہے

[۱] یہ حدیث ابوہریرہ رض کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ کے حاشیہ پر ہی ۱۲
[۲] یہ حدیثین عبداللہ بن عمر اور انس اور ابوسعید اور ابودرداء کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ کے صفحہ ۶۱ و ۱۲۶ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب سے ہین ۱۲
[۳] یہ حدیث ابوہریرہ رض کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۶۸ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب سے ہی ۱۲
[۴] یہ حدیث ابن عمر رض کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ کے صفحہ ۲۸ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

اول شہادت اشہد ان لآ الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ یعنے گواہی دینا اسکی کہ کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے اللہ کے اور بیشک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہین اور نماز کا قایم رکھنا اور زکوٰۃ کا دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا خانے کعبے کا اور فرمایا بتاؤ تو کہ اگر تم مین سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس مین ہر روز پانچ بار نہاے تو کیا اسکے بدن پر کچھ میل باقی رہیگا صحابہؓ نے عرض کیا کہ اسکے میل سے کچھ باقی نہ رہیگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال ہر پانچ نمازون کا کہ اُن کے سبب سے حق تعالیٰ نمازی کے گناہون کو مٹا دیتا ہے ف یعنی جیسے ہر روز پانچ بار نہانے سے بدن پر میل نہین رہتا اسیطرح نماز پنجگانہ سے گناہ نہین رہتے اور فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیان کے گناہونکا اوتارا ہین یعنے ایک نماز سے دوسری نماز کے درمیان جو گناہ ہووے ہون وہ معاف ہوتے ہین جبکہ کبیرہ گناہون سے بچے ف معلوم ہوا کہ نماز پنجگانہ صغیرہ گناہون کو مٹاتی ہے اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہین اور فرمایا کہ آدمی گناہون کی آگ مین جلتا رہتا ہے پھر جب صبح کی نماز پڑھے تو وہ آگ بجھ جاتی ہے پھر گناہون کی آگ مین جلتا ہے پھر جب ظہر کی نماز پڑھے تو وہ آگ بجھا دیتی ہے پھر گناہون مین جلتا ہے پھر عصر کی نماز اس آگ کو بجھا دیتی ہے پھر گناہون مین جلتا ہے پھر مغرب کی نماز اسکو بجھا دیتی ہے پھر گناہون مین جلتا ہے پھر عشا کی نماز اسکو بجھا دیتی ہے پھر جبتک آدمی سوتا رہے کوئی گناہ اسپر نہین لکھا جاتا جبتک جاگے نہین۔

۵۱ یہ حدیث ابوہریرہ رضی کی روایت سے مطبوعہ مشکوٰۃ نظامی دہلی کے صفحہ ۵۷ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۶۴ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

اور فرمایا کہ ہر نماز کے وقت اللہ تعالےٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو پکارتا ہی[۵۱] کہ لے آدمیو اُٹھ کھڑے ہو وہ جو تم نے اپنی جانوں کے لیے آگ بھڑکائی ہی اُسکو نمازسے بجھاؤ پھر جب لوگ اُٹھ کر وضو کرکے نماز پڑھتے ہین تو اللہ تعالیٰ[۵۲] اُس سے گناہ اُن کے بخش دیتا ہی اسیطرح ہر نماز کے وقت اُن کو بخشا جاتا ہی اور فرمایا کہ جو کلمہ شہادت پڑھے اور نماز روزہ وغیرہ ارکان اسلام ادا کرے[۵۳] وہ قیامت کے دن صدیقون اور شہیدون کے ساتھ اُٹھایا جاویگا اور فرمایا کہ جب کوئی مسلمان نماز پڑھے تو گناہ[۵۴] اُسکے سر پر بلند ہوتے ہین پھر جب سجدہ کرتا ہی تو اُس کے سر سے نیچے ہوتے ہین وعلیٰ ہذا القیاس پھر جب نماز سے فارغ ہوتا ہی تو گناہون سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہی- اور فرمایا[۵۵] کہ نماز سے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہین جیسی سرما مین شاخ ہلانے سے درخت کے پتے گر جاتے ہین اور خدا نے فرمایا کہ نماز کو قائم رکھ دن کی دونون طرف مین اور رات کی کچھ گھڑیون مین اسواسطے کہ نیکیان بدیون کو دور کر ڈالتی ہین اور فرمایا کہ جو شخص پانچون نمازین پڑھے[۵۶] اور رمضان کے روزے رکھے اور زکوٰۃ دے اور ساتون کبیرہ گناہون سے بچے تو اس کے لیے بہشت کے آٹھون دروازے کھولے جاتے ہین پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا یعنی اگر تم کبیرہ گناہون سے بچے جس سے تم منع کیے جاتے ہو تو ہم تم سے تمھارے گناہون کو اتار ڈالینگے اور تم کو مکرم جگہ مین

۵۱ یہ حدیث انس رض کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ ۶۴ کے حاشیہ پر ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث عبد اللہ بن مسعود رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ ۶۳ کے حاشیہ پر ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث انس رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ ۶۴ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب سے ۱۲
۵۴ یہ حدیث سلیمان فارسی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲
۵۵ یہ حدیث ابو عثمان کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی صہ ۶۵ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲
۵۶ یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ ۶۵ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

داخل کرینگے اور فرمایا[٥١] کہ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین
آیا گیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تم سے پوچھے کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے
یعنے صبح کی نمازی کو کسی طرح تکلیف ندو کہ وہ خدا کی امان مین ہی سو جو شخص خدا کی امان
کو توڑے تو خدا اُسکو پکڑیگا پھر اُسکو اوندھا کر کے دوزخ مین ڈالیگا ف یعنی صبح کی نیند
غفلت کا وقت ہی تو اُس وقت نماز پڑھنا دلیل ہی اُسکے سچے ایمان کی اور فرمایا[٥٢] کہ
تمھارے درمیان فرشتے آگے پیچھے آتے جاتے ہین ہر دن رات مین اور عصر اور فجر کی نمازمین
جمع ہوتے ہین پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہین وہ فرشتے جو رات کو تمھارے درمیان رہی تو خدا اُن
سے پوچھتا ہی حالانکہ وہ تمھارا احال اُن سے زیادہ جانتا ہی کہ کس حال مین تم نے میرے بندونکو
چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اُنکو چھوڑ آئے ہین نماز پڑھتے یعنے جسوقت ہم آئے ہین وہ نماز
پڑھ رہے تھے اور جس وقت ہم اون کے پاس گئے تھے اُس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے
ف پس جو لوگ ایسے وقت نماز مین حاضر ہوتے ہین وہ کیا خوش نصیب ہین اور جو
لوگ اس وقت نماز مین حاضر نہین ہوتے وہ کیسے بے نصیب ہین - اور فرمایا[٥٣] کہ پہلے پہل
جو چیز لوگون پر دین مین فرض ہوئی وہ نماز ہے اور آخر چیز کہ اسلام سے باقی رہے گی
وہ بھی نماز ہے اور قیامت کے دن بھی پہلے پہل نماز ہی کی پوچھ ہوگی اللہ تعالے فرماویگا
کہ دیکھو اگر میرے بندے کی نماز پوری ہے تو پوری لکھو اور اگر ادھوری ہے تو نفل
نماز سے پوری کر دو اس سے معلوم ہوا کہ جو قصور فرض نماز دن مین ہوگا وہ نفلون سے
پورا کیا جائیگا پس آدمی کو چاہیے کہ نفل نماز ہمیشہ پڑھا کرے ترک نہ کرے اور[٥٤] یہ بھی

٥١ یہ حدیث جندب کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ٦٦ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ١٢ ٥٢ یہ حدیث ابو ہریرہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ٥٨ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ١٢ ٥٣ یہ حدیث انس رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ٦٩ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ١٢ ٥٤ یہ حدیث عبد اللہ بن قرط اور انس رض کی روایات سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ ٦٦ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ١٢

آیا ہے کہ قیامت کے دن پہلے پہل نماز کا حساب ہوگا اگر نماز قبول ہوئی تو سب عمل قبول ہونگے اور آگ سے خلاصی پائیگا اور اگر نماز مردود ہوئی تو سب اعمال کارت ہونگے اور وہ ہلاک ہوگا اور[۵۱] یہ بھی آیا ہے کہ نماز بہشت کی کنجی ہے یعنی اس سے بہشت کا دروازہ کھلجاتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ نماز مومن کے لیے قیامت کے دن روشنی ہوگی اور[۵۲] حدیث مین آیا ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کون عمل افضل ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اُس نے عرض کیا کہ پھر کون عمل افضل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر نماز اُس نے عرض کیا کہ پھر کون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی نماز تین بار یہی فرمایا اور فرمایا کہ جو شخص پانچون نمازین اپنے وقت پر پڑھے اور اُنکا رکوع سجود ٹھیک بجالاوے اور اُن کو خدا تعالیٰ کے نزدیک حق جانے تو وہ بہشت مین داخل ہوگا یا فرمایا کہ اُسکے لیے بہشت واجب ہوجاتی ہے یا فرمایا کہ دوزخ کی آگ اس پر حرام ہوجاتی ہے اور[۵۳] یہ بھی آیا ہے کہ جو جانے کہ نماز حق اور ضروری فرض ہے وہ بہشت مین داخل ہوگا۔ اور فرمایا[۵۴] کہ جو شخص نماز نہ پڑھے وہ بیدین ہے اور دین کی مدار نماز پر ہے جیسے آدمی کی زندگی سر پر ہے

نماز کے رکوع و سجود و خشوع کی فضیلت کا بیان

حضرت[۵۵] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سجدے بہت کیا کرو اس واسطے کہ مومن کیلیے ہر سجدے کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کی ایک بدی دور کی جاتی ہے اور

۵۱ یہ حدیث جابر رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب الترہیب مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی کی روایت سے مطبوعہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث عثمان رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۶۸ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی نسخے صفحہ ۶۷ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۵۵ یہ حدیث معاذ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ ۷۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے

ایک درجہ بلند ہوتا ہے مراد سجدے سے نماز نفل ہے اس واسطے کہ نماز نفل کی کثرت سجدے کی کثرت کو مستلزم ہے۔ اور فرمایا[۱] کہ آدمی سجدے کی حالت میں اپنے رب سے نہایت نزدیک ہوجاتا ہے پس چاہیے کہ سجدے میں بہت دعا مانگا کرے ف سجدہ کمال رتبہ تعظیم کا ہے اور بندے کی نہایت عاجزی ہے اسلیے کہ اپنے اشرف اعضاء کو خاک پر اپنے مالک کے آگے رکھا اس سبب سے اُسکو اس حالت میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور رحمت الٰہی اس پر متوجہ ہوتی ہے تو ایسے وقت میں دعا مانگنا غنیمت جانے اور فرمایا[۲] کہ خدا کو یہ بات نہایت خوش لگتی ہے کہ اپنے بندے کو سجدے میں خاک آلودہ دیکھے اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا حضرت[۳] مجکو ایسا عمل بتلایے جس کے سبب سے میں بہشت میں جاؤں فرمایا کہ سجدے بہت کیا کرو یعنی نماز نفل بہت پڑھاکر کہ سجدوں کے بہت ہونے کا سبب ہے اور فرمایا کہ جو شخص[۴] اچھی طرح وضو کرکے حضور دل سے دو رکعت نماز پڑھے کہ اُسکے لیے بہشت واجب ہوجاتی ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو مسلمان اچھی[۵] طرح وضوء کرکے نماز پڑھنے کو کھڑا ہووے پھر جانے جو کہتا ہے یعنی خوب متوجہ ذکر پڑھے تو گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ اپنی ماں سے پیدا ہونے کے دن (پاک وصاف) تھا اور یہ بھی[۶] آیا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرکے نماز پڑھے اور اُسکا رکوع سجود ٹھیک ادا کرے تو وہ نماز اُسکے گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے جب تک کہ کبیرہ گناہ نہ کرے اور اسیطرح ہمیشہ نماز کا یہی حکم ہے اور یہ بھی[۷] آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں سو جو شخص اچھی طرح وضو کرکے اُنکو اپنے

[۱] یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صـ ۷۹ کی حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب میں ہے ۱۲
[۲] یہ حدیث حذیفہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صـ ۶۹ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب میں ہے ۱۲
[۳] یہ حدیث معدلہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صـ ۶۸ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب میں ہے ۱۲
[۴] یہ حدیث زید بن خالد کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صـ ۶۹ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب میں ہے ۱۲
[۵] یہ حدیث عقبہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صـ ۶۹ کے حاشیہ پر ہے ۱۲
[۶] یہ حدیث عثمان رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صـ ۷ کے حاشیہ پر ہے ۱۲
[۷] یہ حدیث عبادہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صـ ۷ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب میں ہے ۱۲

وقت پر پڑھے اور اُنکا رکوع اور سجود اور خشوع پورا کرے تو اللہ کا ذمہ ہو کہ اُسکو بخش دے اور جو ایسا نہ کرے یعنی نماز بن نہ پڑھی یعنی اُنکا رکوع و سجود بجا نہ لاوے تو اُسکو بخش دینا اللہ کے ذمہ نہین چاہے اوسکو بخشے چاہے نہ بخشے

اوّل وقت نماز پڑھنے کا ثواب

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اوّل وقت نماز پڑھی خدا اُس سے خوش ہوتا ہی اور جو وقت کے درمیان مین پڑھے خدا اُس پر رحمت کرتا ہی اور جو اخیر وقت پڑھے اُسکے گناہ خدا معاف کرتا ہی یعنی اخیر وقت بین صرف معافی ہے رحمت اور رضا مندی حاصل نہین ہوتی اور یہ بھی آیا ہی کہ اول وقت نماز پڑھنے مین دوہرا ثواب ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ کسی نے پوچھا کہ افضل عمل کون ہی فرمایا کہ اول وقت نماز پڑھنا۔ اور فرمایا کہ اللہ فرماتا ہی کہ میری عزت اور جلال کی قسم ہی کہ جو شخص نماز کو اپنے وقت پر پڑھے مین اُسکو بہشت مین داخل کرونگا اور جو اُسکو غیر وقت مین پڑھی تو وہ میری مشیت مین ہی چاہون اُسپر رحمت کرون چاہون اُسپر عذاب کرون اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص نمازون کو اپنے وقت مین پڑھی اور اُنکا وضو اور رکوع اور سجود اور خشوع اور قیام اچھی طرح ادا کرے تو اُسکی نماز سفید اور روشن ہو کر نکلتی ہی کہتی ہی خدا تجھکو نگہ رکھے جیسے تو نے مجھے نگاہ رکھا اور جو اُسکو اپنے وقت مین نہ پڑھے اور اُنکا وضو اور رکوع اور سجود اور خشوع اچھی طرح بجا نہ لاوے تو نکلتی ہی اس حالت مین کہ سیاہ اور کالی ہوتی ہی کہتی ہی خدا تجھکو ضائع کرے جیسے تو نے مجھکو ضائع کیا پھر پھٹے پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اُسکے منھ پر ماری جاتی ہے۔

۵۱ یہ حدیث ابن عمر رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعۂ نظامی دہلی کے صفحہ ۶۹ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعۂ نظامی دہلی کے صفحہ ۷۱ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث انس رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعۂ نظامی دہلی کے صفحہ ۷۱ کے حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲

۵۴ یہ حدیث انس رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعۂ نظامی دہلی کے صفحہ ۷۱ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲

جنگل مین اکیلے نماز پڑھنے کا ثواب

حضرت[۵۱] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی اوس شخص سی جو اکیلا پہاڑون پر بکریان چراتا پھرتا ہی اور جب نماز کا وقت ہو تو اذان اور تکبیر کہہ کر اکیلا نماز پڑھتا ہی اللہ تعالی فرشتون سے فرماتا ہی کہ میری بندی کو دیکھو کہ اذان اور تکبیر کہکر میرے ڈرسے اکیلا نماز پڑھتا ہی تم گواہ رہو کہ مین نے اوس کو بخش دیا اور بہشت مین داخل کیا اور فرمایا[۵۲] کہ اگر جماعت سے نماز پڑھے تو اوسکو پچیس نماز کا ثواب ملتا ہی اور اگر بیابان مین اکیلا نماز پڑھے اور اوسکا رکوع سجود اچھی طرح ادا کرے تو اوسکو پچاس نماز کا ثواب ملتا ہی اور[۵۳] فرمایا کہ جب کوئی بیابان مین ہو اور نماز کا وقت آجاے تو چاہیے کہ وضو کرے اور اگر پانی نہ پاوے تو چاہیے کہ تیمم کرلے پھر اگر تکبیر کہہ کر نماز پڑھے تو اوسکے دونون فرشتے اوسکے ساتھ کھڑے ہوتے ہین اور اگر اذان اور تکبیر دونون کہہ کر نماز پڑھے تو اوسکے پیچھے خدا کے اتنے لشکر کھڑے ہوتے ہین جنکے دونون کنارے نظر نہین آتے اور فرمایا[۵۴] کہ اگر کسی قطعہ زمین مین خدا کو نماز یا ذکر سے یاد کیا جاوے تو وہ قطعہ ساتون زمین تک اوسکی طرف جھکتا ہی اور جو اوسکے گرد زمین ہو اوس پر فخر کرتا ہی اور یہ بھی آیا ہے کہ جب کوئی بندہ کسی بیابان مین نماز پڑھنے کو کھڑا ہو تو وہ زمین اوسکے لیے تازہ اور بارونق ہوجاتی ہے

عشاء اور فجر کی نماز کی جماعت کا ثواب اور اوسکی ترک کا گناہ

حضرت[۵۵] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی ہی اوس نے

[۵۱] یہ حدیث عقبہ رض کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صـ۶۳ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابو سعید رض وغیرہ کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ مذکور کے صـ۶۳ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ [۵۳] یہ حدیث سلمان فارسی رض کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ مذکور کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ [۵۴] یہ حدیث انس رض کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صـ۶۳ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ [۵۵] یہ حدیث ابوامامہ رض کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ مذکور کے صـ۶۴ کے حاشیہ پر ہے ۱۲

لیلۃ القدر کی رات کا ثواب پایا اور جو چالیس[۵۱] رات عشاء کی نماز جماعت سے
پڑھے اس طرح کہ پہلی رکعت جماعت سے فوت نہو تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے آگ سے آزادی لکھتا ہے
لیکن یہ حدیث مرسل ہے اور فرمایا[۵۲] کہ جو شخص وضو کر کے مسجد میں آوے اور فجر کی نماز
جماعت سے پڑھے تو اُس دن اُسکی نماز نیکوں کی نمازوں میں لکھی جاتی ہے اور وہ
خدا کے ایلچیوں میں لکھا جاتا ہے اور فرمایا کہ جو صبح کی نماز کی طرف گیا اُس نے ایمان
کا جھنڈا لیا اور یہ بھی آیا ہے کہ اُسکے ساتھ فرشتہ جھنڈا لے کر جاتا ہے پھر وہ فرشتہ
ہمیشہ اُسکے ساتھ رہتا ہے یہانتک کہ وہ پھر گھر میں آوے

بلا عذر جماعت ترک کرنیکا گناہ

یہ مسئلہ پہلے گذر چکا ہمیں بیان اتنا زیادہ ہے کہ جماعت[۵۳] کا تارک منافق اور کافر
ہے اور فرمایا کہ جو شخص جماعت سے الگ ہو تو اُسکو شیطان ہلاک کر ڈالتا ہے
جیسے اکیلی بکری کو بھیڑیا کھا لیتا ہے اور حدیث[۵۴] میں آیا ہے کہ کسی نے پوچھا یا حضرت
ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفل پڑھتا ہے مگر جماعت میں
حاضر نہیں ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ ہی میں داخل
ہوگا اور ابن[۵۵] ام مکتوم رض سے روایت ہے اس نے عرض کی یا حضرت میں
اندھا ہوں اور میرے اور مسجد کے درمیان درخت اور کھجوریں واقع ہیں اور مجھکو
کوئی مسجد میں لیجانے والا نہیں یا میرے مطابق نہیں تو کیا میرے لیے رخصت ہے
کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

[۵۱] یہ حدیث عمر ابن خطاب رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے حاشیہ ص پر کتاب الترغیب والترہیب میں ہے ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابو امامہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کے صفحہ کے حاشیہ پر ہے ۱۲
[۵۳] یہ حدیث معاذ ابن انس رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی نظامی کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب میں ہے ۱۲

فرمایا کہ تو اذان کی آواز سنتا ہو اس نے کہا ہاں[۱] سنتا ہون فرمایا تیرے لیے رخصت نہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت اصحاب سے مروی ہو کہ جو بانگ سنکر بلا عذر جماعت مین حاضر نہووے اُسکی نماز نہین ہوتی اور عذر خوف ہے یا بیماری ابن مسعودؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ اور عطاء اور احمد بن حنبل اور ابو ثور کے نزدیک جماعت فرض ہو اور امام شافعیؒ نے کہا کہ جو جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھے قدرت رکھتا ہو اُسکو ترک جماعت کی رخصت نہین ہو لیکن اگر عذر ہو تو جائز ہو امام خطابیؒ نے ابن ام مکتومؓ کی حدیث ذکر کرنے کے بعد کہا کہ اس حدیث مین دلیل ہو اسپر کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے اور اگر ترک جماعت کی گنجایش ہوتی تو اہل ضرورت اور ضعیف لوگون کو ہوتی جیسے ابن مکتومؓ تھے اور جب باوجود اندھے ہونیکے ان کو ترک جماعت کی رخصت نہ ملی تو معلوم ہوا کہ جماعت مین حاضر ہونا واجب ہے اور عطاء کہتے تھے کہ خدا کی مخلوق مین کسی کو رخصت نہین ہو کہ بانگ سنکر جماعت مین نہ آوے نہ شہر مین نہ گاؤن مین اور اوزاعی نے کہا کہ جمعہ جماعت کے ترک مین ماں باپ کی فرمانبرداری جائز نہین ہو۔ لیکن نفل نماز گھر مین جائز ہے

سلہ یہ حدیث ابی العجانی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ ... کے صفحہ ۹۴ پر ہے ۱۲

کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

گھرونمین نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

حضرت[۲] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو گھرون مین نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گھر مین نماز پڑھنا افضل ہے سوائے فرض کے یعنی گھر مین نماز پڑھنا افضل ہو مسجد مین پڑھنے سے۔ اور[۳] فرمایا کہ اپنے گھرون مین بھی نماز پڑھا کرو اور اُن کو قبرونکی طرح نہ ٹھہرا رکھو یعنی جیسے قبرین نماز سے خالی ہین ویسے گھرون کو نماز سے خالی نہ رکھو اور

سلہ یہ حدیث اور کل مضمون مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۹۵ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے
سلہ یہ حدیث زید بن ثابت کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۱۰۶ کے حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب مین ہو ۱۲
سلہ یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ ۱۰۶ کے حاشیہ پر ہے ۱۲

فرمایا کہ جو شخص پوشیدہ طور پر گھر میں نماز پڑھے اس طرح کہ کوئی اُسکو نہ دیکھے تو اُس نماز کو فضیلت ہے اس نماز پر جو لوگون کے سامنے پڑھے جیسے فرض نماز کو فضیلت ہے نفل نماز پر اور یہ بھی آیا ہی کہ گھر مین نماز پڑھنا نور ہے اُس سے اپنے گھرونکو روشن کرو اور یہ فرمایا کہ اُس گھر کی مثل جس مین خدا کو یاد کیا جاوے اور اُس گھر کی جسمین خدا کا ذکر نہو زندے اور مردے کی مثل ہے

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار کی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی نمازی ہوتا ہی جبتک کہ اُسکو نماز روکے رہے ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کی انتظار مین گذرتی ہی وہ سب نماز ہی مین داخل ہے انتظار کا ثواب بھی نماز کے برابر ملے گا بشرطیکہ نمازی سوا انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نہ ٹھہرا ہو اور یہ بھی آیا ہی کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہون کو دھو ڈالتا ہی اور فرمایا کہ اللہ تعالے فرشتون مین فخر کرتا ہے فرماتا ہی کہ دیکھو میرے بندے ایک فرض نماز ادا کر چکے ہین اور دوسری نماز کے منتظر ہین اور یہ بھی آیا ہی کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنیوالا مثل اُس شخص کے ہی جو اسلام کی سرحد پر چوکیداری کرتا ہو

صبح اور فجر کی نماز کے بعد مصلے پر بیٹھکر ذکر کرنیکا ثواب

ف یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کے صفحہ ۶۸ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ف یہ حدیث ابوہریرہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ف یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ف یہ حدیث حضرت علی رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ف یہ حدیث عبداللہ بن عمر رض کی روایت سے مشکوٰۃ دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ ف یہ حدیث جابر کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲

حضرت[۵۱] صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز جماعت سے پڑھے پھر سورج نکلنے تک وہین بیٹھ کر اللہ کی یاد کرے پھر سورج نکلنے کے بعد دو رکعت چاشت کی نماز پڑھے تو اس کو حج اور عمرے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر ہون اور یہ بھی[۵۲] آیا ہے کہ بہشت مین ضرور داخل ہوگا اُسکو آگ نہین جلاوے گی اور یہ بھی آیا ہے کہ جو فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ مین بیٹھا رہے خدا کا ذکر کرتا رہے دنیا کی کوئی بات نہ کرے تو گناہون سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے مان کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور فرمایا[۵۴] کہ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک خدا کو یاد کرنا میرے نزدیک افضل ہے کہ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے دو غلام آزاد کرون کہ اون مین سے ہر ایک کی دیت بارہ ہزار ہو اور اسیطرح جو عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک بیٹھ کر خدا کو یاد کرتا رہے میرے نزدیک زیادہ افضل ہے اس سے کہ چار غلام اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کرے

امامت کا ثواب اور اسکے نقصان کا عذاب

حضرت[۵۵] صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگونکی امامت کرے تو اُسکو چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور جانے کہ مین مقتدیون کی نماز کا ذمہ دار ہون جو قصور اسمین ہوگا اُسکا گناہ مجھے ہے پھر اگر امام لوگون کو اچھی طرح نماز پڑھائے یعنے اُسکا رکوع وسجود وغیرہ ارکان کامل طور سے ادا کرے تو اُسکو اپنی نماز کا ثواب تو جدا ملتا ہے اور مقتدیون کی نماز کا ثواب جدا ملتا ہے لیکن مقتدیونکا ثواب کچھ گھٹتا نہین ہے

۵۱ یہ حدیث انس و سہل روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۹۰ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث عمر رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۸۰ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث انس رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲
۵۴ یہ حدیث ابوامامہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے حاشیہ پر ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث عبداللہ بن عمر و ابوہریرہ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۹۲ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

اور اگر امام نماز مین کچھ قصور کرے تو مقتدیون کی نماز کا گناہ اُسکے سر پڑتا ہے
اور مقتدیون کی نماز ہوجاتی ہی اور اُسکے بدلے قیامت کے دن اس سے پوچھا جاویگا
اور[۱] فرمایا کہ جو شخص لوگون کو اچھی طرح نماز پڑہا کیے وہ قیامت کے دن مشک کے ٹیلے پر
ہوگا اونچی جگہہ مین بیٹھا یا جاویگا اور حساب کے خوف سے نڈر ہوگا یہان تک کہ
خلقت حساب سے فارغ ہو۔ اور فرمایا کہ جس شخص کی امامت کو لوگ بُرا جانتے ہون
کہ اگر وہ امامت کرے تو اُسکی نماز قبول نہین ہوتی اور یہ بھی آیا ہی کہ اُسکی نماز آسمان کی
کی طرف نہین[۲] چڑھتی بلکہ اُسکے سر سے بھی اونچے نہین ہوتے اسیواسطے امام کو چاہیے
کہ مقتدیون کی مرضی معلوم کرلیوے اگر راضی ہوں تو امام بنے ورنہ امامت نہ کرے

اوّل صفون مین کھڑے ہونے اور صفون کے برابر کرنیکا ثواب

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو ثواب کہ پہلی صف مین ہے
پھر قرعہ ڈالنے کے سوائے کوئی طریق فیصلہ نہ پاوین تو قرعہ ہی ڈالین جس کا نام نکلے
وہی پہلی صف مین کھڑا ہووے اور فرمایا[۳] کہ پہلی صف سب صفون سے افضل ہی
اور[۴] اوّل صف کے واسطے فرشتے بخشش مانگتے ہین یعنی کہتے ہین الٰہی ان کو بخش دے
اُنپر رحم کر۔ اور فرمایا کہ ہاتھ نرم رکھو صفون کے درمیان خالی جگہہ مت چھوڑو
اسواسطے کہ شیطان صف مین جہان خالی جگہہ پاتا ہی وہان بکری کے بچے کی طرح گھس
جاتا ہی۔ اور[۵] فرمایا کہ اگر جماعت کے لوگ پیش و پس کھڑے ہون برابر نہ رہین تو اُن کے دل مین
عداوت پیدا ہوجاتی ہی اور اُن کی شکل بگڑ جاتی ہی۔ اور اگر مقتدی آپس[۶] مین ملکر کھڑے ہون

[۱] یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۱۰۰ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث عطاء بن دینار کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ کے صفحہ ۱۰۰ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی روایت سے مشکوۃ [۴] یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ دہلی نظامی کے صفحہ ۹۸ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث ابوامامہ کی روایت سے مطبوعہ نظامی کے صفحہ ۹۸ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث براء کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ کے صفحہ ۹۸ کے حاشیہ پر ہے ۱۲ [۷] یہ حدیث ابوہریرہ

تو اللہ اُنپر رحم کرتا ہی اور فرشتے اُن کے حق مین رحمت کی دعا مانگتے ہین جو لوگ صفون کو ملاتے ہین اور اسیطرح جو لوگ صفونکی داہنی طرف مین کھڑے ہوتے ہین اُن کے حق مین بھی فرشتے دعا مانگتے ہین۔ جو شخص صف مین خالی جگہہ کو بند کرے اللہ تعالے اُسکا درجہ بلند کرتا ہی اور اُسکے لیے بہشت مین گھر بناتا ہی اور اُسکو بخشدیتا ہی اور فرشتے اُس کے لیے رحمت کی دعا مانگتے ہین اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص صف کو جوڑے اللہ تعالی اُسکو اپنی طرف جوڑتا ہی اور جو صف کو توڑے اُسکو توڑتا ہی اور فرمایا جو لوگ صف جوڑ کے آگے بڑھتی ہین اللہ تعالے اُنکو بہت دوست رکھتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص صف کی بائین طرف کو پورا کرے اُسکو دونا ثواب ہے اور عورتون کو بھی چاہیے کہ صفون کو برابر رکھین آگے پیچھے کھڑے نہ ہووین۔ اور فرمایا کہ مردون کی صفونمین بہتر پہلی صف ہی اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہے۔

امام کے پیچھے آمین کہنے کا ثواب

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہی یعنے سورۂ الحمد ختم کرے تو تم آمین کہو اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتونکی آمین کہنی کی موافق پڑ جاویگا اُسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے۔ اور یہ بھی آیا ہی کہ جب کوئی الحمد کے بعد آمین کہی تو اُس وقت آسمان مین فرشتے بھی آمین کہتی ہین پھر اگر ایک دوسرے کی آمین آپسمین موافق پڑ جاوے یعنی دونون کی آمین عین ایک وقت مین واقع ہو تو اُسکے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہین۔ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اگر تم آمین کہو تو خدا تم سے محبت رکھیگا

یہ حدیث عائشہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر ہی ۱۲ اور حدیث ابو جحیفہ کی یہ حدیث عبداللہ بن عمر رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے حاشیہ پر ہی ۱۲ یہ حدیث براء کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر ہی ۱۲ یہ حدیث ابن عباس کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ مین ہے ۱۲ یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲ یہ حدیث سمرہ رض اور ابن عباس کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ کے حاشیہ پر ہی

اور[۵۱] فرمایا کہ آمین مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملی سوائے موسی اور ہارون کے اور فرمایا کہ یہود تم سے کسی بات پر نہین جلتے جیسے آمین پر جلتے ہین سو تم بہت آمین کہا کرو اور فرمایا کہ اگر لوگ اکہٹے بعض دعا کرین اور بعض آمین کہین تو اللہ تعالی اُنکی دعا قبول کرتا ہے اور اسی طرح جب[۵۱] امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہے تو مقتدی کو چاہیے کہ رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ کہے اِس واسطے کہ جسکا قول کے موافق پڑجاوے گا اُس کے اگلے گناہ معاف ہو جاوین گے اور[۵۲] ایک روایت مین آیا ہے کہ اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکعت سے سر اوٹھایا اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہا تو ایک مرد نے آپ کے پیچھے یہ دعا پڑھی رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ حَمدًا کَثِیرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیہِ پھر جب آپ نماز سے پھرے تو پوچھا کہ میرے پیچھے کس نے دعا پڑھی تھی ایک شخص نے عرض کیا کہ مینے پڑھی تھی فرمایا کہ مین نے کئی اوپر تیس[۳] فرشتون کو دیکھا کہ اس کی طرف جھپٹے کہ پہلے ان مین سے اسکو لکھے

امام سے پہلے سر اٹھانیکا گناہ

مقتدی کو امام سے پہلے سر اٹھانا جائز نہین ہے ـ جو شخص[۵۳] رکوع سجود مین امام سے پہلے سر اوٹھاوے یا پہلے رکھے تو اسکا ماتھا شیطان کے ہاتھ مین ہے ـ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو رکوع وسجود مین امام سے پہلے سر اوٹھادے وہ اس سے نہین ڈرتا کہ خدا تعالی اُس کے سر کو گدہے کے سر سے بدل ڈالیا

۵۱ یہ حدیث انس کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ کے صہ کے حاشیہ پر ہے ۱۲

۵۲ یہ حدیث حضرت جلیب کی روایت سے مشکوۃ کے صہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ۱۲

۵۳ یہ حدیث وفا رضہ ابو ہریرہ کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

۵۴ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

خدا اُسکی صورت کو گدھے کی صورت سے بدل ڈالے اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص امام سے پہلے سر اوٹھاوے وہ اُس سے نہین ڈرتا کہ خدا اُسکے سر کو کتے کے سر سے بدل ڈالے۔ جو شخص[۵۱] رکوع و سجود مین امام سے پہلے سر اُٹھاوے اُسکے حق مین علماء کو اختلاف ہے ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جو امام سے پہلے سر اٹھاوے اُسکی نماز نہین ہوتی اور اکثر اہل علم کے نزدیک اُسکی نماز ہو جاتی ہی اور وہ گناہگار ہے۔ لیکن اکثر کہتے ہین کہ پھر سجدے مین جاوے اور جس قدر امام سے پہلے سر اُٹھایا تھا اوسیقدر اُس نے سر اُٹھانے کے بعد سجدے مین ٹھہرنے

رکوع و سجود نہ پورا کرنے کا گناہ

[۵۲]حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رکوع و سجود سے سر اُٹھا کر ٹھیک سیدھا کھڑا نہ ہووے اُسکی نماز نہین ہوتی اور[۵۳] اللہ اُسکی نماز کی طرف مطلق نہین دیکھتا اور یہ بھی[۵۴] آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور رکوع و سجود ٹھیک نہین کرتا تو فرمایا کہ اگر یہ شخص اسی حال مین مرگیا تو کافر مریگا اور فرمایا اسکی ایسی مثل ہے جیسے کوئی بھوکا ایک دو کھجور کھاوے کہ اس سے اُسکی بھوک کیا دور ہوگی اور[۵۵] فرمایا کہ بعض آدمی ساٹھ برس تک برابر نماز پڑھتا رہتا ہے اور اسکی ایک نماز بھی قبول نہین ہوتی شاید اگر رکوع پورا کرتا ہے تو سجدہ پورا نہین کرتا اور اگر سجدہ پورا کرتا ہے تو رکوع پورا نہین کرتا۔ اور فرمایا کہ جو شخص رکوع و سجود مین اپنی پیٹھ

۵۱ یہ مضمون مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہی ۱۲
۵۲ یہ حدیث ابوسعید کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث طلق بن علی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲
۵۴ یہ حدیث ابوعبداللہ اشعری کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲
۵۵ یہ حدیث ابوہریرہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

ٹھیک سیدھی نہ کرے اُسکی مثل حاملہ عورت کی سی مثل ہے جیسا حمل جننے کے قریب گر جاوے کہ نہ وہ حاملہ ہے نہ اولاد والی یعنی اُسکی سب محنت برباد ہوئی نمازی کی مثل سوداگر کی مثل ہے کہ جبتک اُسکے پاس راس المال نہو تب تک نفع کی کچھ امید نہین یعنی یہی نمازی کا حال ہے کہ جبتک فرض نماز کو ادا نہ کرے اُسکی نفل نماز قبول نہین ہوتی اور فرمایا کہ ایک فرشتہ ہر نمازی کے داہنے طرف ہے اور ایک بائین طرف ہے اگر نمازی اچھی طرح پوری نماز پڑھے تو اُسکو آسمان کی طرف لے چڑھتی ہین اور اگر پوری نہ پڑھے تو اُسکے منھ پر مارتے ہین یعنی وہ نماز قبول نہین ہوتی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم شراب خوار اور حرام کار اور چور کو کیسا جانتے ہو اور یہ حدون کے اُترنے سے پہلے کا ذکر ہے تو اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت بیشک وہ بیحیائی کے کام ہین اُنہین سزا ہے فرمایا بڑا چور وہ ہے جو نماز مین چوری کرے صحابہ نے عرض کی کہ نماز مین کیسے چوری ہوتی ہے فرمایا نمازی چوری یہ ہے کہ اُسکا رکوع و سجود پورا نہ کرے اور فرمایا کسی کی آدھی نماز ہوتی ہے اور کسی کی تہائی اور کسی کی چوتھائی اور کسی کی پانچواں حصہ اور کسیکی چھٹا حصہ کسی کی ساتوان حصہ اور کسی کی نوان اور کسی کی دسوان یعنے جس قدر اچھی طرح نماز پڑھے اسیقدر قبول ہوتی ہے باقی قبول نہین ہوتی ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جلدی جلدی نماز پڑھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے لئے فرمایا کہ نماز پھر پڑھ کہ تیری نماز نہین ہوئی اسطرح

سلہ یہ حدیث علی کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۸۵ کے حاشیہ پر کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲
سلہ یہ حدیث عمر رضی ابن الخطاب کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۴۰ مین ہے ۱۲
سلہ یہ حدیث نعمان بن مرہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۰۴ مین ہے ۱۲
سلہ یہ حدیث نعمان بن مرہ کی روایت سے مطبوعہ کے صفحہ ۱۰۴ مین ہے ۱۲
سلہ یہ حدیث عمار ابن یاسر رضی کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۸۹ مین ہے سلہ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی کی روایت سے مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۸۸ حاشیہ پر کتاب مین ہے

اُس نے تین بار نماز پڑہی اور حضرت نے اسکو تین بار نماز دوہرانے کا حکم فرمایا پھر
اسکو بتلایا کہ رکوع و سجود و قومہ جلسہ اچھی طرح اطمینان سے کیا کر اگر تو ایسا کیا کریگا
تو تیری نماز پوری ہوگی نہین تو ناقص ہوگی۔ اور فرمایا[۵۴] کہ پہلے پہل اس امت سے
خشوع اٹھایا جاویگا یعنے کوئی شخص نماز کو حضور اور عاجزی سے نہ پڑہیگا۔ اور
حدیث مین[۵۵] آیا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز پڑہتے تھے تو اپ کے پیٹ
سے ایسی آواز آتی ہے جیسی ہانڈی کے جوش کی آواز ہوتی ہے یعنی خوف الٰہی سے
روتے تھے۔ اور حدیث مین[۵۶] آیا ہے کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑہ رہے تھے
تو نماز کے اندر اُنکی نظر باغ کے میوے جا پڑی میوہ ان کو خوش لگا اور اسکی خوشی مین انکو
نماز یاد نرہی کہ کتنی پڑہی تو اونھون نے کہا کہ اس باغ کے سبب سے میری نماز خراب
ہوئی پھر وہ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے وہ ان دونون خلیفہ تھے پس ان سے
یہ ماجرا بیان کیا اور کہا کہ یہ باغ صدقہ ہے اسکو بھلائی کی راہ مین خرچ کیجیے
تو حضرت عثمانؓ نے اسکو پچاس ہزار سے بیچا اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ نماز
مین کھڑے ہوتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک کپڑا پڑا ہوا ہے یعنے محض بے حس و حرکت ہو جاتے تھے

نماز مین آسمان کیطرف دیکھنے کا گناہ

حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ نماز مین اپنی آنکھین آسمان کیطرف
اٹھاتے ہین وہ اس سے باز رہین نہین تو خدا انکی آنکھون کو اوچک لیگا اندھے ہو جاوینگے
یا انکی آنکھین اوپر کو لگ جاوینگی اور[۵۷] فرمایا کہ جب آدمی نماز مین خدا کی طرف متوجہ ہو

[۵۲] یہ حدیث ابو درداء کی روایت سے کتاب الترغیب و الترہیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۹۱ مین ہے ۱۲ [۵۳] یہ حدیث مطرف کی روایت سے کتاب الترغیب و الترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۹۱ مین ہے ۱۲ [۵۳] یہ حدیث عبد اللہ بن ابی بکر کی روایت سے کتاب الترغیب و الترہیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ مین ہے ۱۲ [۵۴] یہ حدیث ابن مسعود کی روایت سے کتاب الترغیب و الترہیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۹۱ مین ہے ۱۲ [۵۵] یہ حدیث انسؓ وغیرہ کی روایت سے کتاب الترغیب و الترہیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۹۱ مین ہے ۱۲ [۵۶] یہ حدیث جابرؓ کی روایت سے الترغیب و الترہیب مین ہے ۱۲

توخدا اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب اِدہر اُودہر دیکھنے لگے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ توکس طرف دیکھتا ہے مجھ سے بہتر کون ہے میری طرف متوجہ ہو پھر جب دوسری بار ادہر اُودہر دیکھے تو پھر خدا اسی طرح فرماتا ہے پھر اگر تیسری بار اِدہر اُودہر دیکھے تو اللہ تعالیٰ اپنا منہ اسکی طرف سے پھیر لیتا ہے۔ اور فرمایا کہ نمازمین دائین بائین دیکھنا ہلاکت ہی ۵۱۔ اور فرمایا کہ نمازمین ادہر اُودہر دیکھنے سے بچو اس واسطے کہ جو نمازمین ادہر اُدہر دیکھے اُسکی نماز نہین ہوتی پھر اگر بالفرض نفل نمازمین ہو جاوے تو فرض نمازمین ایسا بالکل مت کرو اور یہ بھی آیا ہے کہ جو نمازمین ادہر اُودہر دیکھے اسکی نماز خدا رد کردیتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ نمازمین ادہر اُودہر دیکھنے سے بچو اس واسطے کہ جبتک آدمی نمازمین ہو تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور حدیث ۵۲ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت لوگ نمازمین اپنی نظر اپنے قدمون پر رکھا کرتے تھے اُس سے آگے نہ بڑہاتے تھے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگ نماز پڑہتے تھے تو قبلے کی جگہ سے نظر نہین پھیرتے تھے اور فرمایا ۵۳ کہ اسکے سامنے خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے اور ۵۴ یہ بھی آیا ہے کہ آدمی کو نمازمین اپنے آگے کہ اس کے سامنے خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے اور ۵۵ یہ بھی آیا ہے کہ آدمی کو نمازمین اپنے آگے سے کنکر وغیرہ نہ اُٹھانا سو اونٹنی سے بہتر ہے یعنی اگر اسکو اُس کے عوض مین سو اونٹنی ملے تو بھی نہ اُوٹھاوے۔ اور ۵۶ فرمایا کہ خدا کے نزدیک حالت بہت پیاری ہے

۵۱ یہ حدیث انس کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مین صفحہ ۱۹۳ مین ہے ۱۲

۵۲ یہ حدیث ابوذر کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مین ہے ۱۲

۵۳ یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

۵۴ یہ حدیث ام سلمہ کی روایت سے کتاب کے صفحہ ۱۰۹ مین ہے ۱۲

۵۵ یہ حدیث ابوذر کی روایت سے کتاب مطبوعہ کی صفحہ مین ہے ۱۲

۵۶ یہ حدیث جابرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۱۰ مین ہے ۱۲

۵۷ یہ حدیث ابوصالح کی روایت سے کتاب کے صفحہ مین ہے ۱۲ یہ حدیث معیب کی روایت سے کتاب مطبوعہ

کہ سجدے میں اپنے بندے کا منھ خاک آلودہ دیکھے لیکن اگر اپنے آگے سے کنکر مٹی وغیرہ ہٹانے کی ضرورت ہو تو صرف ایکبار جائز ہی اور اسیطرح نماز میں پھونکنا بھی درست نہیں اور اسیطرح نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا جائز نہیں کہ یہ دوزخیوں کی خصلت ہے

نمازی کے آگے سے گذرنے کا گناہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے سے چلنے والا جانتا کہ اوسپر کتنا عذاب ہے تو اوسکو وہاں چالیس برس کھڑا ہونا بہتر معلوم ہوتا اوسکے آگے گذرنے سے۔ اور فرمایا کہ جو نمازی کے آگے سے گذرنا چاہے تو چاہیے کہ اوس کو روکے اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے کہ بیشک وہ شیطان ہے

جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینے اور سستی سے بیوقت پڑھنے کا گناہ

ف نماز اسلام کا ایک رکن ہی اور فرض ہی ہر مکلف عاقل بالغ پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرق اسلام اور کفر کے درمیان صرف نماز ہے۔ اور جو نماز چھوڑ دے وہ کافر ہو جاتا ہے اور یہ بھی آیا ہی کہ نماز نہ چھوڑو اور جو جان بوجھکر نماز چھوڑ دے وہ دین اسلام سے نکل جاتا ہی اور فرمایا کہ بندہ ہی اور کفر اور ایمان کے درمیان فرق صرف نماز ہی جب نماز چھوڑ دی تو مشرک ہو جاتا ہی۔ اور فرمایا کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اسلام سے بے نصیب ہے اور یہ بھی آیا ہی کہ جو نماز نہ پڑھے وہ بیدین ہی اور نماز بجائے سر کے ہی

---

٥٠ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے کتاب مشکوٰۃ کے مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۷۳ میں ہے ۱۲

٥١ یہ حدیث عبداللہ بن حارث کی روایت سے کتاب مذکور کے مطبوعہ کے صفحہ ۷۴ میں ہے ۱۲

٥٢ یہ حدیث ابوسعید کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب کے صفحہ ۱۱۱ میں ہی ۱۲

٥٣ یہ حدیث جابر بن عبداللہ و بریدہ اور عبادہ رضہ کی اور ثوبان کی روایت سے صفحہ ۱۱۱ و صفحہ ۱۱۲ میں ہے ۱۲

٥٤ یہ حدیث ابن عمر اور ابوہریرہ رضہ کی روایت سے صفحہ ۷ میں ہے ۱۲

بدن سے یعنی جیسے بدن بدُون سر کے بیکار ہے ویسے اسلام بدُون نماز کے بیکار ہے
اور[۵۱] یہ بھی آیا ہے کہ جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ خدا اور رسُول کے ذمہ سے نکلا اور یہ بھی
آیا ہے کہ ملیگا اللہ سے اسحال میں کہ اللہ اسپر غضبناک ہوگا اور یہ بھی آیا ہے کہ جسنے جان بوجھ کر
نماز چھوڑ دی وہ کھلم کھلا کافر ہوا۔ اور[۵۲] یہ بھی آیا ہے کہ دین کی بنیاد تین چیز پر ہے اسکی
گواہی دینا کہ خدا کے سواے کوئی لایق بندگی کے نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اللہ کے رسول ہین اور فرض نماز اور روزہ رمضان کا جو شخص[۵۳] ان مین سے ایک چیز چھوڑ دے
وہ کافر ہے اسکا جان اور مال حلال ہے یعنے اُسکو مار ڈالنا اور اسکا مال چھین لینا حلال ہے
نہ اُسکی فرض عبادت قبول ہے نہ نفل ہے اور[۵۴] یہ بھی آیا ہے کہ جو نماز چھوڑ دے اسکے عمل باطل
ہو جاتے ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ حضرت[۵۵] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نماز کے
چھوڑ دینے کو کفر جانتے تھے حضرت[۵۶] علی رض سے روایت ہے کہ جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے
اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جو نماز چھوڑ دے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور ابن مسعودؓ نے
کہا کہ جو نماز چھوڑ دے وہ بیدین ہے اور جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص نماز
نہ پڑھے وہ کافر ہو جاتا ہے اور ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ جو نماز نہ پڑھے وہ بے ایمان ہے
اور محمد بن نصر مروزی نے کہا کہ مین نے اسحق سے سُنا کہ کہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے صحیح اور ثابت ہو چکا ہے کہ نماز کا تارک کافر ہے اور اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے زمانے سے آج تک اہل علم کا یہی قول ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر بدون عذر کے
نماز چھوڑ دے یہان تک کہ اُسکا وقت جاتا رہے تو وہ کافر ہے اور حماد بن زید نے
ایوب سے روایت کی کہ تارک نماز کے کفر مین کسی کو اختلاف نہین اور ایک حدیث مین

---

۵۱ یہ حدیث ابن عباس رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۱۳ مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث ابن عباس کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۱۳ مین ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث ابن عباس رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ ایضاً کے صفحہ مین ہے ۱۲
۵۴ یہ حدیث عمر ابن خطاب کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۱۳ مین ہے ۱۲
۵۵ یہ حدیث عبد اللہ بن شقیق کی صفحہ ۱۱۱ مین ہے ۱۲
۵۶ یہ حدیث ابن عباس اور ابن مسعود کی اور جابر بن عبد اللہ اور ابو درداء رض کی روایت سے کتاب ایضاً مطبوعہ دہلی کی صفحہ ۱۱۲ مین ہے

آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ نماز پڑھتا رہے کبھی چھوڑے نہیں وہ اسکے لیے قیامت کے دن روشنی اور برہان اور نجات ہوگی اور جو اسکی نگہبانی نہ کرے تو وہ اسکے لیے نہ روشنی ہوگی نہ دلیل اور نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (نعوذ باللہ منہ) اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آیت کی تفسیر میں[۱] فرمایا اَلَّذِیْنَ ہُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاہُوْنَ کہ مراد وہ لوگ ہیں جو نماز کو وقت سے تاخیر کرتے ہیں۔ اور یہ بھی[۲] آیا ہے کہ جسکی ایک نماز باقی رہے تو گویا اسکا اہل و مال جاتا رہا۔ اور ایک[۳] حدیث دراز میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو بہشت اور دوزخ کی سیر کروائی گئی ہیں نے ایک مرد دیکھا کہ اسکا سر پتھر سے کچلا جاتا ہے تو میں نے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کہا گیا کہ یہ وہ شخص ہے کہ قرآن پڑھ کر چھوڑ دیتا ہے اور سو رہتا ہے فرض نماز نہیں پڑھتا **ف** ایک[۴] جماعت صحابہ کا یہ مذہب ہے کہ جو شخص جان بوجھکر نماز چھوڑ دے وہ کافر ہو جاتا ہے عمر بن خطاب اور عبد اللہ رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب ہے اور یہی مذہب ہے امام احمد بن حنبل اور اسحٰق بن راہویہ اور عبد اللہ بن مبارک و نخعی اور حکم بن عتبہ و ایوب سختیانی اور ابو داؤد طیالسی اور ابوبکر بن شیبہ و زہیر بن حرب وغیرہم کا

فجر کی دو رکعت سنت کا ثواب

حضرت[۵] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو سنتیں بہتر ہیں تمام دنیا سے اور جو کچھ

[۱] یہ حدیث عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ نظامی دہلی کے صفحہ ۱۲۰ میں ہے ۱۲ [۲] اور یہ حدیث سعد بن ابی وقاص کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ میں ہیں [۳] یہ حدیث نوفلؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۲ میں ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث سمرہ بن جندب کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۲۱ میں ہے ۱۲ [۵] یہ مضمون کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ ۱۱ ... [۶] یہ حدیث عائشہؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۳ میں ہے ۱۲

کہ دنیا مین ہے اور فرمایا کہ فجر کی دو سنتون[51] کو کبھی نہ چھوڑو اگرچہ تم کو گھوڑے روند ڈالین اور حدیث[52] مین آیا ہے کہ ایک مرد نے عرض کیا یا حضرت مجھ کو ایسا عمل بتلایئے جس سے اللہ تعالےٰ مجکو نفع دے فرمایا کہ فجر کی دو سنتون کو اپنے اوپر لازم جان کہ ان مین بڑی فضیلت ہے

عشا اور مغرب کے درمیان نفل پڑہنے کا بیان

رسول[53] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت نفل پڑہے انکے درمیان کوئی برے کلام نہ کرے تو ان کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے برابر ہے اور یہ[54] بھی آیا ہے کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتین نفل پڑھے اسکے گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ دریا کی جھاگ کی برابر ہون اور یہ[55] بھی آیا ہے کہ جو مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھے کلام کرنیسے پہلے یا چار رکعت تو اسکی نماز علیین مین اٹھائی جاتی ہے اور یہ[56] بھی آیا ہے کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد بیس رکعتین پڑہے خدا اسکے لیے بہشت مین گھر بناتا ہے اور جو[57] شخص عشا کی نماز کے بعد چار رکعت نفل پڑہے تو اسکو لیلۃ القدر کے برابر ثواب ملتا ہے۔

وتر کی نماز کے ثواب کا بیان اور جو وتر نہ پڑہے اسکا گناہ

علی[58] سے روایت ہے کہ وتر کی نماز فرض نماز کی طرح ضروری اور لازم نہین لیکن سنت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ طاق یعنے ایک اکیلا ہے طاق کو دوست رکھتا ہے سوائے اہل قرآن وتر پڑہا کرو حضرت[59] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جانت کی

[51] یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے الترغیب الترتیب مطبوعہ کے صـ۱۶۶ مین ہے ۱۲ [52] یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے الترغیب و الترتیب مطبوعہ صـ۶ مین ہے ۱۲ [53] یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے الترغیب و الترتیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـ۱۱ مین ہے ۱۲ [54] یہ حدیث محمد ابن عمار کی روایت سے الترغیب و الترتیب مطبوعہ کے صـ۶ مین ہے ۱۲ [55] یہ حدیث مکحول کی روایت مطبوعہ صـ۶ مین ہے [56] یہ حدیث عائشہ کی روایت سے مطبوعہ کی صـ۶ مین ہے ۱۲ [57] یہ حدیث انس کی روایت سے الترغیب و الترتیب مطبوعہ کے صـ۱۱ مین ہے ۱۲ [58] یہ حدیث علی کی الترغیب و الترتیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صـ۱۹ مین ہے ۱۲ [59] یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے الترغیب و الترتیب مطبوعہ کے صـ۱۹ مین ہے ۱۲

نماز پڑہے اور مہینے مین تین نفل روزے رکھے اور وتر کبھی نہ چھوٹے نہ سفر مین نہ حضر مین تو اسکو شہید کے برابر ثواب ہوا اور فرمایا کہ وتر کی نماز سرخ اونٹ ملنے سے بہتر ہوا اور اسکا وقت عشا کی نماز سے لیکر صبح صادق کے نکلنے تک ہی اور فرمایا کہ وتر کا پڑہنا حق ہے اور جو شخص وتر نہ پڑہے وہ ہم سے نہین اسی طرح تین بار فرمایا

تہجد کی نماز کے ثواب کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی سوجاتا ہی تو شیطان اسکے سر کی پچھلی طرف مین تین گرہین لگا دیتا ہے ہر گرہ پر پڑھکر پھونکتا ہی کہ ابھی بہت رات ہی اور سو لے پھر جب کوئی جاگ کر اللہ کو یاد کرے تو ایک گرہ کھلجاتی ہے پھر اگر وضو کرے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑہے تو سب گرہین کھلجاتی ہین پس صبح کو خوشدل اور ہوشیار ہو کر اٹھتا ہے نہین تو سست اور بزدل ہوکر اٹھتا ہے کوئی خیر نہین پاتا۔ اور فرمایا کہ جو رات کو اٹھکر تہجد کی نماز پڑہے وہ بہشت مین داخل ہوگا اور اسکو ایسی نعمتین ملین گی جو نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنین نہ کسی بندے کے دل پر گذرین اور نہ انکو کوئی فرشتہ جانتا ہے نہ کوئی نبی اور فرمایا بہشت مین ایک محل ہے جسکا اندر باہر سے نظر آتا ہے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے وہ اس شخص کے لیے ہی جو خوش کلام ہو اور بھوکے کو کھانا کھلاوے اور رات کو اٹھکر نماز تہجد پڑھتا ہے جبکہ لوگ سوتے ہون۔ اور فرمایا کہ قیامت کے دن جب میدان محشر مین سب خلقت جمع ہوگی تو کوئی پکارنیوالا پکارے گا کہان ہین وہ لوگ جو رات کو بچھونے سے اٹھاکر

---

۵۱ یہ حدیث خارجہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۲۸ مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابوعبید کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۲ مین ہے ۱۲ ۵۶ یہ حدیث اسماءؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۲۵ مین ہے ۱۲

تہجد کی نماز پڑہتے تھے تو وے لوگ سنکر اٹھ کھڑے ہون گے لیکن وہ کمتر ہون گے یعنے بہ نسبت نہ پڑہنے والون کے پھر انکو بدون حساب کے بہشت مین داخل کیا جاویگا اور دوسری لوگون سے حساب لیا جاویگا اور فرمایا کہ بہشت مین ایک درخت ہے اسکے اوپر سے جوڑے نکلتے ہین اور اس کے نیچے سے سونے کی گھوڑے نکلتے ہین ان کی لگامین در اور یاقوت کی ہونگی نہ لید کرین گے نہ پیشاب کرینگے انکے پر ہون گے جہان تک انکی نظر پہونچے گی وہان تک قدم رکہین گے تو بہشتی لوگ انپر سوار ہونگے اور جہان وہ چاہین گے انکو اڑا کر لیجائین گے جو لوگ ان سے کمتر درجے ہون گے وہ کہین گے اے ہمارے رب اس درجے کو تیرے یہ بندے کیونکر پہنچے تو اُن سے کہا جاوے گا کہ یہ لوگ رات کو اوٹھکر تہجد کی نماز کو کہ وہ پہلے نیک لوگون کا طریق ہے اور خدا کی قربت کا

سبب ہے اور گناہون کا اوتار ہے اور بدی سے روکنے والی ہے اور بدن کی بیماری کو دور کرنیوالی ہے یعنی تہجد کی نماز سے بدن کی بیماری دور ہو جاتی ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ رات کو تہجد کی نماز کے لیے ضرور اٹھا کرو اگرچہ اتنی دیر ہو جتنی دیر بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اگرچہ ایک ہی رکعت ہو اور فرمایا کہ میری امت کی بزرگ وہ ہین جو قرآن پڑہتے ہین اور رات کو اُٹھکر تہجد کی نماز پڑہتے ہین اور فرمایا کہ رات مین ایک ایسی گھڑی ہے کہ اسمین دین اور دنیا کی جو نیکی بندہ اللہ سی مانگے اللہ اسکو دیتا ہے اور جو دعا مانگے قبول ہوتی ہے اور فرمایا کہ جو شخص رات کو اٹھکر تہجد کی نماز شروع کرے تو چاہیے کہ اسمین بلند آواز سے قرآن پڑہے اس واسطے کہ فرشتے

---

۵۱ یہ حدیث علیؓ کی روایت سی کتاب الترغیب و الترہیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۲۵ مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث سلمان فارسی کی روایت سی کتاب الترغیب و الترہیب مین مطبوعہ کے صفحہ ۱۲۳ مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سی کتاب الترغیب و الترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سی صفحہ مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث جابرؓ کی روایت سی الترغیب و الترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۲۵ مین ہے ۱۲ ۵۶ یہ حدیث معاذؓ کی روایت سی کتاب الترغیب و الترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۲۸ مین ہے ۱۲

اور جن اس کے پیچھے کھڑے ہوتے ہین اور قرآن کو سنتے ہین اور جن اور بھوت اس گھر سے
سب بھاگ جاتے ہین اور اسکے گھر پر نور کا ایک تنبو کھڑا کیا جاتا ہے تاکہ اس نشان سے
آسمان والے اس کو پہچانین اور فرمایا[۵۱] کہ جو شخص رات کو تھوڑا سا کھانا اور پانی کھا
پی کر تہجد کی نیت سے سوتا ہے اُسکے گرد تمام رات حورین گھومتی رہتی ہین فجر تک اور
اور فرمایا[۵۲] کہ بندے کو خدا سے زیادہ قربت اور نزدیکی تہجد کی نماز سے حاصل ہوتی ہے
پس جو چاہے کہ اسکو قرب الٰہی زیادہ حاصل ہو تو پچھلی رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے
اور فرمایا کہ فرض نماز کے بعد افضل سب نمازون مین رات کی نماز ہے اور[۵۳] فرمایا کہ میری
مسجد یعنے مسجد نبوی مین ایک نماز پڑھنے کا ثواب دس[۵۴] ہزار نماز کے برابر ہے اور خانے
کعبے کی مسجد مین ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور سرحد اسلام کی
زمین مین ایک نماز پڑھنے کا ثواب بیس لاکھ نماز کے برابر ہے اور اگر کوئی شخص خاص
اللہ کی رضامندی چاہنے کیلیے رات کو اٹھکر دو رکعت نماز پڑھے تو اسکا ثواب ان سب
نمازون سے زیادہ ہے اور فرمایا[۵۵] کہ جو شخص جاڑے کی رات مین اپنی خوبصورت
عورت کے پاس سے اور نرم بستر اور گرم لحاف سے اٹھکر رات کو تہجد کی نماز
پڑھے اور خدا کو یاد کرے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور فرشتون سے فرماتا ہے
کہ میرے بندے کو دیکھو کہ وہ کسطرح اپنے بچھونے اور لحاف اور اپنی بی بی سے الگ ہوکر
میری نعمتون کی خواہش اور میرے عذاب کے ڈر سے نماز تہجد پڑھتا ہے فرشتے عرض کرتے
ہین الٰہی اسیواسطے پڑھتا ہے یعنی تیری نعمتون کی خواہش اور تیرے عذاب کے ڈر سے

۵۱ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے صفحہ ۱۲۵ مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث عمرو بن عتبہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی روایت سے مطبوعہ صفحہ ۱۲۴ مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث انس کی روایت سے مطبوعہ کے صفحہ ۱۲۶ مین ہے ۱۲ ۵ اور حدیث مین پچاس ہزار نماز کے برابر ثواب ملنا وارد ہوا ہے ۱۲
۵۵ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۲۸ مین ہے ۱۲

اللہ فرماتا ہے تم گواہ رہو کہ جو چیز چاہتا ہے مینے اسکو دی اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہے مینے اسکو اُس سے پناہ دی اور یہ بھی آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز مین اتنی دیر کھڑے رہتے تھے کہ آپ کی پاؤن ورم کرجاتے تھے صحابہ نے عرض کی کہ یا حضرت آپ اتنی تکلیف کیون اٹھاتے ہین اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہین فرمایا مین چاہتا ہون کہ شکر گذار بندہ بنون۔ اور فرمایا[۲] کہ جو شخص تہجد کی نماز مین بقدر دس آیتون کے قرآن پڑہے وہ غافلون مین نہین لکھا جاتا ہے اور جو شخص تہجد کی نماز مین سو آیت پڑھے وہ فرمانبردارون مین لکھا جاتا ہی اور جو شخص تہجد کی نماز مین سو آیت پڑھے تو اُس نے ایسا خزانہ جمع کیا جو بہتر ہے تمام دنیا سے اور اس چیز سے جو دنیا مین ہے اور جو دو ہزار آیت پڑھے اُسکے لیے بہشت واجب ہوجاتی ہے۔

تہجد کی نماز نہ پڑھنے کا گناہ

حضرت[۳] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات سے فجر تک سویا ہے شیطان اسکے کان مین پیشاب کردیتا ہے اور وہ صبح کو دلگیر اور سست دل اٹھتا ہے پھر جب وہ رات کو نماز تہجد کے لیے اُٹھنے کا ارادہ کرے تو فرشتہ اسکو کہتا ہے کہ اوٹھ کھڑا ہو اور شیطان اسکے دل مین خیال ڈالتا ہے کہ ابھی رات بہت ہی اور سوے۔ اور فرمایا[۴] کہ اللہ غصہ ہوتا ہے ان لوگون پر جو بازارون مین شور وغل کرتے ہین رات کو مردار کی طرح پڑے رہتے ہین اور دن کو گدھے کی طرح کاروبار دنیاوی مین مشغول ہوتے ہین وہ لوگ دنیا ہی کو جانتے ہین اور آخرت سے جاہل ہین۔

ف۱ یہ حدیث معیزہ کی روایت سی الترغیب الترہیب مطبوعہ ٔ کے صـ۱۲۵ مین ہی ۱۲ ف۲ یہ حدیث ابو امامہؓ اور ابوہریرہ کی روایت سے کتاب الترغیب الترہیب مطبوعہ ٔ کے صـ۱۳۰ مین ہے ۱۲ ف۳ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے الترغیب الترہیب مطبوعہ ٔ کے صـ۱۳۱ مین ہے ۱۲ ف۴ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سی الترغیب الترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـ۱۱۱ مین ہے ۱۱

صبح وشام کیوقت ذکر کرنیکا بیان

حضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح وشام کو قل ہو اللہ احد اور اعوذ تین تین بار پڑھے وہ اسکو کفایت کرتی ہین ہر چیز سے اور جو شخص صبح کیوقت تین بار یہ دعا پڑھے۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ اور سورہ حشر کی اخیر کی تین آیتین پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے لیے ستر ہزار فرشتہ متعین کرتا ہے جو اسکے لیے دعا کرین شام تک اور اگر وہ اسدن مرجاوے تو شہید ہو کر مرتا ہے اور اگر شام کیوقت یہ دعا پڑھے تو اسکو بھی یہی درجہ حاصل ہوتا ہے

جمعہ کی فضیلت کا بیان

ف یہ باب پہلے بھی گذر چکا ہے۔ اب یہان یہ مسئلے زیادہ ہین حضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن خدا کے نزدیک بڑا رتبہ رکھتا ہے اور تمام دنون کا سردار ہے عید الفطر اور عید الضحےٰ سے بھی افضل ہے اسی دن مین آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسیدن بہشت مین داخل کیے گیے اور اسیدن بہشت سے نکالے گئے اور اسیدن فوت ہوئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی ف یعنے اسلام مین جمعہ بڑا دن ہے اسکو سب دنون پر فضیلت ہے اور انسان کو جمعے کیدن سے نہایت ہی خصوصیت ہے تو لازم ہے اس دن مین دنیا کا سب کام چھوڑ کر سب آدمی عبادت کیواسطے جمع ہوا کرین آدم علیہ السلام کا بہشت سے نکلنا گو بظاہر انسان کے حق مین احسان نہین ہے لیکن درحقیقت بڑا احسان ہے اس واسطے کہ آدم علیہ السلام کے آنے سے عالم دنیا مین بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوئے اور ان کی اولاد سے

ف یہ حدیث معاذ بن عبد اللہؓ کی روایت سے مطبوعہ کے صفحہ ۱۳ مین ہے ۱۲

۱ یہ حدیث معقل بن یسارؓ کی روایت سے مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

۲ یہ حدیث ابو امامہؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۷۶ مین ہے ۱۲

زمین قیامت تک آباد اور گلزار ہو گئی۔ اور فرمایا[۱] کہ خدا نے ہم پر بڑی مہربانی کی ہم کو جمعے کا دن بتلایا حالانکہ ہم اور امتون سے پیچھے پیدا ہوے لیکن ہمکو اللہ تعالےٰ نے عبادت کے دن مین یہود و نصاریٰ پھر مقدم کیا یعنے ہمارے واسطے دن جمعہ ٹھیرایا اور یہود اور نصاریٰ کے واسطے ہفتہ اور اتوار کا دن ٹھیرایا اور جمعہ مقدم ہے ہفتہ اور اتوار پر اور فرمایا[۲] کہ جمعے کیدن مین ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس مین آدمی جو دعا کرے قبول ہو جاتی ہے جبتک کہ حرام نہ مانگے اور یہ بھی[۳] آیا ہے کہ جمعے کیدن رات کی چوبیس گھڑیان ہین ان مین ایک ایسی گھڑی بھی ہے کہ اسمین اللہ چھ لاکھ آدمی کو بخشدیتا ہے جو دوزخی ہو چکے ہین۔ **ف** بہت حدیثون سے ثابت ہو کہ جمعے کیدن مین ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس مین مسلمان جو دعا کرے قبول ہوتی ہے۔ لیکن اسمین اختلاف ہو کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول انمین نہایت صحیح ہین ایک[۴] تو یہ ساعت اسوقت سے ہو کہ امام منبر پر بیٹھے یہانتک کہ نماز ہو چکے اس قول[۵] کی سند ابو موسیٰ کی حدیث ہو جو مسلم مین ہے دوسرا قول یہ کہ وہ جمعے کیدن کی اخیر ساعت ہو جب آفتاب ڈوبنے لگے اور اس قول کی سند عبد اللہ بن سلام کی حدیث ہو اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت صحیح ہے

جمعہ کیدن نہانیکا بیان

حضرت[۶] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کیدن نہاوے اسکے گناہ[۷] اتارے جاتے ہین اور یہ بھی[۸] آیا ہے کہ جمعے کے دن کا نہانا گناہون کو بالون کی جڑون تک دہو

۱؎ یہ حدیث ابو ہریرہؓ اور حذیفہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۴۷ مین ہے ۱۲ ۲؎ یہ حدیث انس کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۴۷ مین ہے ۱۲ ۳؎ یہ حدیث انسؓ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ مین ہے ۱۲ ۴؎ یہ حدیث ابو ہریرہؓ اور ابو موسیٰ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۴۷ مین ہے ۱۲ ۵؎ یہ حدیث عبد اللہ بن سلام کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲ ۶؎ یہ حدیث عمران بن حصین کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۴۷ مین ہے ۱۲ ۷؎ یہ حدیث ابو امامہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

ڈالتا ہے اور یہ بھی آیا ہے[۵۱] کہ جو جمعے کے دن نہاوے وہ آیندہ جمعے تک پاک رہتا ہے

جمعہ کیلئے اول وقت آنیکا ثواب

ف اس باب کا کچھ مضمون پہلے گذر چکا ہے اب یہان اتنا زیادہ ہے کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہے[۵۲] تو شیطان لوگون کو بازارون مین مشغول کرتے ہین تا کہ جمعے سے باز رہین اور فرشتے مسجدونکے دروازون پر بیٹھ جاتے ہین جو پہلے آوے اُسکا نام پہلے لکھتے ہین وعلی ہذا القیاس جون جون آگے پیچھے آوین تون تون اُن کے نام با ترتیب لکھتے جاتے ہین یہانتک کہ امام آوے پھر جو شخص امام کے قریب ہوکر بیٹھے اور چپکا کان لگا کر خطبہ[۵۳] سنتا رہے لغو بات نہ کرے تو اسکو دوہرا اجر ہے اور جو امام سے دور رہے اور چپکے خطبہ سنتا رہے اور لغو بات نہ کرے تو اسکو ایک اجر ہے اور امام سے قریب رہے اور لغو بات نہ کہے چپ رہے اور کان لگا کر نہ سنے تو اسکو دوہرا گناہ ہے اور جو شخص دوسرے سے کہے کہ چپ رہ تو اس نے لغو کلام کیا اور جو خطبے مین کلام کرے اسکا جمعہ نہین ہے یعنی اسکو جمعے کا ثواب نہین اور ایک روایت[۵۴] مین آیا ہے کہ جب کوئی شخص ان کے لکھنے سے پیچھے رہ جائے تو فرشتے آپس مین کہتے ہین کہ فلانا کیون نہین آیا تو کہتے ہین الٰہی اگر وہ گمراہ ہے تو اسکو ہدایت کر اور اگر بیمار رہے تو اسکو شفا دے اور اگر بھوکا ہے تو اسکو غنی کر دے اور یہ بھی آیا ہے[۵۵] کہ بہشتی لوگ ہر جمعے کیدن کافور کے ٹیلون پر بیٹھائے جاوینگے تو جسقدر دنیا مین جمعے مین جلد سے آیا کرتے تھے اسیقدر انکو خدا کا قرب حاصل ہوگا اور خدا اُن کو

---

۵۱ یہ حدیث عبد اللہ بن ابی قتادہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے [illegible] مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث علیؓ کی روایت سے الترغیب الترہیب مطبوعہ کی [illegible] مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث علیؓ کی روایت سے کتاب الترغیب الترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے [illegible] مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث عمرو بن شعیب کی روایت سے الترغیب الترہیب مطبوعہ کے [illegible] مین ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث [illegible] روایت سے الترغیب الترہیب مطبوعہ کے [illegible] مین ہے ۱۲

ایسی بزرگی دیگا جو اُس سے پہلے کبھی اُنھون نے نہ دیکھی ہوگی پھر جب اپنے گھر والون کی
طرف پھر جائینگے تو اُن سے بیان کرینگے جو خدا نے اُنکو بزرگی دی۔ اور[۱] حدیث مین آیا ہی
کہ جو شخص جمعے کے دن لوگون کی گردنون پرسے کودتا ہوا جاوے تو اُس نے دوزخ کی طرف
پُل بنایا اور[۲] یہ بھی آیا ہے کہ جو جمعے کے دن لوگون کی گردنون سے کود کر گذرے اور بیٹھے
بیٹھون کو جُدا کرے بعد نکلنے امام تو اُسے مجکو ایذا دی اور جس نے مجکو ایذا دی اُسنے اللہ کو ایذا دی

زکوٰۃ نہ دینے کے عذاب کا بیان

ف اس باب کے کچھ مسئلے پہلے بھی گذر چکے ہین یہان کچھ مسئلے اور زیادہ لکھے جاتے ہین
حضرت[۳] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص زکوٰۃ نہ دے وہ ملعون ہے۔ اور فرمایا[۴]
کہ تین شخص سب سے پہلے دوزخ مین داخل ہونگے اُن مین سے ایک وہ شخص ہے اور جو مال
کی زکوٰۃ نہ دے اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص زکوٰۃ نہ دے اُسکی نماز نہین ہوتی۔ اور یہ[۵] بھی
آیا ہے کہ جو شخص نماز پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہین ہی اُسکا عمل اوسکو کچھ فائدہ
نہ دیگا اور[۶] فرمایا کہ مین آجکی رات ایک قوم پر گذرا جو تھوہڑ اور ضریع اور گرم پتھر کے
کھانیکی طرف ہانکے جاتے ہین مین نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہین عرض کیا
یہ وہ لوگ ہین جو مال کی زکوٰۃ ادا نہین کرتے اور فرمایا کہ جس[۷] مال کی زکوٰۃ ادا کیجاے
وہ مال ضائع نہین ہوتا نہ بیابان مین نہ دریا مین ف اس سے معلوم ہوا کہ جس مال
کی زکوٰۃ ادا نہ کیجائے وہ تلف ہوجاتا ہے اور جو شخص[۸] غنی ہو کر زکوٰۃ نہ دیوے اور اسکو اپنے مال

ف۱ یہ حدیث معاذ رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۵۲ مین ہے ۱۲
ف۲ یہ حدیث ارقم کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۵۲ مین ہے ۱۲
ف۳ یہ حدیث مسروق کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۵۹ مین ہے ۱۲
ف۴ یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۵۹ مین ہی ۱۲
ف۵ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی روایت سے مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
ف۶ یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
ف۷ یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب کے صفحہ ۱۶۱ مین ہے
ف۸ یہ حدیث عائشہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب کے صفحہ ۱۶۱ میں ہے ۱۲

مین ملادے تو وہ اُسکے مال کو ہلاک کر دیتی ہی اور حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو
لوگ زکوٰۃ نہ دین وہ قحط سالی مین مبتلا ہوتے ہین مینھہ اُن سے بند ہوجاتا ہی[۲] اور فرمایا
کہ جو شخص حلال مال کمائے پھر اُسکی زکوٰۃ ندے تو وہ مال ناپاک ہوجاتا ہے
اور یہ بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک عورت حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آئی اور اُسکے ساتھ اُسکی بیٹی تھی اُسکی بیٹی کے ہاتھ مین سونیکے دو کنگن تھے تو حضرت
صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اُن کی زکوٰۃ دیا کرتی ہی اُس نے کہا نہین فرمایا تو چاہیے
ہی کہ اُن کے بدلے تجکو آگ کے دو کنگن پہنائے جاوین تو اُس نے وہ کنگن اُتار کر حضرت
صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پھینکدے اور کہا کہ یہ اللہ اور رسُول کے لیے ہین اور
یہ بھی آیا ہے کہ جو عورت سونے کا زیور پہنے اُسکو آگ کا زیور پہنایا جاویگا اور جو سونیکا
کنگن پہنے اُسکو آگ کا کنگن پہنایا جاویگا[ف] بعض حدیثون مین آیا ہی کہ عورتون
کو سونیکا زیور پہننا حرام ہے اور بعض مین آیا ہی کہ جائز ہی تو تطبیق یون ہی کہ یہ ممانعت
کا حکم منسوخ ہی۔ ابتدائے اسلام مین عورتون کو سونے کا زیور پہننا منع تھا پھر اُسکے
بعد مباح ہوا یا منع کا حکم اُسکے حق مین ہے جو اُسکی زکوٰۃ ادا نہ کرے اور جو عورت
اُسکی زکوٰۃ ادا کرے اسکو اُسکو پہننا منع نہین اور یا منع کا حکم اُسکے حق مین ہے جو اُسکے
ساتھ زینت کر کے غیرون کو دکھلاوے

اللہ کے نام پر سوال کرنیکا گناہ

[۱] یہ حدیث ہریرہ رض کی روایت سے اور ابن عباس رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ۱۶۱ مین ہی ۱۲
[۲] یہ حدیث عبد اللہ بن مسعود رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ۔ مین ہی ۱۲
[۳] یہ حدیث عمرو بن شعیب کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ۱۶۳ مین ہے ۱۲
[۴] یہ حدیث اسما رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ۱۶۲ مین ہے ۱۲ [ف] یہ مضمون بھی مطبوعہ کے صـ۔ مین ہے ۱۲

حکایت حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام

ف اس باب کے کچھ مسئلے پہلے گذر چکے ہین دوسرے حصے مین اور کچھ یہان مذکور ہوتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے نام پر مانگے وہ ملعون ہی یعنی یون سوال نہ کرے کہ اللہ کے نام پر یا اللہ کے لیے مجکو کچھ دے اسواسطے کہ اگر کچھ ملگیا تو اچھا ہوا نہین تو خدا کے نام کی بےادبی ہوئی۔ اور اسیطرح جو شخص خدا کے نام پر کچھ مانگا جاوے اور وہ سائل کو کچھ نہ دے وہ بھی ملعون ہی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بات سناتا ہون کہ خضر علیہ السلام ایک دن بنی اسرائیل کے بازار مین چلے جاتے تھے کہ ایک مکاتب غلام نے اُنکو دیکھ کر سوال کیا کہ مجکو کچھ صدقہ دو خدا تمپر برکت کرے خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اللہ پر ایمان لایا لیکن میرے پاس کچھ چیز نہین کہ تجکو دون پھر اُسنے کہا کہ للہ کچھ دو کہ تمھارے چہرے سے برکت نمایان ہی پھر خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ چیز نہین کہ تجھکو دون مگر یہ کہ مین خود حاضر ہون مجکو بیچکر اپنی حاجت روائی کرلے سائل نے کہا کہ ایسا نہین ہوسکتا کہ مین تجھکو بیچون خضر علیہ السلام نے کہا کہ کیون نہین ہوسکتا کہ تو نے بڑے مالک کے نام پر مانگا ہے مین نہین چاہتا کہ اپنے رب کے نام کو رد کرون جب خضر علیہ السلام نے اسپر اصرار کیا تو سائل اُنکو بازار مین لیگیا اور چار ہزار درہم سے اُنکو بیچ ڈالا جب خضر علیہ السلام خریدار کے پاس کچھ مدت غلام رہے اور مالک نے اُنکو کوئی کام نہ بتلایا تو ایک دن آپنے اُس سے کہا کہ جب تو نے مجھکو خدمت کے واسطے خریدا ہی تو کوئی کام بتلا اُس شخص نے کہا کہ تو بڈھا مرد ہی تجھ سے مشقت ہو نہین سکتی اس لیے مجھکو تجھپر رحم آتا ہے خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ کو کچھ تکلیف نہین ہونی مالک نے کہا اچھا یہ پتھر یہان سے اوٹھاکر وہان رکھدے اور

۵۱ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ۱۷۶ مین ہے ۱۲

۵۲ یہ حدیث ابوامامہ رضہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ۸ مین ہے ۱۲

وہ پتھر سوائے چھ آدمیون کے نہ اُٹھ سکتا تھا جب مالک ادھر ادھر ہوا تو خضر علیہ السلام نے اُس پتھر کو اوٹھا کر جہان مالک نے کہا تھا رکھدیا مالک نے دیکھ کر کہا کہ تونے اچھا کیا مجکو یہ گمان نہ تھا کہ تم ایسی طاقت رکھتے ہو اتفاقاً اُن کا مالک سفر کو چلا اور خضر علیہ السلام سے کہا کہ مین تو سفر کو جاتا ہون اور مین تجھکو کافی امین سمجھتا ہون میرے گھر کی اچھی طرح خبر گیری کرنا خضر علیہ السلام نے کہا کچھ کام بھی بتلا جاؤ کہ تمھارے پیچھے کیا کرون اُنکے کہا مین نہین چاہتا کہ تجھ کو تکلیف دون خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھکو تکلیف نہین مالک نے کہا گھر کے واسطے اینٹین تیار کر رکھنا قصتہ کوتاہ جب مالک سفر سے پھر کر آیا تو اُس نے گھر بنا ہوا تیار پایا مالک نے حیران ہو کر کہا کہ مین تجھکو اللہ کے نام پر سوال کرتا ہون بتلاؤ تم کون ہو اور تمھارا نام کیا ہے خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تو نے مجھ سے اللہ کے نام پر سوال کیا اور مین اللہ ہی کے نام پر غلام ہوا ہون تو اب مجھکو سچ بتلانا پڑا مین خضر ہون ایک محتاج نے مجھ سے اللہ کے نام پر سوال کیا تھا اور میرے پاس کچھ چیز نہ تھی کہ اُسکو دیتا تو مین نے اُس سے کہا کہ تو مجھکو بیچکر اپنی حاجت روائی کرلے تو اُس نے مجھکو تیرے ہاتھ مین بیچا اور یہانتک نوبت پہونچی اور مین تجھ کو ایک مسئلہ بتاتا ہون کہ جو شخص اللہ کے نام پر سوال کیا جاوے اور وہ باوجود قدرت کے سائل کو کچھ نہ دے تو قیامت کے دن وہ کھڑا ہوگا اس حال مین کہ اُس کے بدن پر کچھ گوشت نہوگا مالک نے کہا کہ اے نبی اللہ کے افسوس ہے کہ مین نے تمکو نہ پہچانا اور اتنی تکلیف دی خضر علیہ السلام نے فرمایا نہین تو نے مجھ پر بہت احسان کیا پھر مالک نے کہا کہ اے خضر علیہ السلام مجھکو میرے اہل و مال مین کچھ حکم فرماؤ اور میرے مال مین سے جو چاہو سو لے لو خضر علیہ السلام نے فرمایا مین چاہتا ہون کہ مجھکو آزاد کردے کہ مین فارغ ہو کر اپنے رب کی عبادت کرون تو اُس شخص نے خضر علیہ السلام کو آزاد کر دیا تو خضر علیہ السلام نے کہا سب تعریف اللہ کو

جس نے مجکو قید کروایا پھر چھوڑ دیا

صدقہ خیرات کرنیکی فضیلت کا بیان

ف یہ باب دوسرے حصے مین پہلے بھی گذر چکا ہے لیکن جو مسئلے یہان مذکور ہین وہان مذکور نہین حضرت[۵۲] صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ایک لقمہ یا ایک مٹھی کھجورین اللہ کے واسطے دیوے تو اللہ تعالیٰ اُسکے سبب سے تین آدمیونکو بہشت مین داخل کریگا مالک کو اور بیوی کو اور خادم کو مالک کو حکم کرنیکے سبب سے اور بیوی کو پکانیکے سبب سے اور خادم کو دینے کے سبب سے کہ محتاج کے ہاتھ مین دے اور فرمایا کہ خیرات[۵۳] کرنے سے مال کم نہین ہوتا اور جب آدمی کچھ خیرات کرتا ہے تو وہ خدا کی درگاہ مین قبول ہو جاتی ہے پہلے اس سے کہ محتاج کے ہاتھ مین دے اور کہ کثرت ذکر اور کثرت صدقے سے خدا کے اور بندون کے درمیان تعلق پیدا ہوتا ہے اور روایت ہے کہ ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک بکری ذبح کی اور اسکا گوشت اللہ کی راہ مین تقسیم کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پوچھا کہ اسکا کچھ گوشت باقی بھی ہے گھر والون نے کہا کہ مونڈھے کے گوشت کے سوا کچھ باقی نہین رہا آپنے فرمایا سب گوشت باقی ہے مگر مونڈھا ہی باقی نہین یعنی جو اللہ کے واسطے دیا وہ سب باقی ہے اور جو خدا کی راہ مین نہین دیا وہ باقی نہین - اور فرمایا[۵۴] بندہ کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے اور اُسکا مال تو صرف وہی ہے جو اُس نے کھا کر مٹا یا جو پہن کر گلایا یا خدا کی راہ مین اڑایا اور آخرت کا ذخیرہ بنایا اور جو مال کہ اُسکے سوائے وہ ہاتھ سے نکلجانے والا ہے اور لوگون کے لیے چھوڑنے والا ہے یعنے جو مال باقی رہے ہے وہ اسکا نہین ہے اور نہ اس سے اُسکو کچھ فائدہ ہے بلکہ وہ اور لوگون کا ہے ف یعنے

۵۲ یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی روایت ہے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۱۶۷ مین ہے ۵۳ یہ حدیث عباس رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب الترہیب مطبوعہ ایضاً کے صفحہ مین ہے ۱۲
۵۴ یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب الترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۱۶۸ مین ہے ۱۲

حقیقت[۱] مین آدمی کا مال تو وہی ہے جو اُسکے کام آوے خواہ دُنیا مین خواہ آخرت مین مگر فرق اتنا ہے کہ جو مال دنیا کے کھانے پینے مین خرچ ہوا وہ تو گیا گذرا اور جو مال خدا کی راہ مین صرف کیا اُسی کو بقا ہے کہ وہ آخرت مین کام آویگا تو عاقل کو لازم ہے کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنیکی نیت نہ رکھے کہ پیچھے چھوڑ جاوے اسلیے کہ وہ اُسکا مال نہین اور نہ اُس سے اُسکو کچھ فائدہ ہے بلکہ وہ اور لوگون کا مال ہے حضرت[۲] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک بیابان زمین مین تھا اُس نے ایک چھوٹے سے بادل مین ایک آواز سُنی کہ فلان شخص کے باغ کو پانی پلادے تو وہ بادل اُس طرف جھک پڑا تو اُس نے اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین انڈیل دیا تو ایک نالی اُس پانی سے بھر گئی اور ایک جانب کو بہ چلی وہ شخص اس پانی کے پیچھے پیچھے چلا گیا تو ناگہان اُس نے دیکھا کہ ایک شخص اپنے باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے اِدھر اُدھر پھیر رہا ہے تو اُس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے اُس نے کہا میرا فلانا فلانا نام ہے وہی نام جو اُس شخص نے بادل مین سُنا تھا تو باغ والے نے کہا اے خدا کے بندے تو نے مجھ سے میرا نام کیون پوچھا اُس نے کہا کہ مین نے اس بادل مین آواز سُنی جسکا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے کہ فلانے کے باغ کو پانی پلادے تیرا نام لے کر کہا سو بتلا تو اس باغ مین کیا کیا کرتا ہے باغ والے نے کہا جبکہ تو نے مجھ سے پوچھا تو مین تجھکو بتلاتا ہون مین دیکھتا رہتا ہون اُسکے میوے کو جو اس باغ سے پیدا ہوتا ہے تو مین اسکی ایک تہائی کو خدا کی راہ مین خرچ کرتا ہون اور ایک تہائی مین اور میرے عیال کھاتے ہین اور ایک تہائی اس باغ کی تعمیر مین خرچ کرتا ہون یعنی اُسکے تخم وغیرہ مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا

---

[۱] یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعۂ کے صـــ مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعۂ کے صـــ ۱۲۹ مین ہے ۱۲

کہ منافع کی تہائی خدا کی راہ مین خرچ کرنا مستحب ہے مسلمان کو چاہیے کہ جو نعمت اُسکو
ملے خواہ جان کی ہو یا مال کی اُس مین اپنے رب کی شکر گذاری کرے اُسکو اتفاقی نہ
جانے اپنے حق مین عنایت الٰہی سمجھے۔ اور فرمایا[۵۱] کہ صدقہ گناہون کو اسطرح مٹا
دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ اور یہ بھی آیا ہے[۵۲] کہ صدقہ خدا کے غصے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے
اور بری موت سے بچا لیتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ صدقے سے بُری موت
کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے اور ایک روایت[۵۳] مین آیا ہے کہ ایک محتاج نے حضرت
عائشہ رض سے کھانا مانگا اوس وقت اُن کے سامنے ایک کھجور پڑی تھی تو اونھون نے
ایک آدمی سے کہا کہ یہ کھجور اوٹھا کر اُسکو دیدے اس شخص نے دیکھ کر تعجب کیا کہ اس
ایک دانے سے کیا ہوگا تو عائشہ رض نے فرمایا کہ کیا یہ دانہ ذرے سے بھی کم ہے اللہ
تعالیٰ نے فرمایا فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ یعنے جو شخص ذرہ بھر بھی نیکی کریگا
دیکھ لیگا۔ یعنی اس کھجور کے دانے سے تو کئی ذرہ بنتے ہین پھر تو اُس سے کیون تعجب کرتا ہی
اور یہ بھی آیا ہے[۵۴] کہ ایک محتاج نے عائشہ رض سے سوال کیا اوس وقت عائشہ رض روزہ دار تھین
اور اُن کے گھر مین اس وقت صرف ایک ہی روٹی تھی اور کچھ نہ تھا تو اُنھون نے اپنی لونڈی
سے کہا کہ وہ روٹی اوسکو دیدے اُس نے کہا کہ تم روزہ کس چیز سے کھولو گی پھر اُنھون نے
فرمایا کہ وہ روٹی اوسکو دیدے تو اُس نے وہ روٹی سائل کو دیدی پھر جب شام ہو گئی تو
کسی نے اُنکو گوشت روٹی تحفہ بھیجا تو حضرت عائشہ رض نے لونڈی کو بلایا اور فرمایا کہ کھالے
یہ تیری روٹی ہے اور روایت[۵۵] ہے کہ ابو مرثد رض صحابی کا یہ دستور تھا کہ ہر روز کچھ نہ کچھ خیرات
کیا کرتے تھے اور سب لوگون سے پہلے مسجد مین آتے تھے اور اپنی آستین مین پیسہ یا روٹی

۵۱ یہ حدیث جابر رض کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۱۶۸ مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث انس رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۶۹ مین ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث بھی مالک کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۷۰ مین ہے
۵۴ یہ حدیث بھی مالک کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۷۰ مین ہے ۱۲
۵۵ یہ حدیث عقبہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے

کا ٹکڑا وغیرہ رکھ لاتے تھے ایک دن اور کچھ نہ ملا صرف پیاز ہی رکھ لائے کسی نے کہا تمہارے اس پیڑے سے اسکی بو آئیگی کہا اے یار مین نے اپنے گھر مین بجز پیاز کے اور کچھ چیز نہ پائی جسکو صدقہ کرون کیونکہ مین ایک صحابی سے سُنا کہتے تھے کہ مین نے حضرت سے سُنا کہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن مومن اپنی خیرات کے سایے مین ہوگا اور صدقہ قبرون کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے بندے اپنا خزانہ خرچ کر کہ وہ ہمیشہ باقی رہیگا نہ کبھی جلیگا نہ کبھی غرق ہوگا اور نہ چُرایا جاویگا مین تجھ کو اُسکا بدلا پورا دونگا اُس دن کہ تو نہایت محتاج ہوگا یعنی قیامت مین) اور فرمایا کہ جو شخص خدا کی رضامندی کے لیے صدقہ کرے وہ اُسکے لیے آگ سے حجاب ہوگا۔ اور فرمایا کہ جو شخص صدقہ کرتا ہے وہ ستر شیطانون کا مُنہ توڑتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ صدقہ بندے کو آگ سے آزاد کرتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ صدقہ بدی کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص کسی مصیبت مین مبتلا ہو تو چاہیے کہ صدقہ کرے کہ صدقے سے بلا دور ہو جاتی ہے اور مشکل آسان ہو جاتی ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ صدقہ سب عملون مین فخر کرتا ہے کہ مین تم سب سے افضل ہون۔ اور فرمایا کہ ایک درہم بہتر ہے ہزار درہم سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص بہت مالدار ہے اُس نے اپنے مال سے ہزار درہم اللہ کی راہ مین خرچ کیا اور ایک شخص کے پاس صرف دو ہی درہم تھے اُس نے دونون مین سے ایک درہم اللہ کی راہ مین دیدیا تو یہ اُسکا ایک درہم ہزار درہم سے بہتر ہے۔ اسکو ایک درہم کا ثواب ہزار درہم سے زیادہ ملے گا اور یہ بھی آیا ہے

۵۱ یہ حدیث حسن رض کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صـ مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث میمونہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ مین ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث ہریرہ رض کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ مین ہے ۱۲
۵۴ یہ حدیث انس رض کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ ۱۸۱ مین ہے ۱۲
۵۵ یہ حدیث رافع کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ ۱۸۱ مین ہے ۱۲
۵۶ یہ حدیث ملکی کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ مین ہے ۵۷ یہ حدیث عمرو بن عوف کی روایت سے صـ ۱۱ مین ہے
۵۸ یہ حدیث عمر رض کی روایت سے صـ مین ہے ۱۲ ۵۹ یہ حدیث ابوہریرہ رض کی روایت صـ مین ہے۔

کہ صدقہ مسلمان کی عمر کو بڑہا دیتا ہے اور اُس سے تکبر اور فخر کو لیجاتا ہے۔ اور حدیث[۵۱] مین آیا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص نے عبادت خانے مین بیٹھ کر ساٹھ برس عبادت کی ایک بار بارش ہوئی اور زمین پر سبزہ پیدا ہوا تو عابد نے چاہا کہ عبادت خانے سے نکلکر زمین مین اللہ کی عبادت کرے کہ زیادہ ثواب ہو تو وہان نکلا اور اُس کے ساتھ دو روٹیان بھی تھین اتفاقا ایک عورت اُس کے پاس بات چیت کرنے لگی اور وہ اُسکے ساتھ بات کرنے لگا یہانتک کہ اُس نے اُس سے زنا اور حرام کیا پھر پچتایا اور عذاب الٰہی کے خوف سے بیہوش ہوگیا پھر ایک گڑھے مین نہانیکو اُترا تو ایک سائل آیا اُس نے اسکی طرف اشارہ کیا کہ دونون روٹیان لے لے پھر مرگیا تو اسکی ساٹھ برس عبادت اس زنا سے تولی گئی زنا کا پلہ اسکی نیکیون سے بھاری ہوگیا پھر ایک روٹی یا دونون اُسکی نیکیون کے پلے مین رکھی گئین تو اُسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگیا تو اسی سبب اُسکی مغفرت ہوگئی اور وہ بخشا گیا اور ایک[۵۲] روایت مین ہے کہ اوس نے اُس عورت سے چھ رات زنا کیا پھر پچتایا اور بھاگ کر ایک مسجد مین آیا اور اس مین اُس نے تین رات کچھ نہ کھایا پھر کسی نے اُسے ایک روٹی دی اُس نے وہ روٹی توڑ کر آدھی ایک مرد کو دیدی اور آدھی ایک اور کو دیدی یعنی خود اسمین سے کچھ بھی نہ کھایا پھر خدا نے اُسکی طرف ملک الموت کو بھیجا تو اُسکی روح قبض ہوئی تو اُسکی ساٹھ برس کی عبادت ایک پلے مین رکھی گئی اور چھ زنا ایک پلے مین رکھے گئے تو چھ زنا بھاری ہوگئے پھر اُسکی نیکیون کے پلے مین وہ روٹی رکھی گئی تو اُسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگیا

نیک راہون مین خرچ کرنیکا بیان

۵۱ یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے صحیح مسلم میں ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث ابو ذر رضہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صـ مین ہے ۱۲

حضرتؐ[1] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوست تین ہین ایک دوست تو کہتا ہے مین تیرے ساتھ ہون یہان تک کہ تو اپنی قبر مین داخل ہو اور دوسرا دوست کہتا ہو کہ تیرا مال تو وہی ہی جو تو نے اللہ کی راہ مین دیا اور جو تو نے اپنے پاس بند رکھا ہے وہ تیرا مال نہین ہی سو یہ دوست تیرا مال ہی اور تیسرا دوست کہتا ہو کہ مین ہمیشہ تیرے ساتھ رہونگا جہان تو داخل ہووے اور جہان تو نکلے سو یہ بندیکا عمل ہو تو بندہ کہیگا قسم ہو اللہ کی تینون مین سے تو مجھ پر بہت آسان تھا۔ اور ایک روایت[2] مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلالؓ کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے۔ اور اُسکے پاس کھجورون کا ایک ڈھیر دیکھا تو فرمایا اے بلالؓ یہ کیا ہے اُس نے عرض کیا کہ مین نے یہ آپکے لیے اور آپکے مہمانون کے لیے جمع کر رکھی ہین تو فرمایا تو نہین ڈرتا کہ یہ تیرے لیے دوزخ کا بخار ہو خرچ کر دے اے بلالؓ اور عرش کے رب سے کمی کا خوف نہ کر۔ اور طلحہ سے روایت[3] ہے کہ اس نے اپنی دادی سے روایت کی اس نے کہا کہ مین ایکدن اپنے شوہر طلحہ بن عبد اللہؓ کے پاس گئی تو مین نے اُسکو کچھ فکرمند پایا تو مین نے اُس سے کہا کہ تجھ کو کیا ہے کیا تجھکو ہم سے کچھ رنج پہونچا ہے اس نے کہا نہین اور تو مرد مسلمان کی اچھی بی بی ہے لیکن میرے پاس یہ مال بہت جمع ہو گیا ہے اور مین نہین جانتا کہ اُسکو کیا کرون مین نے کہا اور تو اس پر کیون غمگین ہے اپنی برادری کو بُلا کر اُن مین سے تقسیم کر دے تو اُس نے کہا اے غلام اُسکو میری قوم مین تقسیم کر دے تو مین نے خزانچی سے پوچھا کہ کتنا مال تقسیم کیا ہو اُس نے کہا کہ چار لاکھ تقسیم کیا ہے اور ایک روایت[4] مین آیا ہو کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے چار سو اشرفی تھیلی مین ڈال کر ابو عبیدہ بن جراح کے پاس بھیجی اور اپنے غلام سے کہا کہ اُن کے گھر مین ایک ساعت

---

[1] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ ایضاً کے صـ مین ہے ۱۲
[2] یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے الترغیب الترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـ ۱۸۸ مین ہے ۱۲
[3] یہ حدیث طلحہؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ مین ہے ۱۲
[4] یہ حدیث مالک بن داؤد کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـ ۱۸۹ مین ہے ۱۲

ٹھہر کر دیکھتے رہنا کہ وہ اُن کو کیا کرتے ہین تو غلام اُنکو اُن کے پاس لے گیا اور اُن سے جا کر کہا کہ امیر المومنین یعنی حضرت عمر رضؓ نے کہا ہے کہ ان اشرفیون کو اپنے کسی کام مین لاؤ تو اُنھون نے کہا کہ خدا اُنپر رحم کرے پھر کہا اے لونڈی آ یہ سات اشرفیان فلانے کے پاس لے جا اور یہ پانچ فلانے کے پاس لیجا اور پانچ فلانے کے پاس لیجا یہانتک کہ اُنکے دیکھتے ہی دیکھتے سب کو خرچ کر دیا پھر اوس غلام نے حضرت عمر رضؓ کو آکر خبر دی تو حضرت عمرؓ نے اتنی ہی اشرفیان معاذ بن رضؓ جبل کے پاس بھیجنے کے لیے گنین اور غلام سے کہا کہ اُنکو معاذ بن جبلؓ کے پاس لیجا اور اُن کے گھر ایک گھڑی ٹھہر کر دیکھتے رہنا کہ وہ کیا کرتے ہین غلام وہ اشرفیان اُن کے پاس لے گیا اور جا کر کہا کہ امیر المومنین کہتے ہین کہ ان کو اپنے کسی کام مین خرچ کر لو تو اونھون نے کہا کہ اللہ اس پر رحم کرے اور اپنی طرف بڑے پھر کہا ای لونڈی اتنی اشرفیان فلانے کے گھر لیجا اور اتنی فلانے کے گھر مین لیجا اور اتنی فلانے کے گھر مین تو حضرت معاذ رضؓ کی بی بی نے جھانک کر کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم خود محتاج ہین ہمکو بھی کچھ دو اس وقت کپڑے مین صرف دو ہی اشرفیان رہ گئی تھین وہ ان کو دیدین تو غلام نے آکر عمر رضؓ کو خبر دی تو حضرت عمر رضؓ اس سے بہت خوش ہوے اور کہا کہ یہ لوگ ایک دوسرےکے بھائی ہین اور ترغیب مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل کیواسطے کبھی کوئی چیز جمع نہ رکھتے تھے اور فرمایا کہ مین اس بالاخانے مین فقط اسی خوف سے داخل ہوتا ہون کہ مبادا اس مین کچھ مال پڑا رہے اور مین بدون اُسکے خرچ کیے مرجاؤن۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین مرگیا اور اسکے لیے کفن نہ پایا گیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکے تہ بند کے اندر کی طرف دیکھو تو لوگون نے دیکھا سو ایک اشرفی یا دو اشرفیان اُسکے تہ بند مین سے

ملہ یہ حدیث انس کی روایت سے باب الترغیب والترہیب مین مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۱۹۰ مین ہے ۱۲

۵۲ یہ حدیث سمرہ بن جندب رضؓ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

نکلین تو آپنے فرمایا کہ اس کو آگ سے دو داغ دیے جاینگے۔ اور فرمایا[۵۱] کہ جو اپنے
بھائی مسلمان کو پیٹ بھر کر کھلائے پلائے تو اللہ تعالی اوسکو دوزخ سے سات
خندق دُور ڈالتا ہی ایک خندق سے دوسرے خندق تک پانچ سو برس کی راہ ہے،
اور یہ بھی آیا ہی کہ فضل صدقہ یہ ہی کہ بھوکے کو پیٹ بھر کے کھانا کھلائے۔ اور[۵۲] یہ بھی
آیا ہی کہ جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلاے خدا اُسکو قیامت کے دن بہشت کے
میوے کھلائیگا اور کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن مہر
کی ہوئی شراب پلائیگا اور جو ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے خدا اُسکو قیامت کے دن
بہشت کے جوڑے پہنائے گا۔ اور[۵۳] یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالی قیامت کے دن فرماویگا
اے آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تونے میری خبر نہ پوچھی بندہ کہیگا الٰہی مین تیری بیمار
پرسی کس طرح کرتا اور تو سب عالمونکا رب ہی اللہ فرماویگا کیا تو نہین جانتا کہ میرا
فلانا بندہ بیمار ہوا تھا تونے اُسکی خبر نہ لی اگر تو اُسکی خبر کو جاتا تو مجھکو اُسکے نزدیک
پاتا اے آدم کے بیٹے مین نے تجھ سے کھانا مانگا تونے مجھ کو کھانا نہ دیا بندہ کہیگا مین
کس طرح تجھکو کھانا دیتا اور حالانکہ تو سب عالمون کا پالنے والا ہے اللہ فرماویگا تو نہین
جانتا کہ میرے فلانے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تونے اُسکو نہ دیا تو نہین
جانتا کہ اگر تو اُسکو کھانا کھلاتا تو اوسکو میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے مین نے
تجھسے پانی مانگا تھا تونے مجھے پانی نہ پلایا بندہ کہیگا الٰہی مین کس طرح تجکو پانی پلاتا اور
تو سب عالمون کا پالنے والا ہے اللہ فرماوے گا میرے فلانے بندے نے تجھ سے
پانی مانگا تھا تونے اُسکو پانی نہ پلایا اگر تو اُسکو پانی پلاتا تو مجھ کو اُسکے پاس پاتا

[۵۱] یہ حدیث عبداللہ بن عمرو رضہ کی روایت سے الترغیب والترہیب کے مطبوعہ کے صفحہ ۱۹۲ مین ہے ۱۲
[۵۲] یہ حدیث ابو سعید کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
[۵۳] یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب کے صفحہ ۱۹۳ مین ہے ۱۲

اور حدیث[۵۱] مین آیا ہے کہ دو مرد ایک بیابان مین چلے ایک عابد تھا اور دوسرا گنہگار سو عابد کو پیاس لگی یہانتک کہ پیاس کے مارے گر پڑا تو اُسکا ساتھی اُسکی طرف دیکھنے لگا اور وہ بیہوش پڑا تھا تو اُس نے کہا قسم ہے اللہ کی اگر یہ نیک بندہ پیاس سے مرگیا اور میرے پاس پانی موجود ہے تو مین کبھی اللہ سے خیر نہ پاؤنگا اور اگر مین نے اُسکو پانی پلا دیا تو مین پیاس سے مرجاؤنگا تو اُس نے اللہ پر توکل کرکے اُس پر پانی چھڑکا اور باقی پانی اُسکو پلا دیا۔ اور وہ اوٹھ کھڑا ہوا اور بیابان کو قطع کیا وہ گنہگار حساب کیلیے کھڑا کیا گیا اور اوسکو آگ کیطرف لیجانیکا حکم ہوا اور اُسکو فرشتے ہانکنے لگے تو اُس نے عابد کو دیکھا تو اُس سے کہنے لگا اے فلانے تو مجھے پہچانتا ہے عابد نے کہا کہ تو کون ہے اُس نے کہا کہ مین وہ شخص ہون جس نے تجھکو اپنی جان پر مقدم کیا تھا بیابان کے دن تو اُس نے کہا ہان مین تجھکو پہچانتا ہون تو اُس نے فرشتون سے کہا کہ ٹھہر جاؤ وہ ٹھہر گئے وہ عابد آیا اور خدا سے دعا مانگنے لگا سو اُس نے عرض کی اے میرے رب جو احسان اُس نے مجھپر کیا ہے اُسکو تو جانتا ہے اُس نے کہا کس طرح مجھکو اپنی جان پر مقدم کیا تھا الٰہی اُسکو میرے لیے بخشدے اللہ تعالیٰ فرماویگا مین نے وہ تجھکو بخشا تو اُس نے آکر اُسکا ہاتھ پکڑا اور اس گنہگار کو بہشت مین لے گیا۔ اور یہ بھی آیا[۵۲] ہے کہ قیامت کے دن ایک بہشتی دوزخیون کی طرف جھانکیگا تو ایک دوزخی اُسکو پکاریگا اور کہیگا۔ اے فلانے کیا تو مجکو پہچانتا ہے وہ کہیگا قسم ہے اللہ کی مین تجھکو نہین پہچانتا تو کون ہے وہ کہیگا مین وہ شخص ہون کہ تو دنیا مین میرے پاس آیا تھا اور تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا مین نے تجکو پانی پلایا تھا وہ کہیگا کہ مین نے تجھکو پہچان لیا پھر وہ کہیگا اپنے

---

۵۱ یہ حدیث انس رضی بن مالک کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۹۴ مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث انس رضی کی روایت سے الترغیب والترہیب مین مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۹۱ مین ہے

رب کے پاس میری سفارش کر تو وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا کہیگا الٰہی مین دوزخ پر جا نکا تھا تو ایک دوزخی نے مجکو پکار کر کہا کہ تو مجھے پہچانتا ہے مین نے کہا قسم ہے اللہ کی مین تجکو نہین پہچانتا تو کون ہے اوس نے کہا وہ مین ہون کہ دنیا مین تو میرے پاس سے گذرا تھا اور تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا مین نے تجھکو پانی پلایا تو اپنے رب کے پاس میری سفارش کر سو میری سفارش اوسکے حق مین قبول کر تو اللہ تعالیٰ اُس کی شفاعت اُسکے حق مین قبول کریگا پھر وہ آگ سے نکالا جاویگا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جس حالت مین ایک مرد راہ مین چلا جاتا تھا کہ اُسکو گرمی کی شدت ہوئی اوس نے ایک کچا کنوان پایا وہ اُس مین اوترا اور اوترکر وہان سے پانی پیا پھر جب وہان سے نکلا تو دیکھا کہ ایک کُتا پیاس سے زبان باہر نکالے مٹی کھا رہا ہے۔ سو اُس نے کہا کہ پیاس سے جو حال میرا ہوا تھا وہی اسکا ہو رہا ہے تو وہ مرد اُس کنوئین مین اوترا اور اُس نے اپنا موزا پانی سے بھرا پھر اُس کو منھ سے پکڑ رکھا یہانتک کہ وہ اوپر چڑھ آیا اور اوپر آکر کتے کو پانی پلایا تو خدا نے اسکی یہ نیکی قبول فرمائی اور اُس کے بدلے اُسکو بخش دیا صحابہ نے عرض کیا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہمکو چوپایون مین بھی کچھ ثواب ملتا ہے تو حضرت نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جاندار کے جگر تر کرنے مین ثواب ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ پانی سے زیادہ ثواب کسی صدقے مین نہین ہے۔ اور فرمایا کہ سات چیزین صدقہ جاریہ ہین یعنی اُنکا ثواب ہمیشہ جاری رہتا ہے اور مرنے کے بعد بھی قبر مین صدقہ کرنے والے کو اُسکا ثواب پہونچتا رہتا ہے۔ اور وہ سات چیزین یہ ہین علم پڑھانا۔ اور نہر کا جاری کرنا۔ اور کنوان کھودنا۔ اور درخت لگانا

۵۱ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۹۵ مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث انس کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
۵۴ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۹۵ مین ہے ۱۲
۵۵ یہ حدیث انس بن مالک رضہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

اور مسجد بنوانا۔ اور قرآن چھوڑ جانا۔ اور اولاد چھوڑ جانا۔ جو اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہیں۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص کنواں کھودے پھر کوئی جن یا آدمی یا پرندہ اُس سے پانی پیوے تو خدا اُسکو قیامت کے دن اسکا ثواب دیگا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ کسی شخص نے ابن مبارک رح سے پوچھا کہ میرے گھٹنے مین سات برس سے ایک زخم پیدا ہوا ہی کئی قسم سے مین نے اسکا معالجہ کیا ہے اور طبیبون سے اسکا علاج دریافت کیا لیکن مجکو کوئی فائدہ نہین ہوا۔ تو اُنھون نے فرمایا کہ جا اور کوئی ایسی جگہہ تلاش کر جہان لوگون کو پانیکی بہت حاجت ہو تو وہان کنوان کھُدوا دے سو مین امید رکھتا ہون کہ وہان پانیکی نہر جاری ہوا ور تیرا لہو بند ہو جاوے تو اُس مرد نے کنوان کھُدوایا اور تندرست ہوگیا اور اُسکا زخم اللہ تعالےٰ نے اچھا کردیا۔ اور روایت مین آیا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا حضرت پانی کا ثواب تو ہم پہچانتے ہین پس نمک اور آگ کا کیا حال ہے یعنے اسمین بھی کچھ ثواب ہے آپنے فرمایا اے حمیرا جو شخص کسی کو آگ دے تو گویا اوس نے صدقہ کیا جو کچھ اُس آگ سے پکایا گیا اور جس نے کسی کو نمک دیا تو اُس نے گویا صدقہ کیا وہ کھانا جس مین نمک ملا اور جس نے مسلمان کو پانی پلایا جہان پانی موجود ہو تو گویا اُس نے ایک غلام آزاد کیا اور جس نے کسی مسلمان کو پانی پلایا جہان پانی نہ پایا جاوے تو گویا اُس نے اُسکو زندہ کیا

روزے کی فضیلت کا بیان

ف روزے کی فضیلت کچھ پہلے بیان ہو چکی ہے اور کچھ یہان بیان ہوتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال اور مضبوط قلعہ ہے دوزخ کی

ف۱ یہ حدیث جابر کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ الہند کے صفحہ ۱۹۶ میں ہے ۱۲ ف۲ یہ حدیث علی بن حسین رض کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ ہند کے صفحہ مین ہے ۱۲ ف۳ یہ حدیث عائشہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ ہند کے صفحہ مین ہے ۱۲ ف۴ حدیث ابو ہریرہ رض وغیرہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۹۹ مین ہے ۱۲

اور یہ بھی آیا ہے[۵۱] کہ جو شخص خدا کی رضا مندی کے لیے ایک دن روزہ رکھے اُس کا خاتمہ اس پر ہوگا اور وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ اور یہ بھی آیا ہے[۵۲] کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا حضرت مجھکو ایسا عمل بتلایئے جس کے ساتھ مین بہشت مین داخل ہون فرمایا لازم جان اپنے اوپر روزے کو کہ اُسکے برابر کوئی عمل نہین ہے اور یہ بھی آیا ہے[۵۳] کہ جو شخص گرمی کے دن روزہ رکھے تو اللہ تعالی پر حق ہے کہ اسکو پیاس کے دن یعنے قیامت مین سیراب کرے اسیواسطے ابو موسیٰ قصداً سخت گرمی کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور یہ بھی آیا ہے[۵۴] کہ جو شخص خدا کے واسطے ایک روزہ رکھے تو خدا تعالی اُسکو آگ سے سو برس کی راہ دور ڈالتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ روزے دار کو جتنا ثواب ملتا ہے اُسکا اندازہ خدا کے سوا کسی کو معلوم نہین اور حضرت[۵۵] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمّت کو پانچ چیزین عنایت ہوئین اس سے پہلے کسی نبیؑ کو نہین مین اول تو یہ ہے کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالی اُنکی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور جس کی طرف اللہ تعالی نظر رحمت سے دیکھے اُسکو کبھی عذاب نہ کریگا دوسری یہ کہ روزے دارون کے مُنھ کی خوشبو شام کے وقت خدا کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے اور تیسرے یہ کہ فرشتے اُن کے لیے ہر دن رات دعا مانگتے ہین چوتھی یہ کہ اللہ تعالی بہشت کو حکم کرتا ہے کہ میرے بندون کے لیے تیار اور آراستہ ہوجا قریب ہے کہ وہ دنیا کی مشقت سے میرے گھر مین آکر راحت پکڑین پانچوین یہ کہ ماہ رمضان کی اخیر رات سب روزہ دارون کو بخشا جاتا ہے تو ایک مرد نے کہا کہ کیا وہ لیلۃ القدر کی رات ہے آپنے فرمایا نہین لیکن جب مزدور محنت سے

---

۵۱ یہ حدیث حذیفہ رضؓ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۹۹ مین ہے ۱۲

۵۲ یہ حدیث ابو امامہ رضؓ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۰۰ مین ہے ۱۲

۵۳ یہ حدیث ابو ہریرہ رضؓ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ ایضاً کے صفحہ ۱۹۹ مین ہے ۱۲

۵۴ یہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

۵۵ یہ حدیث عبد اللہ کی روایت سے مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

فارغ ہون تو اُن کو پوری مزدوری دیجاتی ہی اور[لہ] یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص ماہ رمضان کو مکہ
مین پاوے پھر اُسکے روزے رکھے اور کعبہ مین نماز تراویح پڑھے جتنی کہ اُس سے ہو سکے تو اُسکو
لاکھ ماہ رمضان کا ثواب ہے اور اُسکے لیے ہر دن کے بدلے ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب ہوتا ہی
اور ہر رات کے بدلے ایک غلام ازاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور ہر دن کی
بدلے خدا کی راہ مین گھوڑے پر سوار کرنے کا ثواب ملتا ہی اور ہر دن مین نیکی ہی
اور ہر رات مین نیکی ہے - اور[سہ] فرمایا کہ جبرئیل نے مجھسے کہا کہ اے محمد جو شخص ماہ
رمضان کا مہینہ پاوے پھر وہ بخشا نہ جاوے تو خدا اُسکو رحمت سے دور ڈالے
تو مین نے اُسپر آمین کہا - اور ایک روایت[سہ] مین آیا ہے کہ جب ماہ رمضان کی
پہلی رات ہوتی ہی تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہین پھر تمام ماہ رمضان
کوئی دروازہ آسمان کا بند نہین ہوتا یہان تک کہ ماہ رمضان کی اخیر رات آتی
ہے اور جو مومن اُسکی کسی رات مین نفل نماز پڑھے تو اوسکے لیے ایک سجدے
کے بدلے اڑھائی ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور اُس کے لیے بہشت مین سُرخ
یاقوت سے ایک محل بنایا جاتا ہے جسکا ساٹھ ہزار دروازہ ہوتا ہے اُسکے ہر دروازے
پر سونے کا ایک محل ہوتا ہے جو سُرخ یاقوت سے آراستہ ہوتا ہے پھر جب ماہ رمضان
کے پہلے دن کا روزہ رکھے تو اُسکے اگلے گناہ بخشے جاتے ہین ویسے دن تلک اور
ستر ہزار فرشتے اُسکے لیے بخشش مانگتے ہین صبح کی نماز سے غروب آفتاب تک اور
اُسکو ماہ رمضان مین ہر سجدے کے بدلے رات ہو یا دن ایک درخت ملتا ہے
جسکے سائے مین پانچسو برس سوار چلے اور[عہ] یہ بھی آیا ہی کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات
ہوتی ہے تو اللہ تعالی اپنی خلق کی طرف نظر کرتا ہی اور جب خدا کسی بندے کی طرف

لہ یہ حدیث ابن عباس رض کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعۂ کے صـ۱۰۲ مین ہی -
سہ یہ حدیث ابوہریرہ رض کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعۂ کے صـ۱۰۲ مین ہی ۱۲ سہ یہ حدیث ابوسعید خدری کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ مین ہے
عہ یہ حدیث ابوہریرہ رض کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـ۱۰۳ مین ہے ۱۲

رحمت کی نظر کرے تو اسکو عذاب نہین کریگا اور اللہ تعالی ماہ رمضان کے ہر دن مین
دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا ہے پھر جب انتیسوین رات ہوتی ہی تو خدا تعالی اتنے آدمی
آگ سے آزاد کرتا ہی جتنے تمام ماہ رمضان مین آزاد کیے تھے پھر جب عید فطر کی رات ہوتی ہی تو فرشتے
گو بختی ہین اور اللہ تعالی اپنے نور سے تجلی فرماتا ہی باوجودیکہ وصف کرنیوالون سے اُس کے
وصف نہ ہو سکے گی تو اللہ تعالی فرشتون کی طرف وحی فرماتا ہی اس حال مین کہ لوگ کل کو
آنیوالی عید کی تیاری مین ہونگے۔ اے فرشتو کی جماعت کیا ہے مزدوری مزدور کی
جبکہ اپنا کام پورا کر چکے فرشتے عرض کرتے ہین کہ اسکو پوری اُجرت دیجاوے تو اللہ
تعالی فرماتا ہے مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے انکو بخشدیا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہ رمضان کا چاند دیکھکر فرمایا کہ اگر بندے جانتے جو ماہ
رمضان کی فضیلت ہے تو میری اُمت تمنا کرتی کہ سارا سال ماہ رمضان ہی رہا کرے پھر
فرمایا کہ بہشت ایکسال کے سرے سے دوسرے سال تک ماہ رمضان کے لیے آراستہ ہوتی رہتی ہی
پھر جب ماہ رمضان کا پہلا دن ہوتا ہی تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہی اور بہشت کے درختونکے پتون سے
خوش آواز نکلتی ہے جو کبھی کسی نے ایسی خوش آواز نہین سُنی تو حورین اُسکی طرف
دیکھین گی پس کہین گی اے رب ہمارے اس مہینے مین اپنے بندون سے ہمارے
خاوند مقرر کر کہ ہماری آنکھین اُن سے ٹھنڈی ہون اور اُن کی آنکھین ہم سے ٹھنڈی
ہون سو جو بندہ رمضان کے دن روزہ رکھتا ہی ایک حور عین سے اُسکا نکاح کیا جاتا ہے
موتی کے تنبو مین جیسے خدا تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ
یعنی حورین ہین بند کی گئین خیمون مین اُن مین سے ہر ہر حور پر ستر ہزار جوڑے ہین
ہونگے ان مین سے ہر ہر جوڑے کا رنگ جدا ہوگا ایک کا رنگ دوسرے سے نہین ملیگا
اور اُسکو ستر قسم کی خوشبو عطا ہوگی ایک قسم کی خوشبو دوسری قسم سے نہ ملے گی یعنے

ـــــه یہ حدیث ابن مسعود غفاری کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲ مین ہے ۱۲

ہر قسم کی خوشبو جدی ہوگی اُن میں سے ہر حور عین کے لیے ستر ہزار لونڈی خدمتگار ہوگی اس کے کام کاج کے لیے اور ستر ہزار خدمتگار ہوگا ہر ایک کے ساتھ سونیکا ایک پیالہ ہوگا اسمین ایک رنگ کہانا ہوگا جو پچھلے لقمے مین لذت پایگا وہ پہلے مین نہ ہوگی اور انمین سے ہر حور عین کے لیے ستر ستر تخت ہون گے سُرخ یاقوت سے ہر تخت پر ستر ستر بچھونے ہون گے انکا استر استبرق کا ہوگا ہر بچھونے پر ستر ستر اریکہ ہوگا اور اسیطرح اُسکے خاوند کو بھی سُرخ یاقوت کے ستر تخت ملین گے موتیون سے جڑاؤ اوسکے ہاتھون مین سونیکے دو کنگن ہون گے یہ سب ماہ رمضان کے ایک روزے کا ثواب ہے، اور اریکہ فرش والے تخت کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا اریکہ اس بستر کو کہتے ہین جو ڈولی کے اندر بچھا ہوا ہوتا ہے اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اریکہ ڈولی کو کہتے ہین جو بستر اور تخت کے اوپر ہوتی ہے۔ اور[۱] یہ بھی آیا ہے کہ ماہ رمضان کی ہر رات مین چھ لاکھ آدمی آگ سے آزاد کیا جاتا ہے اور جب ماہ رمضان کی اخیر رات ہوتی ہے تو سب ماہ رمضان کے برابر آزاد کیے جاتے ہین اور[۲] یہ بھی آیا ہے کہ ماہ رمضان کے ہر دن رات مین مسلمان کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ اور[۳] یہ بھی آیا ہے کہ ماہ رمضان کے آنے کی خاطر بہشت سال سے سال تک آراستہ کیجاتی ہے پھر جب ماہ رمضان کی اول رات ہوتی ہے تو عرش کے تلے سے ہوا چلتی ہے اُسکو مثیرہ کہتے ہین تو بہشت کے درختون کے پتون سے آواز نکلتی ہے جو سُننے والون نے کبھی اس سے اچھی آواز نہین سُنی تو حورین ظاہر ہوتی ہین یہان تک کہ بہشت کے جھروکون مین کھڑی ہوتی ہین پس پکارتی ہین کہ کیا کوئی ہے اللہ کی طرف نکاح کا پیغام کرنیوالا کہ خدا اُسکو نکاح کردے پھر حورین کہتی ہین کہ اے بہشت کے رضوان یہ رات کیسی ہے تو وہ اُنکو لبیک کہہ کر آواز دیتا ہے

[۱] یہ حدیث حسن رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲۰۵ مین ہے ۱۲
[۲] یہ حدیث ابو سعید خدری کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
[۳] یہ حدیث ابن عباس کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۰۵ مین ہے ۱۲

پھر کہتا ہے کہ یہ ماہ رمضان کی پہلی رات ہے بہشت کے دروازے اُمت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روزہ داروں کے لیے کھولے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اے رضوان بہشت کے دروازے کھولدے اور اے مالک دوزخ کے دروازے بند کردے اُمت محمدی کے روزہ داروں پر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرئیل زمین کی طرف اترا اور سرکش شیطانوں کو زنجیروں میں قید کرکے پھر اُن کو دریاؤں میں پھینک دے تاکہ اُمت محمدیہ کے روزے نہ بگاڑیں اور اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کی ہر رات منادی سے فرماتا ہے جو تین بار پکارتا ہے کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اُسکو مانگی چیز دوں کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اُسکی توبہ قبول کروں کیا کوئی ہے معافی مانگنے والا ہے کہ میں اُسکو بخشدوں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کے ہر دن میں روزہ کھولنے کے وقت دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا ہے جنکے لیے آگ واجب ہوگئی ہو پھر جب ماہ رمضان کا اخیر دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن اتنے آدمی آگ سے آزاد کرتا ہے جس قدر اول سے اخیر تک سارے مہینے میں آزاد کیے اور جب لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل کو حکم کرتا ہے وہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اترتے ہیں اُنکے ساتھ سبز جھنڈا ہوتا ہے پھر وہ جھنڈا خانہ کعبہ کی پشت پر گاڑا جاتا ہے اُسکے سو پر ہیں اُن میں سے دو ایسے پر ہیں کہ اُنکو نہیں کھولتا مگر اسی رات میں تو وہ ان دونوں کو اسی رات میں کھولتا ہے وہ مشرق سے مغرب تک پہونچ جاتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو اس رات میں ترغیب دیتے ہیں وہ ہر آدمی کھڑے اور بیٹھے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں خواہ کوئی نماز پڑھتا ہو یا ذکر کرتا ہو اور اُن سے مصافحہ کرتے ہیں اور اُن کی دعا پر آمین کہتے ہیں یہاں تک کہ فجر نکلے پھر جب فجر نکلتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام پکارتا ہے اے گروہ فرشتوں کے کوچ کا وقت ہے

۱ یہ حدیث ابن عباس رضی کی روایت ہے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲۰۴ میں ہے ۱۲

وہ کہتے ہین اے جبرئیل اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدی کے مسلمانون کی حاجتون مین
کیا کیا جبرئیل کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات مین اُنکی طرف نظر رحمت سے دیکھا پس
اُن کو بخشدیا مگر چار آدمیون کو ہمنے عرض کیا یا حضرت وہ چار آدمی کون ہین فرمایا ایک
وہ شخص ہے جو ہمیشہ شراب پیتا ہے دوسرا اپنے مان باپ کا نافرمان تیسرا ناتا توڑنیوالا
چوتھا کینہ رکھنے والا پھر جب عید فطر کی رات ہوتی ہے تو اسکا نام جائزہ کی رات رکھتے
ہین پھر جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتون کو ہر شہرون مین بھیجتا ہے
وہ زمین کی طرف اُترتے ہین اور کوچون کے مُنھ پر کھڑے ہوجاتے ہین پھر وہ آواز سے
پکارتے ہین اُس آواز کو سب خلقت سنتی ہے مگر جن اور آدمی نہین سنتے وہ کہتے
ہین اے اُمت محمدؐ کی اپنے رب کی طرف نکلو تمکو بہت ثواب دیگا اور بڑے گناہ معاف
کرے پھر جب عیدگاہ کی طرف نکلتے ہین تو اللہ تعالیٰ فرشتون سے فرماتا ہے کیا بدلا ہے
مزدور کا جبکہ اپنا کام پورا کرچکے تو فرشتے کہتے ہین اے ہمارے پروردگار اور اے ہمارے
مالک اُسکی جزا یہ ہے کہ اسکو پورا بدلا دیا جاوے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو مین تمکو گواہ کرتا ہون
ہین نے اُن کے رمضان کے روزے اور قیام کے بدلے اپنی رضامندی اور مغفرت
کو ثواب ٹھہرایا اور فرماتا ہے اے میرے بندو مجھ سے مانگو پھر قسم ہے میری عزت اور
جلال کی کہ جو چیز تم اپنی جماعت مین اپنی آخرت کے لیے مانگوگے مین تمکو دونگا اور جو
چیز تم دنیا کے لیے مانگوگے اُس مین نظر کرونگا قسم ہے میری عزت کی مین تمھارے عیب
ڈھانکونگا جب تک تم مجھ سے امیدوار رہوگے قسم ہے میری عزت اور جلال مین تمکو
اصحاب الحدود مین رسوا ذلیل نہ کرونگا اب تم پلٹ جاؤ تم بخشے گیے تم نے مجھ کو
راضی کیا اور مین تم سے راضی ہوا تو فرشتے خوش ہوتے ہین
جو اللہ نے اُس اُمت کو رمضان کے روزے کھولنے کے
وقت عنایت کی۔

بدون عذر کے ماہ رمضان کے روزے چھوڑنے کا گناہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات دیکھا کہ کچھ لوگ ٹخنوں پر لٹکے ہوئے ہیں انکی باچھیں پھٹی ہوئی ہیں اُن سے لہو جاری ہے میں نے پوچھا یہ کون ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ افطار کے وقت سے پہلے روزہ کھول دیتے تھے[1]

روزے میں غیبت اور فحش اور جھوٹھ وغیرہ کا گناہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہت روزے دار ایسے ہیں کہ ان کو روزے سے بھوک پیاس کے سوائے کچھ حاصل نہیں ہوتا[2] اور حدیث میں آیا ہے کہ دو عورتوں نے روزہ رکھا اور ایک مرد نے کہا یا حضرت اس جگہہ دو عورتیں روزے دار ہیں قریب ہے کہ پیاس سے مرجائیں تو آپ چپ رہے پھر اُس نے یہ بات دوہرائی اور کہا یا حضرت قسم ہے اللہ کی البتہ وہ گرمی کی شدت میں پیاس سے مرگئیں یا قریب مرنے کے ہیں آپ نے فرمایا اُن کو بلاؤ وہ دونوں آئیں پھر ایک پیالہ لایا گیا تو آپ نے دونوں میں سے ایک عورت سے فرمایا کہ اسمیں قے کر تو اُس نے پیپ اور لہو اور گوشت قے کیا یہاں تک کہ آدھا پیالہ بھر گیا پھر حضرت[3] نے دوسری سے فرمایا کہ تو قے کر اوس نے بھی لہو اور پیپ اور گوشت قے کی یہاں تک پیالہ بھر گیا پھر فرمایا کہ ان دونوں نے اللہ کی حلال چیزوں سے روزہ رکھا تھا اور خدا کی حرام کی ہوئی چیز پر روزہ توڑ ڈالا ایک دوسری کے ساتھ ملکر بیٹھ گئی اور سب لوگوں کا گوشت کھانے لگیں یعنی غیبت اور گلہ کرنے لگیں معلوم ہوا کہ روزے میں گلہ اور غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

[1] یہ حدیث ابوامامہ رضہ کی روایت سے الترغیب الترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲ میں ہے ۱۲
[2] یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۱۹ میں ہے ۱۲
[3] یہ حدیث عبید کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ میں ہے ۱۲

اعتکاف کرنے کا بیان

حضرت[1] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو رمضان کے مہینے میں دس دن اعتکاف کرے اسکو دو حج اور عمرے کا ثواب ہوتا ہے۔ اور یہ[2] بھی آیا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضامندی چاہنے کے لیے اعتکاف بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے اور آگ کے درمیان تین خندق کا فاصلہ ڈالتا ہے ہر ایک خندق کی چوڑائی مشرق اور مغرب سے زیادہ ہے

[illegible]

عیدین کی رات میں جاگنے کا ثواب

[illegible]

حضرت[3] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دونون عید کی رات زندہ رکھے ثواب کے لیے تو اُسکا دل نہ مریگا جس دن سب دل مر جاوینگے اور یہ[4] بھی آیا ہے کہ جو شخص پانچ راتین زندہ رکھے اسکے لیے بہشت واجب ہو جاتی ہے ذیحجہ کی آٹھوین رات اور قربانی کی رات اور عید فطر کی رات اور شعبان کی پندرھوین رات

قربانی کرنے کی فضیلت کا بیان

حضرت[5] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے اول قطرے گرنے کے وقت اگلے سب گناہ بخشے جاتے ہین اور قیامت کے دن اُسکا لہو گوشت ستر گنا زیادہ کرکے میزان مین رکھا جاویگا اور یہ حکم سب مسلمانون کے لیے عام ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ اگرچہ اسکا لہو زمین پر گرتا ہے لیکن وہ خدا کی نگہبانی مین رہتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص خوشی سے ثواب کے واسطے قربانی دے تو وہ قربانی اسکے لیے آگ سے پردہ ہوگی۔ اور یہ بھی آیا ہے

[1] یہ حدیث علی ابن حسین کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲۲ مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث ابو امامہؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲ [4] یہ حدیث معاذ بن جبلؓ کی روایت سے مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲ [5] یہ حدیث ابو سعیدؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۲۱ مین ہے ۱۲
یہ حدیث علیؓ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی صفحہ ۲۲۲ مین ہے ۱۲

کہ چاندی کا اس سے بہتر کوئی مصرف نہیں ہے کہ قربانی مین خرچ کیجاوے

حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان

ف حج اور عمرے کی فضیلت کچھ پہلے بیان ہو چکی ہے۔ اور باقی بیان ہوتی ہے۔ حضرت[۱] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حج کیا کرو اس واسطے کہ حج گناہون کو دھوڈالتا ہے جیسے پانی میل کو دھوڈالتا ہے۔ اور[۲] یہ بھی آیا ہے کہ حاجی اپنے گھر والون مین سے چارسو آدمی کی شفاعت کریگا اور[۳] یہ بھی آیا ہے کہ جو اونٹ پر سوار ہو کر خانے کعبے کی حج کو جاوے تو اونٹ کے ہر قدم کے بدلے کہ اٹھاوے یا رکھے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک بدی دور کیجاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور[۴] یہ بھی آیا ہے کہ جو پیادہ پا چل کر حج کرے تو اللہ تعالی اوسکے واسطے ہر قدم کے بدلے سات سو نیکی لکھتا ہے ہر نیکی حرم کی نیکیون کی مثل ہے کسی نے عرض کیا کہ حرم کی نیکیان کیا ہین فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کی برابر ہے۔ اور فرمایا[۵] کہ جب اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو بہشت سے اُتار فرمایا کہ مین تیرے ساتھ ایک گھر یعنی خانہ کعبہ اوتارتا ہون کہ اُس کے گرد طواف کیا جاویگا جیسے میرے عرش کے گرد طواف کیا جاتا ہے اور اُسکے پاس نماز پڑھائی جائیگی جیسے میرے عرش کے پاس نماز پڑھی جاتی ہے پھر جب نوح علیہ السلام کے زمانے مین طوفان چڑھا تو وہ کعبہ اُٹھا یا گیا اور پیغمبر لوگ اُسکا حج کیا کرتے تھے لیکن اُسکی اصلی جگہہ جانتے تھے پھر خدا تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو اسکا ٹھکانا بتلایا تو ابراہیم علیہ السلام نے اُسکو پانچ پہاڑون کے پتھرون سے بنایا حرا اور ثبیر اور لبنان اور جبل الطبر اور

---

۱ یہ حدیث عبداللہ بن جرار کی روایت سے مطبوعہ دہلی فاروقی صـ۲۲۲ مین ہے ۱۲
۲ یہ حدیث ابوموسی کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صـ مین ہے ۱۲
۳ یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے مطبوعہ کے صـ مین ہے ۱۲
۴ یہ حدیث زاذان کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صـ۲۲۱ مین ہے ۱۲
۵ یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی روایت سے ترغیب مطبوعہ الجبل کے صـ۲۲۲ مین ہے ۱۲

جبل الخیر سے سو جہان تک ہو سکے اس سے فائدہ اوٹھاؤ اور یہ بھی آیا ہو کہ حاجی کو بخشا جاتا ہے اور جسکے لیے حاجی دعا کرے اُسکو بھی بخشا جاتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کیطرف[۱] وحی بھیجی کہ اے آدم اس گھر کا حج کر پہلے اس سے کہ تجکو موت آوے اُنھون نے عرض کیا کہ الٰہی موت کیا ہی کہا عنقریب تو چکھ لیگا عرض کیا کہ مین اپنے گھر والون مین سے کس کو خلیفہ بناؤن خدا نے فرمایا کہ یہ بات آسمانون اور زمینون اور پہاڑون پر پیش کر آدم علیہ السلام نے یہ بات آسمانون پر پیش کی آسمان نے انکار کیا پھر اُنھون نے یہ بات زمین پر پیش کی اُس نے بھی انکار کیا پھر پہاڑون پر پیش کی اُنھون نے بھی انکار کیا اور اُن کے بیٹے قابیل اپنے بھائی کے قاتل نے قبول کیا تو آدم علیہ السلام ہند کی زمین سے حج کو نکلے سو جس منزل مین اُترے اور وہان کھایا پیا وہ جگہ اُن کے بعد آباد ہو گئی اور وہان گاؤن بس گئے یہان تک کہ مکے مین پہونچے تو فرشتون نے اُن کی پیشوائی کی اور کہا سلام ہو تجکو اے آدم اپنے حج کو پاک کر ہم نے دو ہزار برس تجھ سے پہلے اس گھر کا حج کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُس دن خانہ کعبہ ہوئے سُرخ یاقوت سے تھا اُسکے دو دروازے تھے جو اُسکے گرد طواف کرتا تھا اُسکو نظر آتا تھا جو خانہ کعبے کے اندر ہوتا جو اُسکے اندر ہوتا اُسکو طواف کرنیوالا نظر آتا تھا سو آدم علیہ السلام نے اپنا حج ادا کیا پھر خدا تعالی نے اُسکی طرف وحی کی کہ اے آدم تو نے اپنا حج ادا کر لیا ہے آدم نے کہا ہان خدا نے فرمایا اب جو حاجت ہو سو مانگ تجھکو ملے گی آدم علیہ السلام نے کہا کہ میری حاجت یہ ہے کہ تو میرے اور میری اولاد کے گناہ بخشدے ہوے خدا نے فرمایا اے آدم تیرا گناہ تو ہم نے بخش دیا ہے لیکن تیری اولاد کے گناہ جو مجھے پہچانیگا اور مجھ پر ایمان لاویگا اور

[۱] یہ حدیث انس بن مالک کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صـ مین ہے ۱۲

میری کتابون اور رسولون کو سچا جانیگا۔ اُسکے گناہ ہم بخش دینگے اور یہ بھی آیا ہے کہ
کعبے کی ایک زبان ہے[1] اور دو ہونٹ ہین تو اُس نے اپنے رب کے پاس شکوہ کیا کہ میری
زیارت کرنے والے ایک کم ہین تو خدا تعالی نے اُسکی طرف وحی کی کہ مین بندے
پیدا کرون گا عاجزی کرنے والے سجدے کرنیوالے تیری طرف جھکینگے جیسے کبوتر
اپنے انڈون کی طرف جھکتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ داؤد[2] علیہ السلام نے عرض کی
الٰہی تیرے بندونکا تجھ پر کیا حق ہے جبکہ وہ تیری زیارت کو تیرے گھر مین آوین فرمایا
کہ زیارت کرنیوالے کا حق ہے اُسپر جسکی زیارت کی گئی اے داؤد مجھ پر اُن کا حق ہے
کہ مین اُن کو دنیا مین آرام اور عافیت سے رکھون اور آخرت مین اُن کے گناہ
بخش دون۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص[3] طواف کی دو رکعتین پڑھے تو گویا اُس نے
حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کیا اور جو صفا اور مروہ کے
درمیان سات بار دوڑے تو گویا اُس نے ستر غلام آزاد کیے اور جو عرفات مین کھڑا
ہووے تو اللہ تعالی دنیا کے آسمان کی طرف اترتا ہے اور فرشتون مین فخر کرتا ہے
دیکھو میرے بندے میرے پاس آئے پراگندہ بال ہر طرف سے میری رحمت کی امید
کو سو اگر اُنکے گناہ ریتکے شمار کے برابر یا مینھ کے قطرون کے برابر یا دریا کے جھاگ
کے برابر ہون تو بیشک مین اُن کو بخش دون گا اے میرے بندو پھر جاؤ تم بخشے گئے
اور جسکی تم نے شفاعت کی وہ بھی اور جو شخص کنکریان پھینکے تو ہر کنکری پر اسکا ایک
کبیرہ گناہ معاف کیا جاتا ہے اور جو شخص حج مین سر منڈا دے تو اسکے نیچے ہر بال
کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ دور کیا جاتا ہے اور یہ بھی آیا ہے

۱ یہ حدیث جابرؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۱۲۶ مین ہے ۱۲
۲ یہ حدیث ابوذرؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
۳ یہ حدیث ابن عمر رضؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ مین ہے ۱۲

کہ اُسکے لیے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ہوگا اور جو اُسکے بعد خانے کعبے کا طواف کرے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو پھر فرشتہ آکر اپنے دونوں ہاتھ اُسکے مونڈھوں پر رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے پچھلے گناہ تو بخشے گئے آیندہ اچھے عمل کر اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص حج اور عمرے کو نکلے پھر اُس میں آتے یا جاتے مرجائے تو اُسکا حساب نہ ہوگا اور نامۂ اعمال اُسکا پیش نہ کیا جاویگا اور اس سے کہا جاویگا کہ بہشت میں داخل ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ طواف کرنیوالوں سے فخر کرتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص حج میں ایک درہم خرچ کرتا ہے تو اُسکو سات سو درہم کا ثواب ملتا ہے اور[2] یہ بھی آیا ہے کہ جو پیچھے اپنے گھر والوں کو کچھ خرچ دیجاوے تو اُسکو ہر درہم کے بدلے دس لاکھ درہم کا ثواب ملتا ہے اور[3] یہ بھی کہ جب کوئی اپنا پاک مال لے کر حج کو نکلتا ہے اور اپنا قدم سواری کی رکاب میں رکھتا ہے اور لبیک پکارتا ہے یعنی الٰہی میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور حاضر ہوں تو کوئی پکارنیوالا اُسکو آسمان سے پکارتا ہے لبیک و سعدیک یعنی میں بھی حاضر ہوں خدمت میں ہوں تیرا خرچ راہ حلال ہے اور تیری سواری بھی حلال ہے اور تیرا حج گناہوں سے پاک ہے اور جب حرام مال لیکر حج کو نکلے اور اپنا پاؤں رکاب میں رکھے اور لبیک کہے اور اُسکو آسمان سے کوئی پکارنیوالا پکارتا ہے کہ میں تیرے پاس حاضر نہیں ہوں تیرا خرچ راہ حرام ہے اور تیرا النفقہ حرام ہے اور تیرا حج گناہوں والا ہے گناہوں سے پاک نہیں۔

---

[1] یہ حدیث عائشہؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـــ ۲۲۷ میں ہے ۱۲

[2] یہ حدیث انسؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صـــ ۱۲۸ میں ہے ۱۲

[3] یہ حدیث ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ ایضاً کے صـــ ۲۲۸ میں ہے ۱۲

خاوند کی تابعداری کرنیکا بیان

حدیث[1] میں آیا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو اُس نے کہا کہ میں فلانی عورت ہوں فلانے کی بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تجکو پہچان لیا تجکو کیا حاجت ہے اُس نے کہا کہ میری حاجت میرے چچا کے بیٹے طرف ہے جو فلانا عابد ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اُسکو پہچانتا ہوں اس عورت نے کہا کہ وہ مجھکو نکاح کا پیغام کرتا ہے سو مجھ کو خبر دیجیے کہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے اگر میں اُسکی طاقت رکھوں تو نکاح کروں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند کا حق یہ ہے کہ اگر دونوں نتھنوں سے پیپ اور لہو بہتا ہو اور عورت اُسکو اپنی زبان سے چاٹے تو بھی اُسکا حق ادا نہ کر سکے اگر کسی بندے کے لیے کسی بندے کو سجدہ کرنا لایق ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے جب خاوند اُسکے پاس آوے بہ سبب اس چیز کے کہ خدا تعالےٰ نے مرد کو اُس پر فضیلت دی ہے جب اُس عورت نے یہ حدیث سنی تو کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کیا کہ میں کبھی نکاح نہ کرونگی جب تک کہ دنیا باقی ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ بعض انصار[2] ہوئیں کے پاس ایک اونٹ تھا کہ اس پر کنوئیں سے پینے کے واسطے پانی لایا کرتے تھے تو وہ اونٹ اُن سے بگڑ گیا اُن کو اپنے اوپر سوار ہونے سے منع کیا انصار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا اُسپر ہم پانی پینے کو لایا کرتے تھے اب وہ ہم سے بگڑ گیا ہے ہم کو اپنے اوپر سوار ہونے نہیں دیتا اور کھیتی اور کھجوروں کے درخت پیاس سے سوکھ گئے ہیں تو حضرت صلے اللہ علیہ

[1] یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۳۲۵ میں ہے ۱۲
[2] یہ حدیث انس بن مالک کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۳۲۵ میں ہے ۱۲

وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اٹھو اصحاب وہ کھڑے ہوے پھر[ف۱] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باغ مین داخل ہوے اور اونٹ باغ کے ایک کنارے مین کھڑا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی طرف چلے تو انصار نے عرض کیا یا حضرت یہ اونٹ سودائی کی طرح ہو گیا ہے ہم ڈرتے ہین کہ آپ پر حملہ کرے آپنے فرمایا کہ مجکو اسکا کچھ ڈر نہین پھر جب اونٹ نے آنحضرت کو دیکھا تو آپ کی طرف آگے بڑھا یہانتک کہ آپکے آگے سجدے مین گر پڑا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا ماتھا پکڑا اور آپکے آگے ایسا ذلیل و عاجز ہو گیا کہ ویسا کبھی نہین ہوا تھا یہانتک کہ اسکو کام مین داخل کیا تو صحابہ نے آپسے کہا یا حضرت یہ چوپایہ حیوان ہے کچھ عقل و شعور نہین رکھتا اور ہم عقل و شعور رکھتے ہین سو ہم لائق تر ہین کہ آپ کو سجدہ کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کیلیے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو مین حکم کرتا کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے اسواسطے کہ مرد کا عورت پر بڑا حق ہے اگر اسکے بدن مین سر کی چوٹی سے پاؤن تک زخم ہو اور اس سے پیپ اور زرد آب بہتا ہو اور اسکی عورت اسکو زبان سے چاٹ لیوے تو بھی خاوند کا حق ادا نہ کر سکے

اور یہ بھی آیا ہے کہ عورت اونٹ کی پیٹھ پر ہو اور اسکا خاوند اس سے صحبت کرنی چاہے تو اسکو منع نہ کرے اور یہ بھی آیا ہے کہ جبتک وہ خاوند کا حق ادا نہ کرے تب تک خدا کا حق ادا نہین ہوتا اور جائز نہین کہ کوئی بندہ دوسرے بندے کو سجدہ کرے سوائے خدا تعالے کے

دور و یہ ہونے کا گناہ

ف۱ یہ حدیث ابن ابی اوفی کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۲۷۵ مین ہے ۱۲
ف۲ یہ حدیث ابن اوفی کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲۷۵ مین ہے ۱۲

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں مین بدتر وہ شخص ہے جو دو رویہ جب اُسکے پاس جاوے تو اُسیکا ہو جاوے اور جب اُسکے پاس آوے تو اسیکا ہو جاوے جسکے پاس جاوے اُسیکے موافق بات کہے اور یہ بھی آیا ہے جسکی دنیا مین دو زبانین ہون قیامت کے دن اُسکے واسطے آگ کی دو زبانین ہونگی۔

مسلمان کے حقیر جاننے کا گناہ اور یہ کہ بدون پرہیزگاری کسی کو کسی پر کچھ فضیلت نہین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اُسکو اسپر ظلم کرنا جائز ہے اور نہ اسکا ذلیل کرنا اور نہ حقیر جاننا درست ہے اور تقوی سینے مین ہے اور کافی ہے مرد کے واسطے یہ بدی کہ بھائی مسلمان کو حقیر جانے اور مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اُسکا خون بھی اور مال بھی اور اسکی آبرو بھی اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص مسخری کرے اُسکے لیے آخرت مین بہشت کا دروازہ کھولا جاویگا پھر اُسے کہا جاویگا کہ آ سو وہ نہایت فکر و اندیشہ سے آویگا پھر جب قریب پہونچیگا تو بہشت کا دروازہ بند کر لیا جاویگا پھر اُسکے لیے اور دروازہ کھولا جاویگا تو اُس سے کہا جاویگا کہ آ آ وہ نہایت غم اور اندیشے سے آویگا پھر جب اُسکے قریب پہونچیگا تو دروازہ بند کر لیا جاویگا پھر ہمیشہ اُسکے ساتھ اسیطرح ٹھٹھا کیا جاویگا یہان تک کہ جب پھر بہشت کا دروازہ کھولا جاویگا اور اُسکو کہا جاویگا کہ آ آ تو وہ نا امیدی سے اُسکی طرف نہ آویگا۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ یہ تمھارے حسب و نسب اور شرافت ذاتی پر فضیلت کا سبب نہین ہین تم سب آدم کی اولاد ہو کسی کو

---

۱ یہ حدیث ابوہریرہ رضی کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۳۴ مین ہے ۱۲
۲ یہ حدیث عمار بن یاسر کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۳۴ مین ہے ۱۲
۳ یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۳۵ مین ہے ۱۲
۴ یہ حدیث حسن کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
۵ یہ حدیث عقبہ بن عامر کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۳۶ مین ہے۔

کسی پر فضیلت نہین مگر ساتھ دین اور نیک عمل کے اور یہ بھی[۱] آیا ہے کہ کسی کو کسی پر فضیلت نہین مگر دین اور تقوی سے اور یہ بھی آیا ہے کہ اے لوگو تمھارا رب ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک ہے۔ خبردار ہو عربی کو عجمی پر کچھ فضیلت نہین ہے اور عجمی کو عربی پر فضیلت نہین۔ اور سُرخ لوگون کو کالے لوگون پر فضیلت نہین اور کالون کو گورون پر فضیلت نہین اور نہ بالعکس مگر تقوی سے اسواسطے کہ خدا تعالی نے فرمایا کہ بہت بزرگ تم مین خدا کے نزدیک وہ ہے جو تم مین زیادہ پرہیزگار ہو۔ اور یہ بھی[۲] آیا ہے کہ قیامت کے دن خدا کسی پکارنیوالے کو حکم کریگا کہ پکارے کہ مین نے تقوی کی نسب ٹھہرائی تھی اور تم نے ذاتی نسب ٹھہرائی تھی سو مین آج اپنی نسب ٹھہرائی ہوئی اونچی کرونگا اور تمھارے نسب ذات نیچی کرونگا اور یہ بھی آیا ہے کہ چاہیے کہ لوگ باپ دادون کے ساتھ فخر کرنے سے باز آوین کہ وہ تو دوزخ کے کوئلے ہین نہین تو وہ خدا کے نزدیک گندگی کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہونگے ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ نسب اور ذات کچھ چیز نہین ہے بلکہ جو شخص اپنی ذات پر فخر کرے وہ گندگی کے کیڑے سے بھی بدتر ہے اگرچہ شرافت ذاتی رکھتا ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ذات اور نسب پر فخر کرنا اور دوسرے کو کم ذات سمجھنا بڑا گناہ ہے

بے دیوار چھت پر سونے اور موج کیوقت دریا مین سوار ہونیکا گناہ

جس چھت[۳] کے گرد دیوار نہو اُسپر سونا جائز نہین ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی چھت پر سوئے جسکے گرد دیوار نہو جو اسکو گرنے سے نہ روکے تو اُس سے اللہ کا ذمہ پاک ہے اور یہ بھی[۴] آیا ہے کہ جو ایسی چھت پر سوے اور گر کر مر جاے تو اُسکا

۱ یہ حدیث جابر بن عبد اللہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صـــ مین ہے ۱۲
۲ یہ حدیث ابوہریرہ رض کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صـــ مین ہے ۱۲
۳ یہ حدیث جابر رض کی روایت سے کتاب الترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـــ مین ہے ۱۲
۴ یہ حدیث عبد الرحمن کی روایت سے کتاب الترغیب مطبوعہ کے صـــ مین ہے ۱۲
۵ یہ حدیث ابی عمران رض کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـــ ۵۵۲ مین ہے ۱۲

خون رائگان ہے اور اسیطرح جو شخص موج کے وقت دریا مین سوار ہو تو اس سے
خدا کا ذمہ پاک ہے یعنی اُسکا خون رائگان ہے۔

قرآن شریف کے پڑھنے پڑہانے کی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر وہ شخص ہے جو قرآن مجید پڑھے اور لوگون کو پڑہاوے۔ اور فرمایا کہ جو لوگ کسی گھر مین جمع ہوکر قرآن شریف پڑھین اور اُسکی تدریس کرین تو اوس پر خدا کی طرف سے سکینہ یعنے چین اترتا ہے اور رحمت اُنکو ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے اُنکو گھیر لیتے ہین اور اللہ تعالیٰ اُنکو اپنے پاس والون مین یاد کرتا ہے۔ اور فرمایا کہ جو شخص صبح کو جاکر قرآن کی دو آیتین سیکھے تو وہ اسکے لیے دو فربہ اونٹنیون سے بہتر ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ جو قرآن شریف کی تلاوت کرے اُسکے لیے زمین مین روشنی ہوتی ہے اور آسمان مین ذخیرہ ہوتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو لوگ قرآن پڑھتے ہین قرآن اُنکی شفاعت کریگا اور اسکی شفاعت اُسکے حق مین قبول ہوگی جس نے اُسکو اپنا امام بنایا یعنے اوسپر عمل کیا اور اسکو بہشت کیطرف کھینچ لیگا اور جو اسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالے یعنے اُسپر عمل نہ کرے اُسکو دوزخ مین ڈالیگا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے تو اُسکے مان باپ کو قیامت کے دن نور کا تاج پہنایا جاوے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی اور اُن کو بہشتی جوڑے پہنائے جاوینگے کہ تمام دُنیا اُن کی قیمت نہو سکے وہ کہین گے یہ جوڑے ہمکو کس سبب پہنائے گئے تو کہا جاویگا کہ تمہاری اولاد نے قرآن پڑھا۔ اور یہ بھی

سلہ یہ حدیث عثمان رضہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲۸۰ مین ہے ۱۲ ؎۲ یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲ ؎۳ یہ حدیث عقبہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲ ؎۴ یہ حدیث ابو ذر رضہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۸۱ مین ہے ۱۲

؎۵ یہ جابر کی روایت سے صفحہ مین ہے ۱۲

؎۶ یہ حدیث سہل رضہ کی روایت سے مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

آیا ہے کہ قرآن والا قیامت کے دن آویگا تو قرآن کہیگا کہ الٰہی اسکو تاج پہنا تو اسکو بزرگی کا تاج پہنایا جاویگا پھر قرآن شریف کہے گا الٰہی اسکی بزرگی زیادہ کر پھر اسکو بزرگی کا جوڑا پہنایا جاویگا پھر قرآن شریف بھی کہیگا الٰہی اس سے راضی ہوجا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوجاویگا پھر اس سے کہا جاویگا کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور اسکے لیے ہر آیت کے بدلے نیکی زیادہ ہوگی اور کہا خطابی نے کہ حدیث مین آیا ہے کہ قرآن شریف کی آیتون تعداد بہشت کے درجون کے موافق ہے تو قرآن پڑھنے والے سے کہا جاویگا کہ تو جس قدر قرآن کی آیتین پڑھا کرتا تھا اوسیقدر درجون مین چڑھ جا سو جس نے تمام قرآن شریف پورے طور سے پڑھا ہوا ہوگا تو وہ آخرت مین قرآن کے سبب سے اونچے درجے مین پہونچیگا اور جس نے قرآن کا کچھ حصہ پڑھا ہوگا اسکو اوسیقدر بہشت کے درجات مین ترقی ہوگی۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ تین شخص ہین کہ وہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے امن مین رہین گے اور وہ بے حساب بہشت مین جائین گے اور وہ مشک کے ٹیلون پر ہون گے یہان تک کہ تمام خلقت حساب سے فارغ ہو اون مین سے ایک وہ شخص ہے جس نے خدا کی رضامندی چاہنے کے لیے قرآن پڑھا دوسرا وہ شخص ہے جو کسی قوم کا امام ہو اور وہ اس سے راضی ہون تیسرا وہ شخص ہے جو خدا کی رضامندی چاہنے کے لیے لوگون کو نماز کی طرف بلاوے یعنی نماز کی پانچون وقت بانگ دیوے اور یہ بھی آیا ہے کہ قرآن مجید خدا کی ضیافت ہے تو اسکی ضیافت قبول کرو جہان تک تم سے ہوسکے یہ قرآن مجید خدا کی رسی ہے اور نور ظاہر ہے اور شفا نفع دینے والی ہے جو اسپر عمل کرے اسکو بچانیوالا ہے اور جو اسکی پیروی کرے اسکے لیے

---

۱ یہ مضمون ترغیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۸۳ مین ہے ۱۲

۲ یہ حدیث ابن عمر رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۸۳ مین ہے ۱۲

۳ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ صفحہ ۲۸۳ مین ہے ۱۲

نجات جو اوسکی پیروی کرے وہ گمراہ نہین ہوتا کہ اُسکے منانے کی حاجت پڑے اور بٹیڑھا نہین ہوتا کہ سیدھا ہو اُسکے عجیب مطالب تمام نہین ہوتے اور بہت پڑھنے سے پُرانا نہین ہوتا اُسکی تلاوت کیا کرو اللہ تمکو اُسکی تلاوت پر اجر دیگا ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں - اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ تم قرآن سے بہتر کوئی چیز اپنے ساتھ نہ لیجاؤ گے اور یہ بھی[2] آیا ہے کہ آدمیون مین بعضے خدا کے لوگ ہین صحابہ رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہین فرمایا وہ اہل قرآن ہین یعنے قرآن والے اور یہی اہل اللہ او راسکے خالص لوگ ہین اور حدیث[3] مین آیا ہے کہ عمران بن حصین ایک قاری پر گذرے کہ قرآن پڑھتا ہے پھر لوگون سے سوال کرتا ہے تو اونھون نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون یہ مصیبت ہے مین نے حضرت صلعم سے سُنا فرماتے تھے کہ جو شخص قرآن پڑھے تو چاہیے کہ اوسکے ساتھ اللہ ہی سے مانگے اسواسطے کہ عنقریب بعضے لوگ آوینگے کہ قرآن کو پڑھینگے اور اُسکے ساتھ لوگون سے مانگینگے اور یہ بھی[4] آیا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے پھر اُس پر عمل کرے اسکے حلال کو حلال جانے اور اُسکے حرام کو حرام جانے تو خدا اسکے سبب سے بہشت مین داخل کریگا اور اوس کے گھر والون مین سے دس آدمیون کے حق مین اسکی شفاعت قبول کریگا جن کے واسطے آگ واجب ہو چکی ہوگی - اور یہ بھی[5] آیا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے وہ ذلیل عمر کی طرف نہین پہونچایا جاتا - اور یہ بھی[6] آیا ہے کہ قرآن مجید کی ایک آیت کا پڑھنا سو رکعت سے افضل ہے اور علم کا ایک باب پڑھنا ہزار رکعت سے بہتر ہی خواہ اُسپر عمل کیا جاوے یا نہ عمل کیا جاوے اور[7] فرمایا کہ اُس مومن کی مثل جو قرآن کو

ف۱ یہ حدیث ابو ذر رض کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـ۲۸۳ مین ہی ۱۲ ف۲ یہ حدیث انس رض کی روایت ترغیب مطبوعہ کے صـ مین ہے ۱۲ ف۳ یہ حدیث عمران کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صـ مین ہے ۱۲ ف۴ یہ حدیث علی رض روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صـ مین ہی ۱۲ ف۵ یہ حدیث ابن عباس کی روایت سے ترغیب مطبوعہ ایضاً کے صـ۲۸ مین ہے ۱۲ ف۶ یہ حدیث ابو ذر کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صـ مین ہی ۱۲ ف۷ یہ حدیث ابو موسیٰ کی رض کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـ۲۹ مین ہے ۱۲

پڑھے میٹھے لیمو کی ہی کہ اُسکا مزہ بھی اچھا ہے اور بو بھی اچھی ہی اور مثل اس مومن کی
جو قرآن نہ پڑھے کھجور کے ہی اور مثل اس منافق کے جو قرآن پڑھے مثل ناز بو کی ہی کہ اسکی بو اچھی ہے
اور مزہ کڑوا ہے اور مثل اُس منافق کے جو قرآن نہ پڑھے اندراین کے پھل کی سی مثل ہے
کہ اُسکا مزہ کڑوا ہی اور اُسکی بو بھی اچھی نہین - اور حدیث[۵۱] مین ہی کہ اسید بن حضیر
صحابی ایک رات اپنے طویلے مین قرآن پڑھ رہے تھے کہ اُنکا گھوڑا بھڑکا اُنھون نے
قرآن پڑھا پھر گھوڑا بھڑکا پھر اُنھون نے پڑھا گھوڑا بھڑکا تو مین ڈرا کہ میرا بیٹا یحیے
روندا جاوے تو مین گھوڑے کی طرف اٹھا کہ دیکھون کیا ہے تو مین نے دیکھا کہ میرے
سر پر سائبان کی طرح ایک چیز ہے اس مین چراغ روشن ہین آسمان کی طرف
چڑھے جاتے ہین یہان تک کہ میری نظر سے غائب ہو گئے تو مین صبح کو حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو مین نے عرض کیا یا حضرت جس حالت
مین کہ مین آج اپنے طویلے مین قرآن پڑھ رہا تھا کہ ناگہان میرا گھوڑا بھڑکا تو آپنے
فرمایا کہ اے ابن حضیر قرآن پڑھا کر اس نے عرض کیا کہ پھر مین نے پڑھا پھر گھوڑا
بھڑکا پھر مین نے پڑھا پھر گھوڑا بھڑکا تو مین ڈرا کہ مبادا میرا بچا روندا جاوے
تو مین پھرا تو مین نے سائبان کی طرح ایک چیز دیکھی اوسمین چراغ روشن تھے پھر وہ
آسمان کی طرف چڑھ گئی یہانتک کہ نظر سے غائب ہو گئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے تیرا قرآن سنتے تھے اور اگر تو صبح تک پڑھتا رہتا تو سب لوگ
اُن کو دیکھتے اُن سے پوشیدہ نہ ہوتے اور ایک روایت مین ہی کہ یہ فرشتے تھے تمھارا قرآن
سُننے کو اُترے تھے خبردار اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو عجب چیزین دیکھتا - اور فرمایا[۵۲] کہ جب آدمی
سجدے کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان چیخ مارتا ہے اور روتا ہے

۵۱ = حدیث ابو سعید خدری رض کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲۸۳ میں ہے ۱۲
۵۲ = حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۸۴ مین ہے ۱۲

کہتا ہے کہ خدا تعالی نے آدمی کو سجدے کا حکم کیا اور اُس نے سجدہ کیا تو بہشتی ہوا اور خدا نے مجھکو سجدے کا حکم کیا مین نے خدا کی نافرمانی کی تو مین اس سبب سے دوزخی ہوا اور ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے[۱] اُنھوں نے کہا مین نے خواب مین دیکھا کہ مین سورۂ صٓ لکھ رہا ہون پھر جب سجدے کی آیت پر پہونچا تو مین نے دیکھا کہ دوات اور قلم اور جو چیز وہان موجود تھی سب سجدکو مین گر پڑی ہے تو مین نے یہ خواب حضرت[۲] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا پھر آپ ہمیشہ اُسمین سجدہ کرتے رہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سورۂ نجم لکھی گئی پھر جب سجدے کی آیت پر پہونچے تو آپنے سجدہ کیا اور دوات اور قلم نے بھی سجدہ کیا اور ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اُس نے عرض کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ایک درخت کے تلے نماز پڑھ رہا ہون اور مین نے دیکھا کہ گویا سجدہ پڑھتا ہون تو مین نے دیکھا کہ درخت نے میرے سجدے کے ساتھ سجدہ کیا

قرآن پڑھ کر بھولا دینے کا بیان اور جس کے پیٹ مین کچھ قرآن نہو اسکی وعید

حضرت[۵] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے پیٹ مین کچھ قرآن نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے اور یہ[۶] بھی آیا ہے کہ بہت خالی گھر وہ ہے جس مین قرآن سے کچھ چیز نہ ہو اور فرمایا[۶] کہ اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہین کہ آدمی قرآن کی کوئی سورۃ یا آیت پڑھ کر بھول جاوے وہ خدا سے ملیگا اس حال مین کہ جذامی ہوگا

۱؎ یہ حدیث ابو خدری کی روایت سے ترغیب الترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۸۴ مین ہے ۱۲
۲؎ یہ حدیث ابو ہریرہ رضؓ کی روایت سے ترغیب وترتیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
۳؎ یہ حدیث ابو ہریرہ رضؓ کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۸ مین ہے ۱۲
۴؎ یہ حدیث ابن عباس رضؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۸۵ مین ہے ۱۲
۵؎ یہ حدیث ابن مسعود کی روایت سے ترغیب وترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
۶؎ یہ حدیث انس رضؓ کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

خوش آوازی سے قرآن پڑھنا اور اُس کی نگہبانی کرنیکا بیان

حضرت[۵۱] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کے حافظ کی مثل اونٹ کی سی مثل ہے جسکا گھٹنا بندھا ہوا اگر اُسکی نگہبانی کرے تو رہے اور اگر اس کو چھوڑ دے تو چلا جاوے یعنے اگر رات دن قرآن کو پڑھتا ہی تو یاد رہتا ہی نہین تو بھول جاتا ہے اور[۵۲] یہ بھی آیا ہی کہ قرآن کی خبرگیری کیا کرو پس قسم ہی اُسکی جس کے قابو مین میری جان ہی کہ وہ مردون کے سینے سے زیادہ بھاگنے والا ہی بہ نسبت اونٹ کے اپنے زانوبند سے اور فرمایا کہ جیسے خدا[۵۳] نے پیغمبر کو خوش آواز سے قرآن پڑھنے کی اجازت دی ہے ویسی اور کسی چیز کی اجازت نہین دی۔ اور یہ بھی آیا ہے خوش آوازی[۵۴] سے قرآن پڑھنے والے مرد کو خدا کی زیادہ اجازت ہے لونڈی گانے والی سے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ اپنی[۵۵] آواز کو قرآن سے زینت دو یعنے قرآن کے پڑھنے مین مشغول رہو اور اُسکو اپنا شعار او رزینت ٹھہراؤ اور یہ[۵۶] بھی آیا ہے کہ یہ قرآن غم کے ساتھ اُترا ہے پس جب تم اُسکو پڑھو تو روؤ پھر اگر تمکو خود بخود رونا نہ آوے تو زور سے اپنے تئین رولاؤ اور قرآن کو خوش آواز سے پڑھو اور جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم سے نہین اگر خوش آواز نہ ہو تو جہانتک ہوسکے خوش آوازی سے پڑھے۔ اور[۵۷] یہ بھی آیا ہے کہ قرآن کو نہایت خوش آوازی سے پڑھنے والا وہ شخص ہے جسکو تم گمان کرو کہ قرآن پڑھتا ہوا اللہ سبحانہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے

آیت کرسی کی فضیلت کا بیان

۵۱ یہ حدیث سعد بن عبادہ رضی کی روایت مطبوعہ کے صـ مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابن عمر اور ابن مسعود کی روایت سے صـ ۲۸۶ مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابوہریرہ رض کی روایت سے صـ ۲۸۶ مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث فضہ کی روایت سے صـ ۱۰ مین ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث براء کی روایت سے صـ مین ہے ۱۲ ۵۶ یہ حدیث بھی مطبوعہ الیضًا کے صـ مین ہے ۱۲

۵۷ یہ حدیث جابر کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صـ ۲۸۷ مین ہے ۱۲

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کھلیان میں اُنکی کھجوریں پڑی تھیں اور کعب اُنکی خبرگیری کیا کرتے تھے تو اُنھوں نے معلوم کیا کہ کھجوریں گھٹی جاتی ہیں تو ایک رات اُنھوں نے چوکیداری کی تو ناگہان اُنھوں نے ایک چوپایہ دیکھا بالغ لڑکے کی ہیئت پر اُس کو سلام کیا اُس نے سلام کا جواب دیا میں نے کہا کہ تو کون ہے جن ہے یا آدمی اُس نے کہا کہ میں جن ہوں میں نے کہا کہ مجھکو اپنا ہاتھ پکڑا تو میں نے دیکھا کہ اُسکا ہاتھ کُتے کا سا ہاتھ ہے اور کتے کے سے بال ہیں میں نے کہا کہ جنوں کی پیدائش اس طرح ہوتی ہے اُس نے کہا کہ جن جانتے ہیں کہ ان میں مجھ سے زیادہ نر کوئی نہیں میں نے کہا کہ تیری اس چوری کا کیا باعث ہے اُس نے کہا مجھکو یہ خبر پہونچی کہ تو صدقے کو بہت دوست رکھتا ہے تو میں نے چاہا کہ تیرے کھانے میں سے بھی کچھ حصہ لوں میں نے کہا کہا چیز ہے جو ہمکو تم سے پناہ میں رکھے اس نے کہا کہ آیۃ الکرسی پھر میں نے اُسکو چھوڑ دیا پھر میں نے صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جا کر یہ حال عرض کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبیث نے سچ کہا اور ابو ایوب کی روایت میں آیا ہے کہ میں نے اُسے کہا کہ میں تجھ کو پکڑ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے چلونگا اُسنے کہا میں تجکو آیۃ الکرسی بتلاتا ہوں جو شخص اُسکو پڑھے اُسکے نزدیک شیطان جاتا ہے نہ کچھ اور چیز تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنکر فرمایا کہ اُس نے تجھ سے سچ کہا اور وہ بڑا جھوٹا ہے

سورۂ یٰس کی فضیلت کا بیان

ف کچھ فضائل اسکے پہلے گذر چکے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی رضامندی چاہنے کے لیے رات کو سورۂ یٰس پڑھے

ف ۱ یہ حدیث ابی بن کعب رض کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعۂ کے صفحہ میں ہے ۱۲
ف ۲ یہ حدیث ابو ایوب انصاری کی اور ابن کعب کی روایت سے مطبوعۂ کے صفحہ ۲ میں ہے
ف ۳ یہ حدیث جندب رضی کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعۂ کے صفحہ ۱۹۱ میں ہے ۱۲

اُس کے لیے بخشا جاتا ہے اور یہ بھی آیا ہے[5] کہ جو شخص ایک بار سورۂ یٰسٓ پڑھے اُسکو دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب ہوتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص ہر روز سورہ یٰس پڑھے اُسکی سب حاجتیں ادا ہو جاتی ہیں

سورۂ ملک کی فضیلت کا بیان

فائدہ اسکے کچھ فضائل پہلے بھی گذر چکے ہین یہ فضائل اسکے علاوہ ہین حدیث[1] مین آیا ہے کہ ایک صحابی رضؓ نے ایک قبر پر ایک تنبو گاڑا اور اوسکو معلوم نہ تھا کہ یہان قبر ہے تو ناگہان اُس نے دیکھا کہ وہان قبر ہے اور قبر کے اندر ایک آدمی یعنی جو اس مین مدفون تھا سورۂ ملک پڑھ رہا ہے یہان تک کہ اُس نے تمام سورہ ختم کی پھر وہ شخص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا حضرتؐ مین نے ایک قبر پر تنبو گاڑا اور مجھکو یہ گمان نہ تھا کہ یہان قبر ہے پھر ناگہان معلوم ہوا کہ وہ قبر ہے اس مین ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا تھا یہانتک کہ اُس نے سورہ ختم کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا[2] کہ یہ سورۂ عذاب کو مانع ہی قبر کے عذاب سے نجات دیگی۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص ہر رات سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے خدا اُسکو اُسکے سبب سے قبر کے عذاب سے بچالیگا

سورۂ قل ہو اللہ کی فضیلت کا بیان

ف کچھ فضائل اسکے بھی تیسرے حصے مین گذر چکے ہین یہ فضائل اون کے علاوہ ہین حضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا[3] کہ اللہ تعالی نے قرآن کے تین حصے کیے ہین ان مین سے ایک حصہ قل ہو اللہ احد کو ٹھہرایا اور یہ بھی آیا ہی[4] کہ جو شخص

---

[1] یہ حدیث انس رضؓ کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـ مین ہے ۱۲
[2] یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صـ۲۹۱ مین ہے ۱۲
[3] یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صـ۲۹۲ مین ہے ۱۲
[4] یہ حدیث ابو درداء رضؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ۲۹۲ مین ہے ۱۲
[5] یہ حدیث انس کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ۲۱۳ مین ہے ۱۲

قل ہو اللہ احد ساری سورۃ دس بار پڑھے خدا تعالیٰ اسکے لیے بہشت مین محل بناتا ہے
اور یہ بھی آیا ہے کہ ہر دن سو بار قل ہو اللہ احد پڑھے اسکے پچاس برس
کے گناہ معاف ہو جاتے ہین سوائے قرض کے

کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی فضیلت کا بیان

حضرت[۵۱] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے اسکی گواہی دے کہ نہین کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے اور بیشک محمد رسول اللہ کے ہین تو اس کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیتا ہے۔ اور یہ[۵۲] بھی آیا ہے کہ جو شخص خالص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہے وہ بہشت مین داخل ہوگا کسی نے عرض کی کہ اسکے خالص ہونے کے کیا معنی ہین فرمایا کہ یہہ کلمہ اسکو خدا کی حرام چیزون سے مانع ہو۔ یعنے جو شخص کلمہ پڑھ کے حرام چیزون سے باز رہے اُسیکا کلمہ سچا ہے اور وہی بہشت مین داخل ہوگا اور جو شخص کلمہ پڑھکے خدا کی حرام چیزون سے باز نہ رہے اُسکے واسطے یہ وعدہ نہین ہے۔ اور[۵۳] یہ بھی آیا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہشت کی کنجی ہے اور یہ[۵۴] بھی آیا ہے کہ جو شخص دن رات کی کسی گھڑی مین لا الٰہ الا اللہ کہے تو اوسکے نامۂ اعمال مین جو گناہ ہون وہ مٹ جاتے ہین یہان تک کہ اتنی نیکیان اُسمین زیادہ کی جاتی ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے آگے نور کا ایک ستون بنایا ہے جب کوئی آدمی کلمہ پڑھتا ہے تو وہ ستون جنبش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ٹھہر جا وہ کہتا ہے مین کس طرح ٹھہرون اور اُسکا کہنے والا بخشا نہین گیا تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مین نے[۵۵] اسکو بخشدیا پھر وہ ٹھہر جاتا ہے۔ اور یہ

۵۱ یہ حدیث انس کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۳۰ مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث زید بن ارقم کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث معاذ کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۳۰ مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث انس رض کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۳۱ مین ہے ۱۲

اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ جو لوگ کلمہ لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہین نہ اُنکو قبر مین وحشت ہوگی اور نہ قبر سے اوٹھنے کے دن اور وہ قبرون سے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے اُٹھین گے اور کہین گے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ یعنی سب تعریف اُس کو جس نے ہم سے غم کو دور کیا۔ اور[2] یہ بھی آیا ہے کہ موت کے وقت بھی اُنکو دہشت نہ ہوگی اور یہ بھی آیا ہے کہ اگر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو ایک حلقہ فرض کیا جاوے اور زمین اور آسمان پر رکھا جاوے تو اپنے بوجھ سے زمین و آسمان کو توڑ ڈالے اور[3] یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالی قیامت کے دن ایک شخص کو تمام خلقت کے روبرو خلاص کرنا چاہیگا تو اُس پر گناہون کے ننانوے دفتر کھولے گا ہر دفتر اُسکے گناہون کا اتنی جگہہ مین پھیلا ہوگا جہانتک نظر پہونچتی ہے پھر اللہ تعالی اس سے کہیگا کیا تو ان گناہون مین سے کسی چیز کا منکر ہے کیا میرے فرشتون نامہ اعمال لکھنے والون نے تجھ پر ظلم کیا ہے وہ کہیگا اے میرے رب کچھ ظلم نہین کیا پھر اللہ تعالے فرماویگا کچھ تیرا عذر ہے بندہ کہیگا کہ نہین اللہ تعالی فرماویگا ہان تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے کہ آج تجھپر ظلم نہین ہوگا پھر ایک نامہ نکالا جاویگا جس مین یہ لکھا ہوا ہوگا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اللہ تعالے فرماویگا کہ اسکو وزن کو دیکھ وہ کہیگا اے میرے رب ان دفترون کے آگے اس کاغذ کا کیا وزن ہوگا خدا فرماویگا تجھپر کچھ ظلم نہ ہوگا پھر میزان کے ایک پلے مین وہ ننانوین دفتر رکھے جاوینگے اور وہ کلمہ والا کاغذ دوسرے پلے مین رکھا جاویگا سو وہ کاغذ کلمہ توحید والا بھاری ہوجاویگا اور وہ ننانوے دفتر ہلکے ہوجاوینگے اسواسطے کہ خدا تعالے

---

[1] یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صـــ مین ہے ۱۲

[2] یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے کتاب ترغیب مطبوعہ کے صـــ ۳۱۲ مین ہے ۱۲

[3] یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صـــ مین ہے ۱۲

کے نام سے کوئی چیز بھاری نہین ہوتی

کلمۂ لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ کی فضیلت کا بیان

ف اِسکے فضائل چھٹے حصے مین گذر چکے ہین حضرت[1] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل اور خالص روح سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہے تو اُسکے لیے اللہ تعالی آسمان کو کھولتا ہے اور اُس کلمہ پڑھنے والے کی طرف دیکھتا ہے اور جسکی طرف خدا دیکھے اُس کا حق ہے کہ جو وہ مانگے اُسکو دیوے اور یہ بھی[2] آیا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ پڑھے اُسکو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اور یہ بھی[3] آیا ہے جو شخص یہ کلمہ کہے اُسکا کوئی گناہ باقی نہین رہتا اور اس سے بڑھکر کوئی عمل نہین۔ اور یہ بھی[4] آیا ہے کہ جو شخص محض خدا کی رضامندی چاہنے کے لیے یہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے تو خدا اُسکو بہشت کے باغون مین داخل کریگا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کہے تو اُسکے لیے بیس ہزار نیکی لکھی جاتی ہے۔

تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت کا بیان

ف اُن کے کچھ فضائل پہلے بھی گذر چکے ہین۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہے اُسکے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکی لکھی جاتی ہے تو صحابہ نے

---

[1] یہ حدیث یعقوب کی روایت سے ہے ترغیب صفحہ ۳۰۲ مین ہے ۱۲
[2] یہ حدیث براء کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۳۰۲ مین ہے ۱۲
[3] یہ حدیث ابو امامہ کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۔۔ مین ہے ۱۲
[4] یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۳۰۳ مین ہے ۱۲
[5] یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۳۱۲ مین ہے ۱۲
[6] یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۳۰۳ مین ہے ۱۲

عرض کیا کہ جب تو کوئی بھی ہم مین سے ہلاک نہ ہوگا آپنے فرمایا ہان کوئی تم مین سے
ایسی نیکیان لائیگا اگر پہاڑ پر رکھی جاوین تو اُس پر بھی بھاری ہون پھر بندے
کو خدا کی کوئی نعمت ملتی ہی تو ان نیکیون کو لیجاتی ہے پھر اسکے بعد اللہ تعالی
اپنی رحمت دراز کرتا ہے اور یہ بھی[۱] آیا ہے کہ جو شخص سو بار سبحان اللہ کہے
اُسکے لیے ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور اسکا ہزار گناہ دور کیا جاتا ہے اور یہ بھی[۲] آیا
کہ چار کلمے خدا کے نزدیک بہت پیارے ہین سُبحان اللہ والحمد للہ و لا الہ
الا اللہ واللہ اکبر ان مین سے جنکو چاہے پہلے پڑھے اور جن کو چاہے پیچھے پڑھے
اور یہ بھی[۳] آیا ہے کہ جو شخص سو بار لا الہ الا اللہ کہے اور سو بار سُبحان اللہ کہے
اور سو بار اللہ اکبر کہے تو اُسکو دس غلام آزاد کرنے اور چھ اونٹ قربانی سے
زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ اور یہ بھی[۴] آیا ہے کہ سو بار سبحان اللہ کہے اُسکو سو
غلام آزاد کرنیکا ثواب ہوتا ہے جو اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہو
اور جو سو بار الحمد کہے تو اوسکو زین سمیت سو گھوڑے خدا کی راہ مین
دینے کے برابر ہوتا ہے اور جو سو بار اللہ اکبر کہے اُسکو سو اونٹ قربانی
دینے کے برابر ثواب ہوتا ہے اور زمین و آسمان کا درمیان اُسکی ثواب سے
بھر جاتا ہے اور اس دن کسی کا عمل اُس سے افضل نہین ہوتا مگر جو اُس کے
برابر عمل کرے اور اُس سے کوئی گناہ باقی نہین رہتا اور کوئی عمل اُس
سے آگے نہین بڑھتا اور یہ بھی[۵] آیا ہے کہ جو شخص سُبحان اللہ کہے اُس کا آدھا
میزان بھر جاویگا اور جو الحمد للہ کہے اُسکا سب میزان بھر جاویگا اور جو اللہ

---

[۱] یہ حدیث معصب رض کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲۰۴ مین ہے ۱۲
[۲] یہ حدیث سمرہ رض کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲۰۴ مین ہے ۱۲
[۳] یہ حدیث انس کی روایت سے ترغیب وترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۰۵ مین ہے ۱۲
[۴] یہ حدیث ام ہانی کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۔ مین ہے ۱۲
[۵] یہ حدیث ایک مرد بنی وسیم کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۰۵ مین ہے ۱۲

اکبر کہے اُسکے ثواب سے زمین و آسمان کا درمیان بھرجاتا ہے۔ اور جولا الہ الا اللہ کہے اُسکو خدا کی طرف پہونچنے مین کوئی حجاب نہین اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ چارون کلمے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ باقیات صالحات یعنی ہمیشہ رہنے والی نیکیون مین داخل ہین یہ گناہون کو اس طرح گرا دیتی ہین جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے اور بہشت کے خزانے مین سے ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ سبحان اور لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ خدا کے جلال سے ہے یہ کلمات عرش کے گرد پھرتے ہین اون کے لیے آواز ہوتی ہے جیسے مکھی کی آواز جو شخص ان کو پڑھے اُسکو وہان یاد کرتے ہین سو کیا کوئی چاہتا ہے کہ اسکا ذکر عرش کے گرد ہوتا رہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جب کوئی بندہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وتبارک اللہ پڑھے تو فرشتہ ان کلمات کو پکڑ کر اپنے بازو سے لگا لیتا ہے پھر اُن کو آسمان کی طرف لے چڑھتا ہے وہ ان کو لے کر فرشتون کی جس جماعت پر گذرتا ہے وہ ان کے پڑھنے والے کے لیے بخشش مانگتے ہین یہانتک کہ ان کو خدا کے پاس لے پہونچتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص لآ الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے اللہ تعالے اُسکے بدن کی چوتھائی آگ سے آزاد کرتا ہے اور جو دوبار کہے خدا اُسکا آدھا بدن آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور جو چار بار کہے خدا اُسکا سارا بدن آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کسی کو طاقت ہے کہ ہر روز احد پہاڑ کے برابر عمل کر سکے صحابہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کوئی طاقت نہین رکھتا کہ ہر روز احد کے برابر عمل کر سکے فرمایا تم مین ہر آدمی اُسکی طاقت رکھتا ہے لوگون نے عرض کیا کس طرح فرمایا کہ

لہ یہ حدیث عبد اللہ ابن مسعود کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۳۰۸ مین ہے ۱۲
ٹہ یہ حدیث ابو درداکی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۳۰۹ مین ہے ۱۲
سہ یہ حدیث عمران رضہ کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

سبحان اللہ کہنے کا ثواب احد پہاڑ سے بڑا ہے اور لا الہ الا اللہ کہنے کا ثواب بھی احد پہاڑ سے بڑا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ پہلے پہل بہشت کی طرف وہ لوگ بلائے جائینگے خوشی اور ناخوشی مین الحمد للہ کہتے رہین اور حدیث[۵۲] مین آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت دے اور وہ الحمد للہ کہے تو اوس نے اوسکا شکریہ ادا کیا اور جو دوسری بار الحمد للہ کہے تو اللہ تعالیٰ اوسکے لیے اوسکا ثواب تازہ کرتا ہے پھر اگر تیسری بار الحمد للہ کہے تو اللہ تعالیٰ اوسکے لیے اوسکا ثواب تازہ کرتا ہے پھر اگر تیسری بار الحمد للہ کہے تو خدا اوسکے گناہ بخشدیتا ہے۔ اور[۵۳] یہ بھی آیا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ بندے کو کوئی نعمت دے اور بندہ الحمد للہ کہے تو وہ الحمد کہنا اوسکا اس نعمت سے افضل ہوتا ہے اگرچہ وہ نعمت کتنی بڑی ہو اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص ثواب کے لیے کہے الحمد للہ الذی تواضع کل شئی لعظمتہ والحمد للہ الذی ذل کل شئی لعزتہ والحمد للہ الذی خضع کل شئی لملکہ والحمد للہ الذی استسلم کل شئی لقدرتہ تو اللہ تعالیٰ اوسکے لیے اوسکے بدلے ہزار نیکی لکھتا ہے اور اسکا ہزار درجہ بلند کرتا ہے اور ستر ہزار فرشتہ اوسپر متعین کیا جاتا ہے وہ اوسکے لیے قیامت تک بخشش کی دعا مانگتے ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ یہ بھی صدقہ جاریہ ہے اسکا ثواب بھی مرنیکے بعد جاری رہتا ہے

مختلف ذکرون کا بیان جو کسی وقت کیساتھ خاص نہین [۵۴]

حدیث شریف مین آیا کہ جو شخص ہر روز سو بار لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے وہ کسی کا محتاج نہین ہوتا اور کبھی بھوکا نہین رہتا اور کبھی فاقہ نہین پاتا۔ اور

[۵۱] یہ حدیث عمران کی روایت سے ترغیب و ترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی صہ ۲۰۲ مین ہے ۱۲
[۵۲] یہ حدیث ابو امامہ کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ ،، کے صہ ۲۷۲ مین ہے ۱۲
[۵۳] یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ ،، کے صہ ۳۱۱ مین ہے ۱۲
[۵۴] یہ حدیث ترغیب و الترہیب مطبوعہ ،، کے صہ ۳۱۴ مین ہے ۱۲

یہ بھی آیا ہے[۵۱] کہ جو شخص ہر رات سورۂ واقعہ پڑھے اُسکو بھی کبھی فاقہ نہین پہونچتا اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص[۵۲] ہر رات سورۂ دخان پڑھے اسکے لیے ستر ہزار فرشتہ مغفرت کی دعا مانگتا ہے

فرض نماز کے بعد ذکر کرنیکا بیان

ف اسکا کچھ بیان پہلے بھی گذر چکا ہے حضرت[۵۳] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزین ہین کہ جو بندہ ان کو کرے وہ بہشت مین داخل ہوتا ہے اور وہ دونون آسان ہین اور اُنپر عمل کرنیوالے بہت کم لوگ ہین وہ دونو چیزین یہ ہین کہ ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہے اور دس بار الحمد للہ کہے اور دس بار اللہ اکبر کہے سو یہ میزان مین ایک ہزار پانچ سو نیکی ہوگی اور یہ بھی آیا ہے کہ جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اُسکو بہشت مین داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہین سوا ے موت کے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص ہر نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اور وہ دوسری نماز تک اللہ کے ذمہ مین تا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص ہر نماز فرض کے بعد سبحان اللہ العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے تو وہ اُٹھتا ہے اس حال مین کہ بخشا گیا ہوتا ہے اور یہ[۵۴] بھی آیا ہے کہ جو ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَاجْعَلْہُ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْعَالَمِیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَہٗ تو قیامت کے دن میری شفاعت اُسکے لیے حلال ہوگی ۔ اور[۵۵] یہ بھی آیا ہے

---

۵۱ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صـ ۲۳ مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث ابو ہریرہ رضؓ کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صـ ۲۴ مین ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی روایت سے ترغیب الترہیب مطبوعہ ایضاً صـ ۲۱۶ مین ہے ۱۲
۵۴ یہ حدیث ابو امامہ رضؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـ ۲۱۶ مین ہے ۱۲
۵۵ یہ حدیث براء رضؓ کی روایت سے ترغیب صـ ۲۱۷ مین ہے ۱۲

کہ جو ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تو اُسکو بخشا جاتا ہے اگرچہ جنگ سے بھاگا ہو

استغفار کے ثواب کا بیان

ف اسکا بیان کچھ پہلے بھی ہو چکا ہے یہ اُس پر زیادہ ہے حدیث قدسی[۵۱] مین آیا ہے کہ بندے سب گناہ گار ہین مگر جسکو مین بچاؤن سو مجھ سے بخشش مانگو مین تمہارے گناہون کو بخشدون اور آنحضرت[۵۲] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری بیاری گناہ ہین اور ان کی دوا استغفار ہے اور یہ بھی[۵۳] آیا ہے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اُسکے دل مین ایک نکتہ سیاہ پڑ جاتا ہے پھر اگر وہ استغفار کرے اور اس گناہ سے نکلے تو وہ نکتہ سیاہ دور ہو جاتا ہے اور اگر استغفار نہ کرے بلکہ پھر گناہ کرے تو وہ نکتہ زیادہ ہو جاتا ہے یہان تک کہ اسکا دل ڈھانک لیتا ہے بس یہی مراد ہے اُن سے جو خدا نے ذکر کیا کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ اور یہ[۵۴] بھی آیا ہے کہ جو شخص گناہ کرے پھر اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ اسکا گناہ بخش دیتا ہے اور یہ[۵۵] بھی آیا ہے کہ جو شخص ہر روز ستر بار استغفار کرے اُسکے سات سَو گناہ بخشے جاتے ہین

دُعا کی فضیلت کا بیان

حدیث[۵۶] قدسی مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین نے ظلم کو اپنی جان پر

[۵۱] یہ حدیث ابوذر کی روایت سے ترغیب صفحہ ۳۱۷ مین ہے ۱۲
[۵۲] یہ حدیث انس رض کی روایت سے ترغیب صفحہ ۳۰۰ مین ہے ۱۲
[۵۳] یہ حدیث ابوہریرہ رض کی روایت سے صفحہ ۲۲۱ مین ہے ۱۲ [۵۴] یہ حدیث علی رض کی روایت سے ترغیب صفحہ ۳۰۰ مین ہے ۱۲ [۵۵] یہ حدیث انس رض کی روایت سے مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲۲۱ مین ہے [۵۶] یہ حدیث ابوذر کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۳۲۲ مین ہے ۱۲

حرام کیا ہے سو تم بھی اُسکو اپنے درمیان حرام سمجھو آپس مین ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو تم سب گمراہ ہو مگر جسکو مین ہدایت کرون سو مجھ سے ہدایت کی دعا مانگو مین تمکو ہدایت کرون گا اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مجھ سے کھانا مانگو مین تمکو کھانا دون گا اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مین کپڑا پہناؤن سو مجھ سے کپڑا مانگو مین تمکو کپڑا پہناؤن اور تم سب محتاج ہو مگر جسکو مین غنی کرون سو مجھ سے روزی مانگو مین تم کو روزی دون اور اگر تمھارے پہلے اور پچھلے اور جن اور آدمی اور زندے اور مردے اور سوکھے اور تر سب پرہیزگار ہو جاوین تو میری بادشاہی مین مچھر کے پر کے برابر کچھ کم نہین ہوتا اور اگر تمھارے زندے اور مُردے اور پہلے اور پچھلے اور سوکھے اور گیلے سب کے سب اکٹھے ہون اور ہر ہر آدمی جہان تک اُسکی آرزو ہو مجھ سے مانگے اور مین ہر شخص کے سوال کے موافق اُسکی مانگی چیز دون تو میرے خزانے مین سے اتنا کم نہین ہوتا جتنا کہ سمندر سے سوئی کم کرتی ہے جبکہ اس مین ڈبوئی جاوے یعنے اگر سمندر مین سوئی ڈبو کر نکال لیجاوے تو سمندر کے پانی سے کچھ کم نہین ہوتا اسیطرح اگر تمام مخلوقات جمع ہو کر اپنی خواہش کے مطابق مجھ سے مانگین اور مین ہر شخص کو اُسکی مانگی چیز دیدون تو میرے خزانے مین سے کچھ کم نہین ہوتا یہ سب تمھارے ہی اعمال ہین مین ان کو گن رہا ہون پھر مین تمکو ان کا بدلا پورا دونگا پس جو خیر پاوے تو چاہیے کہ خدا کی حمد اور تعریف کہے اور جو بدلا پاوے تو چاہیے کہ نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو اور حدیث[1] مین آیا ہے کہ اللہ تعالی ہمیشہ زندہ ہے کریم ہے شرم دار ہے جب کوئی اپنے دونو ہاتھ اُٹھا کر اُس سے دعا مانگے تو اُسکو شرم آتی ہے کہ اُن کو خالی پھیرے اور یہ بھی[2] آیا ہے کہ جب بندہ اپنے دونون ہاتھ دعا کے لیے اٹھاوے تو خدا

[1] یہ حدیث سلمان رضہ کی روایت سے ترغیب و ترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲۴۴ مین ہے ۱۲
[2] یہ حدیث انس کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ ایضاً کے صفحہ مین ۔ ۱۲

ننرماتا ہے کہ ان مین خیر نہ رکھے یعنے ضرور خدا اُسکے ہاتھ مین خیر رکھتا ہے اور اُسکو مانگی چیز دیتا ہے اور[۵۱] یہ بھی آیا ہے کہ جو فاقے کے وقت لوگون سے مانگے اسکا فاقہ بند نہین ہوتا اور جو فاقے کے وقت خدا سے مانگے اور اپنا فاقہ خدا کے آگے ظاہر کرے تو خدا اُسکا فاقہ بند کر دیتا ہے یا تو ہو بہو وہی چیز دنیا مین اُسکو ملتی ہے یا اُسکا عوض آخرت مین ملتا ہے اور[۵۲] یہ بھی آیا ہے کہ بلا اور دعا آپس مین قیامت تک لڑتے رہین گے یعنے بلا چاہے گی کہ مین نازل ہون اور دعا اُسکو روکے رہے گی اور یہ بھی[۵۳] آیا ہے کہ اللہ کا فضل مانگو اس واسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہے کہ اُس سے مانگا جاوے اور افضل عبادت یہ ہے کہ آدمی کشایش کا منتظر رہے نا امید نہ ہووے۔

شراب پینے کے گناہ کا بیان

ف کچھ بیان اسکا حصہ پنجم مین گذر چکا ہے شراب پینے کا بہت سخت گناہ ہے حضرت[۵۴] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت آدمی شراب پیتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے جیسے آدمی کرتے کو سر سے اُتار دے۔ اور یہ[۵۵] بھی آیا ہے کہ شراب پینا حرام ہے اور اُسکا مول بھی حرام ہے اور یہ[۵۶] بھی آیا ہے کہ جو شخص شراب بیچے تو چاہیے کہ خنزیر کو حلال جانے یعنے شراب کا پینا اور سور کا کھانا برابر ہے جیسا سور حرام ہے ویسی ہی شراب بھی حرام ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ اس امت مین بعضے لوگ کھانے پینے اور کھیل تماشے مین رات کاٹین گے اور صبح کو سور اور بندر

[۵۱] یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے ترغیب وترہیب مطبوعہ کے صــ مین ہے ۱۲
[۵۲] یہ حدیث عائشہؓ کی روایت سے ترغیب وترہیب مطبوعہ کے صــ مین ہے ۱۲
[۵۳] یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ کے صــ مین ہے ۱۲
[۵۴] یہ حدیث ابو ہریرہ رضؓ کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صــ مین ہے ۱۲
[۵۵] یہ حدیث مغیرہؓ کی روایت سے ترغیب وترہیب مطبوعہ کے صــ مین ہے ۱۲
[۵۶] یہ حدیث ابو امامہؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صــ مین ہے ۱۲

ہو جاوینگے اور کچھ زمین مین دھنسائی جاوین گے اور لوگ کہین گے کہ رات
کو فلانی قوم زمین مین دھنسائی گئی اور فلانا زمین مین دھنسائی گئی اور
فلانا گھر زمین مین دھنسایا گیا۔ اور اُن پر آسمان سے پتھر برسائے جاوینگے
جیسے لوط علیہ السلام کی قوم پر برسائے گئے اور اُن پر سخت آندھی بھیجی جاویگی
جو عاد کی قوم پر بھیجی گئی یہ عذاب اُنپر اسواسطے بھیجا جاویگا کہ وہ شراب پیوین گے
اور ریشمی کپڑے پہنینگے اور گانے والیان رکھین گے اور باجے کھاوینگے اور زنا نا
توڑینگے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے[1] فرمایا کہ بچتے رہو شراب سے
کہ وہ گناہون کو پیدا کرتی ہے جیسا اُسکے درخت سے اور درخت پیدا ہوتا ہی
اور یہ[2] بھی آیا ہے کہ جو شخص دنیا مین شراب پیوے وہ آخرت مین اس سے محروم
رہے گا ف اور اس حدیث مین وعید ہے کہ وہ بہشت مین داخل نہین ہوگا اس
واسطے کہ بہشت مین بہشتی لوگ شراب پیوین گے لیکن اُس سے اُنکے سر مین درد نہین
ہوگا اور نہ وہ بہکین گے اور یہ[3] بھی آیا ہے کہ جو شراب پیتا ہوا مر جاوے اُسکو اللہ تعالے
غوطہ کی نہر سے پانی پلایگا کسی نے پوچھا کہ غوطہ کی نہر کیا ہے فرمایا کہ ایک نہر حرامکار
عورتون کی شرمگاہون سے جاری ہوگی دوزخی لوگ ہی اُنکی شرمگاہون کی بدبو
سے تکلیف پاوینگے اور یہ[4] بھی آیا ہے کہ خدا نے تین شخصون پر بہشت حرام کی ایک
اُس شخص پر جو شراب خوار ہو دوسرا اُس شخص پر جو مان باپ کا نافرمان ہو تیسرا
اُس شخص پر جو بیغیرت ہو یعنی جو اجنبی مرد کو اپنی بی بی کے پاس آتے جاتے دیکھے
دیکھے اور کچھ غیرت نہ کرے اور یہ[5] بھی آیا ہے کہ پانچسو برس کی راہ سے بہشت کی

---

[1] یہ حدیث خباب رضہ کی روایت سے الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۴۲۷ مین ہے ۱۲
[2] یہ حدیث ابن عمر رضہ کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
[3] یہ حدیث ابو موسیٰ کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
[4] یہ حدیث عبد اللہ بن عمر رضہ اور عمار رضہ کی روایت سے ترغیب ترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۴۲۷ مین ہے ۱۲
[5] یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

ہوآویگی لیکن شراب خوار اُسکی بو نہ پاویگا اور نہ وہ گھر احسان جتانے والا اور نہ ہمیشہ[۱] پیا
کرنیوالا شراب کہ وہ ہر بدی کی کنجی ہے اور حدیث[۲] مین آیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور چند اور اصحابؓ ملکر بیٹھے اور ذکر
کرنے لگے کہ کبیرہ گناہون مین بڑا گناہ کون ہے تو اُن مین سے کسی کو یہ بات معلوم
نہ تھی تو اُنھون نے سالم کو عبداللہ بن عمروؓ کی طرف بھیجا تو اُس نے کہا کہ کبیرہ گناہون
مین سے بہت بڑا گناہ شراب پینا ہے سو سالمؓ نے آکر اون کو خبر دی اُنھون نے
نہ مانا اور سب اوٹھ کر خود اُسکی طرف چلے یہان تک کہ اُسکے پاس اُس کے گھر
مین گئے تو عبداللہ بن عمروؓ نے ان کو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے ایک مرد کو پکڑا تو اُسکو اختیار دیا کہین
کہ یا تو شراب پیوے یا کسی کا خون کرے یا زنا کرے یا سور کا گوشت کھاوے
یا اُسکو قتل کر ڈالین یعنے بادشاہ نے اُسسے کہا یا تو اُن کاموں مین سے کوئی کام
کر نہین تو ہم تجھکو قتل کر ڈالین گے تو اُس نے کہا کہ مین شراب پی لیتا ہون
پھر جب اِس نے شراب پی لی تو جو کچھ اُنھون نے اُس سے کروانا چاہا یعنے
خون اور زنا وغیرہ سب کچھ اُس نے کیا اور حدیث[۳] مین آیا ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بچتے رہنا ام الخبائث سے یعنی شراب سے
کہ وہ سب برائیون کی مان ہے اس واسطے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل مین ایک
مرد عابد تھا لوگون سے الگ گوشہ گیر تھا سو ایک عورت اس سے لپٹ گئی
تو اُس عورت نے ایک خادم کو اسکے پاس بھیجا کہ مین تجھ کو ایک گواہی کے
واسطے بلاتی ہون یعنے مین چاہتی ہون کہ تجھ کو ایک بات پر گواہ کرون

[۱] یہ حدیث ابن عباس رضؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صـ مین ہے ۱۲
[۲] یہ حدیث سالم بن عبداللہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صـ ۱۸۱ مین ہے
[۳] یہ حدیث عثمان رضؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صـ ۱۸۱ مین ہے ۱۲

وہ عابد اندر آیا تو جون جون وہ اندر آتا گیا دروازے بند کرتے گئے یہانتک
کہ ایک خوبصورت عورت کے پاس پہونچا جو بیٹھی تھی اور اُسکے پاس ایک لڑکا
تھا اور شراب کا برتن رکھا تھا تو اُس عورت نے کہا کہ مین نے تجھکو گواہی کے
واسطے نہین بلایا ہے کہ یا تو اُس لڑکے کو قتل کرڈال یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا
پیالہ پی لے اگر تو میری کوئی بات نہ مانیگا تو مین تجھ کو بدنام اور رسوا کرونگی
سو جب اس عابد نے دیکھا کہ میری رہائی کی کوئی صورت نہین تو اُس نے کہا کہ
مجھکو شراب کا پیالہ پلا دو اُس عورت نے شراب کا پیالہ پلا دیا پھر وہ کہنے لگا
کہ مجھ کو اور شراب پلا سو وہ اسی طرح شراب پلاتی رہی یہانتک کہ اُس نے
اس عورت سے زنا کیا اور خون بھی کیا سو بچتے رہو شراب سے سو قسم ہے اللہ کی
کہ شراب اور ایمان ایک آدمی کے سینے مین کبھی اکٹھے نہین ہوتے قریب ہے کہ
ایک دوسرے کو نکال دے۔ اور یہ بھی آیا ہے[۲] کہ جو شراب پیوے وہ قیامت کے دن
پیاسا ہوگا۔ اور یہ بھی آیا ہے[۳] کہ جو شراب پیوے خدا تعالے اُسکو قیامت کے
دن دوزخ کا گرم پانی پلاویگا اور یہ بھی آیا ہے کہ فرمایا میرے رب نے اپنی عزت کی
قسم کھائی ہے کہ جو بندہ ایک گھونٹ شراب کا پیوے اُسکے بدلے مین اُسکو دوزخ
کا گرم پانی پلاؤنگا خواہ عذاب کیا جاوے خواہ بخشا جاوے اور جو شخص
کسی چھوٹے لڑکے کو شراب پلائے اسکے بدلے مین اُس کو دوزخ کا گرم پانی
پلاؤنگا خواہ اُسکو عذاب کیا جاوے اور جو بندہ اسکو میرے خوف سے
نہ پیوے مین اُسکو پاک مقدس جگہ کا پانی پلاؤنگا یعنی حوض کوثر سے

---

[۱] یہ حدیث ابو نعیمؒ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۴۲ مین ہے ۱۲
[۲] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
[۳] یہ حدیث ابی امامہؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۴۳ مین ہے ۱۲

اور[۵۱] یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص شراب پیے اُس پر خدا چالیس[۵۲] دن غضبناک رہتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو حالت نشے میں مرجاوے تو وہ قبر میں بھی بیہوش ہوگا اور قیامت کے دن بھی قبر سے بیہوش ہی اوٹھے گا اور اُسکو دوزخ کی طرف روانہ کیا جاویگا تو اوس وقت بھی بیہوش ہی ہوگا اس میں لہو اور پیپ کی ایک نہر جاری ہی وہی ان کا کھانا پینا ہے جب تک کہ زمین و آسمان قائم رہیں گے یعنی ہمیشہ ابدالآباد تک اور یہ بھی آیا ہے کہ جسکی ایک نماز نشے کے سبب سے رہگئی تو گویا دنیا کی بادشاہی اُسکے ہاتھ میں تھی جو اُس سے چھینی گئی اور جو چار نمازیں نشے کے سبب سے چھوڑے تو اللہ پر واجب ہوجاتا ہے کہ اسکو دوزخیوں کا لہو پیپ پلاوے

زنا اور حرام کاری کرنیکا بیان

زنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا[۵۳] اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَآءَ سَبِیْلًا یعنے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ پاس جاؤ زنا کے کہ وہ بیحیائی ہے اور بُری راہ۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان نکل جاتا ہے اور سائبان کی طرح اُسکے سر پر رہتا ہے پھر جب زنا سے الگ ہو تو ایمان پھر اُسکی طرف واپس آجاتا ہے اور یہ بھی آیا ہے[۵۴] کہ جب کوئی آدمی زنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کو کھینچ لیتا ہے اور فرمایا[۵۵] کہ زیادہ خوف مجھکو تمپر زنا کا ہے اور پوشیدہ شہوت کا اور[۵۶] یہ بھی آیا ہے

کہ پہلی

۵۱ یہ حدیث انس رضؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ میں ہے ۱۲

۵۲ یہ حدیث عبداللہ بن عمروؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۲۵ میں ہے ۱۲

۵۳ یہ آیت قرآن مجید کے پندرھوین پارے کے پہلے ربع میں ہے ۱۲

۵۴ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۲۴۶ میں ہے ۱۲

۵۵ یہ حدیث عبید بن زیدؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۴۵ میں ہے ۱۲

۵۶ یہ حدیث عثمانؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ میں ہے ۱۲

رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہین تو پکارا جاتا ہے کہ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اُسکی دعا قبول ہو کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اُسکو مانگی چیز دی جاوے سو جو مسلمان اس وقت کچھ دعا کرے اسکی دعا قبول ہوتی ہے مگر زنا کرنے والے کی دعا قبول نہین ہوتی - اور[۱] یہ بھی آیا ہے کہ قیامت کے دن زناکارون کے مُنھ آگ کی مشعلین ہوجاوین گی اور یہ بھی[۲] آیا ہے کہ جو شخص زنا کرے وہ فقیر اور محتاج ہوجاتا ہے - اور[۳] حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین معراج کی رات ایک تنور پر گذرا کہ اُسمین شور وغل پڑا تھا تو مین نے اس مین جھانک کر دیکھا کہ ناگہان اس مین ننگے مرد اور عورتین ہین اور اُن کو نیچے سے آگ کی لپٹ آتی ہے پھر جب اُنکو یہ لپٹ آتی ہے تو جل جاتے ہین مین نے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہین تو فرشتون نے کہا یہ لوگ زانی مرد اور زانی عورتین ہین اور[۴] یہ بھی آیا ہے کہ مین معراج کی رات ایک قوم پر گذرا کہ ورم سے اُن کے بدن بہت پھولے ہوئے ہین اور اُن کے بدن سے نہایت بدبو آتی ہے اور نہایت بدتر حال مین تھے مین نے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہین فرشتے نے کہا کہ یہ زنا کرنیوالے مرد اور عورتین ہین - اور یہ بھی آیا ہے کہ مین معراج کی رات ایک قوم پر گذرا کہ ان کے بدن کے چمڑے آگ کی قینچیون سے کاٹے جاتے تھے مین نے کہا اے جبریلؑ یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ لوگ ہین جو زنا کے لیے زینت کرتے ہین پھر مین ایک بودار کنوئین پر گذرا تو مین نے اسمین سخت چلانے کی آوازین سنین پوچھا

---

[۱] یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۴۲۵ مین ہے ۱۲
[۲] یہ حدیث سمرہ بن جندب رضؓ کی روایت سے ترغیب صفحہ مین ہے ۱۲
[۳] یہ حدیث ابو امامہؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۴۲۶ مین ہے ۱۲
[۴] یہ حدیث راشدؓ کی روایت سے کتاب ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۴۲۷ مین ہے ۱۲

کہ اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ عورتین ہین کہ زنا کے لیے زینت کرکے حرام کاری کرتی ہین اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ زنا کرنے والا بت پرست کے برابر ہے اس مین کچھ شک نہین کہ زنا خدا کے نزدیک شراب پینے سے بھی بڑا گناہ ہی اور یہ بھی آیا ہے کہ میری اُمّت ہمیشہ خیر سے رہے گی جبتک کہ ان مین ولدالزنا نہ پھیلین گے پھر جب اُن مین ولدالزنا پھیل جاوین گے تو عنقریب سب لوگ عذاب مین مبتلا ہون گے یعنی زانی بھی اور غیر زانی بھی اور[2] یہ بھی آیا ہے کہ جب کسی گاؤن مین زنا اور ربا ظاہر ہو تو اُنھون نے خدا کے عذاب کو اپنے اوپر لیا اور[3] یہ بھی آیا ہے کہ جو عورت حرام کی اولاد اپنی قوم مین داخل کرے وہ بہشت کی بو نہ پاوے گی۔ اور[4] یہ بھی آیا ہے کہ تین آدمی بہشت مین داخل نہین ہونگے اول محتاج تکبر کرنیوالا دوسرا بڈھا حرامکار تیسرا جھوٹا بادشاہ اور یہ بھی آیا ہے کہ بڈھا زنا کرنے والا بہشت کی بو نہ پاوے گا اور حالانکہ بہشت کی بو ہزار برس کی راہ سے آتی ہوگی۔ اور[5] یہ بھی آیا ہے کہ ساتوان آسمان اور ساتون زمینین بڈھے زناکار کو لعنت کرتے ہین اور زناکارون کی شرمگاہون سے ایسی بدبو آویگی کہ اُسکی بدبو سے دوزخی لوگ بھی ایذا پاوینگے اور تنگ آئین گے اور یہ بھی آیا ہے کہ قیامت کے دن لوگون کو ایک سخت بدبو آویگی یہان تک کہ اوس سے ہر نیک و بد ایذا پائیگا یہانتک کہ جب لوگ اُس بدبو سے نہایت تنگ ہون گے اور دم ناک مین آئیگا تو ان کو ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ اُسکی آواز کو سب لوگ سنین گے اُن سے کہیگا تم بدبو جانتے ہو جس نے تمکو تکلیف دی وہ کہین گے

---

۱ یہ حدیث انس رضہ کی روایت سے کتاب کے صفحہ مین ہے ۱۲
۲ یہ حدیث میمونہ رضہ کی روایت سے کتاب ایضاً کے صفحہ مین ہے ۱۲
۳ یہ حدیث ابن عباس رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب کے صفحہ ۴۸ مین ہے ۱۲
۴ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
۵ یہ حدیث ابن عمر رضہ اور نافع کی روایت سے ترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۱۴۷ مین ہے ۱۲

ہم نہین جانتے قسم ہے اللہ کی ہمارا دم اُس سے ناک مین پہونچا تو اُن سے کہا جاویگا خبردار ہو یہ زانیون اور حرام کارون کی شرمگاہون کی بدبو ہے جو اللہ سے ملے زنا کرتے ہوئے یعنے بغیر توبہ کے مرگئے - اور حدیث[۱] مین آیا ہے کہ کہا ابن مسعودؓ نے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ بہت کبیرہ گناہ کون ہے فرمایا کہ خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانا حالانکہ خدا نے تجھکو پیدا کیا مین نے پوچھا پھر کون فرمایا اپنی اولاد کو مار ڈالنا رزق کے خوف سے مین نے کہا پھر کون فرمایا کہ اپنے ہمسایہ کی عورت سے زنا کرنا اور یہ[۲] بھی آیا ہے کہ جو شخص اپنے ہمسایہ کی عورت سے زنا کرے اسکی طرف خدا قیامت کے دن نہ دیکھے گا اور نہ اسکو پاک کریگا اور کہیگا کہ داخل ہو دوزخ مین ساتھ دوزخیون کے اور حدیث[۳] مین آیا ہے کہ فرمایا کہ تم زنا کو جانتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا کہ حرام ہے اللہ اور اسکے رسولؐ نے حرام کیا ہے پس وہ قیامت تک حرام ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دس عورتون کے ساتھ زنا کرنا آسان تر ہے ہمسائے کی عورت سے زنا کرنے سے اور یہ[۴] بھی آیا ہے کہ جو شخص اس عورت سے زنا کرے جسکا خاوند غائب ہو تو خدا تعالیٰ اسکے لیے قیامت تک ایک سانپ مقرر کریگا یعنی جو اُسکو قیامت تک کاٹے گا اور یہ[۵] بھی آیا ہے کہ غازیون کی عورتین ماؤن کی طرح حرام ہین جو شخص کسی غازی کے پیچھے اُسکے گھر مین رہے پھر اسکی بی بی سے زنا کرے تو وہ قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا تو وہ غازی اسکی نیکیان جسقدر چاہے گا لے لیویگا - اور اگر کوئی خوبصورت

---

[۱] یہ حدیث ابن مسعودرضؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۱۴۸ مین ہے ۱۲
[۲] یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
[۳] یہ حدیث مقداد رضؓ کی روایت سے مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
[۴] یہ حدیث ابو قتادہؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۴۹ مین ہے ۱۲
[۵] یہ حدیث بریدہؓ کی روایت سے کتاب کے صفحہ مین ہے ۱۲
[۶] یہ حدیث ابو ہریرہ کی روایت سے کتاب کے صفحہ مین ہے ۱۲

عورت حسب و نسب والی کسی شخص کو زنا کے واسطے بلاوے اور خدا کے خوف سے
ڈر کر زنا کرے تو وہ شخص قیامت کے دن خدا کے سائے میں ہوگا جس دن کہ اُسکے
سائے کے سوائے کوئی سایہ نہوگا اور حدیث[۱] میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل میں
ایک شخص کفل نام گناہگار تھا پس ایک عورت اُسکے پاس آئی اُس نے اُسکو
ساٹھ اشرفیاں دین اس پر کہ اس سے زنا کرے پھر جب اُس نے اُسکے ساتھ
زنا کرنے کا ارادہ کیا تو وہ عورت (خدا کے ڈر سے) کانپ گئی اور رونے لگی
اُس نے کہا تیرے رونے کا کیا سبب ہے اُس عورت نے کہا کہ مین نے یہ کام
نہین کیا لیکن ضرورت نے مجھ کو اس کام پر مجبور کیا اُس مرد نے کہا کہ تو خدا
کے خوف سے ایسا ڈرتی ہے تو مین لائق تر ہون کہ خدا سے زیادہ ڈرون
جا چلی جا مین نے جو کچھ دیا تجھ کو بخش دیا قسم ہے اللہ کی مین اس کے بعد
کبھی گناہ نہ کرون گا پھر وہ اسی رات مین مرگیا تو صبح لوگون نے اُسکے دروازہ
پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ خدا نے کفل کو بخش دیا تو لوگون نے اس سے تعجب کیا اور[۲]
یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ نگاہ مین رکھے تو مین اُسکے
لیے بہشت کا ضامن ہون اور وہ بہشت مین داخل ہوگا

لواطت کرنے کا بیان

حضرت[۳] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اپنی اُمت پر قوم لوط کے
عمل کا بڑا ڈر ہے کہ مبادا میری اُمت کہین اسمین مبتلا نہ ہو جاوے اور یہ بھی[۴]
آیا ہے کہ جس قوم مین بیحیائی ظاہر ہو اُن مین طاعون واقع ہوتی ہے یعنی وہ

[۱] یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے کتاب ایضاً کے صـ مین ہے ۱۲
[۲] یہ حدیث ابوہریرہ رضؓ کی اور رافعؓ کی روایت سے کتاب ایضاً کے صـ ۴۴۹ مین ہے ۱۲
[۳] یہ حدیث جابرؓ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۳۵۴ مین ہے ۱۲
[۴] یہ حدیث بریدہ کی روایت سے کتاب ایضاً کے صـ مین ہے ۱۲

مبتلا ہوتے ہین طاعون مین اور اُن بیماریون مین جو کبھی اگلے لوگون مین واقع نہ ہوئی ہون اور[٥١] یہ بھی آیا ہے کہ جب زنا کی کثرت ہو تو بندرے بہت ہو جاتے ہین اور جب لواطت بہت ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت خلقت سے اوٹھا لیتا ہے پس کچھ پرواہ نہین کرتا خواہ کسی نالے مین ہلاک ہون اور[٥٢] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے اپنی مخلوق مین سے سات آدمیون کو لعنت کی ہے ساتون آسمان کے اوپر سے اور ان مین سے تین شخصون پر لعنت کو دوہرایا اور ہر ایک کو اون مین سے کافی لعنت کی اور فرمایا لعنت ہے اس شخص پر جو لوط علیہ السلام کی قوم کا سا عمل کرے لعنت ہے اُسپر جو لوط علیہ السلام کی قوم کا سا عمل کرے لعنت ہے اس پر جو لوط علیہ السلام کی قوم کا سا عمل کرے۔ لعنت ہے اُسپر جو اللہ کے سوا کسی اور چیز کے نام پر جانور ذبح کرے لعنت ہے اُسپر جو کسی چوپایے سے بدفعلی کرے لعنت ہے اس پر جو اپنی مان کی نافرمانی کرے لعنت ہے اُس جو مان بیٹی کو نکاح مین جمع کرے لعنت ہے اُسپر جو زمین کی حدین توڑے لعنت ہے اُسپر جو غیر کو اپنا باپ تبلاوے اور[٥٣] یہ بھی آیا ہے کہ چار قسم کے لوگ ہین کہ صبح و شام اُنپر خدا کا غضب ہوتا ہے جو مرد عورتون کا لباس پہنتے ہین اور جو عورتین مردون کا لباس پہنتی ہین۔ اور جو شخص چوپایے سے بدفعلی کرے اور جو شخص کہ مرد سے بدفعلی کرے۔ اور[٥٤] یہ بھی آیا ہے کہ جو مرد سے یا عورت سے بدفعلی کرے یعنی اُسکی دبر مین زنا کرے اسکا کلمہ قبول نہین ہے اور[٥٥] فرمایا کہ حیا کرو اللہ تعالے الحق کہنے سے حیا نہین کرتا اپنی عورتون سے دبر مین زنا نہ کرو

٥١ یہ حدیث جابر رضہ کی روایت سے کتاب کے صفحہ مین ہے ۱۲ ٥٢ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے کتاب ایضاً کے صفحہ مین ہے ۱۲ ٥٣ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ مین ہے ۱۲

٥٤ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۴۵۱ مین ہے ۱۲

٥٥ یہ حدیث عمر رضہ کی روایت سے کتاب کے صفحہ مین ہے ۱۲

اور[۱] یہ بھی آیا ہے کہ لعنت کی ہی اللہ نے اُن لوگون پر جو اپنی عورتون سے دُبر مین زنا کرتے ہین اور[۲] یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص عورتون کی دبر مین زنا کرے وہ کافر ہو جاتا ہے ف لوطی[۳] کی حد مین علماء کو اختلاف ہی بعضون نے کہا کہ اُسکو زنا کی حد ماری جاوے اور بعضون نے کہا کہ لوطی کی حد سنگسار کرنا ہے خواہ محصن ہو یا نہ ہو اور بعضون نے کہا کہ قتل کیا جاوے فاعل کو بھی اور مفعول کو بھی اور بعضون نے کہا کہ اُسکو آگ سے جلایا جاوے یہ قول حضرت ابوبکر صدیق اور علی ابن ابیطالب رضی کا ہی

کبیرہ گناہون کا بیان

حضرت[۴] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بچتے رہنا سات ہلاک کرنے والے گناہون سے صحابہ نے عرض کیا کہ وہ سات گناہ کون سے ہین فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا اور کسی کا ناحق خون کرنا اور بیاج کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور جنگ کے دن پیٹھ دیکر بھاگنا اور پاک دامن عورتون کو عیب لگانا۔ اور زنا کرنا اور چوری کرنا اور شراب پینا اور کسی کی چیز کو اوچک لے بھاگنا کہ لوگ دیکھتے رہجائین اور غنیمت کے مال مین خیانت کرنا اور حدیث[۵] مین ہی کہ چار چیزین نفاق کی علامت ہین۔ امانت مین خیانت کرنا اور جھوٹ بولنا اور عہد پیمان کرکے فریب کرنا۔ اور جھگڑے کے وقت گالی دینا اور وعدہ کرکے خلاف کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ اور نماز کو چھوڑنا ف کبیرہ گناہ وہ ہی جس پر وعدہ عذاب کا آیا ہے یا جس پر لعنت وارد ہوئی ہی اور بعضون

[۱] یہ حدیث عقبہ کی روایت سے کتاب کے صفحہ ۴۵۱ مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث ابوہریرہ رض کی روایت سے کتاب کے صفحہ مین ہی ۱۲ [۳] یہ مضمون ترغیب مطبوعہ ایضاً کے صفحہ ۴۵۱ مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے مشکوٰۃ باب الکبائر کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث عبداللہ بن عمر رض کی روایت سے مشکوٰۃ باب الکبائر کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

شام سے صبح تک اور ہر قدم کے بدلے اُسکا ایک گناہ دور ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی حاجت روائی کے لیے چلے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے ہر قدم کے بدلے ستر نیکی لکھتا ہے اور اسکی ستر بدیان دور کرتا ہے یہان تک کہ اس سے جدا ہو کر پھر آوے پھر اگر اُسکے ہاتھ سے اُسکی روائی ہو جاوے تو پاک ہو جاتا ہے کُل گناہون سے جیساکہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوا اور اگر اُسی کے درمیان مرجاوے تو داخل ہوگا بہشت مین بغیر حساب کے اور[2] یہ بھی آیا ہے کہ جو وسیلہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا بادشاہ کی طرف نیکی حاصل کرنے مین یا اُس کی مشکل آسان کرنے مین تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پل صراط کے گذرنے پر اسکی مدد کریگا جبکہ لوگون کے پاؤن پھسلین گے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو وسیلہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا بادشاہ کی طرف نیکی یا خوشی حاصل کرنے مین تو اللہ تعالےٰ اُسکو بہشت کے بلند درجون مین داخل کریگا اور[3] یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا دل کسی بات سے خوش کردے تو خدا اُسکو قیامت کے دن خوش کریگا۔ اور[4] یہ بھی آیا ہے کہ فرضون کے بعد افضل عمل گناہون کی مغفرت کا سبب مسلمانون کو خوش کردینا ہے یعنے اگر ننگا ہو تو اوسکو کپڑا پہناوے اگر بھوکا ہو تو اُسکو پیٹ بھر کھانا کھلاوے یا اُسکی حاجت روائی کی جاوے۔ یا اُسکی کوئی مشکل آسان کیجاوے یا اُسکا قرض ادا کیا جاوے۔ اور فرمایا[5] کہ خدا کے نزدیک بہت پیارا وہ شخص ہے جو لوگون کو زیادہ فائدہ پہونچاوے اور[6] یہ بھی آیا ہے کہ قیامت کے دن کچھ لوگ دوزخ سے

[1] یہ حدیث ابن عباس رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۴۰۳ مین ہے ۱۲

[2] یہ حدیث عائشہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

[3] یہ حدیث انس رضہ اور حسن رضہ کی روایت سے کتاب ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۴۰۳ مین ہے ۱۲

[4] یہ حدیث عمر رضہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۴۰۴ مین ہے ۱۲

[5] یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضہ کی روایت سے کتاب ایضاً کے صفحہ مین ہے ۱۲

[6] یہ حدیث انس رضہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ کے صفحہ ۴۰۳ مین ہے ۱۲

نکالے جاوینگے تو ایک مرد بہشتی مرد پر گذرے گا تو کہیگا اے فلانے کیا تو مجھکو نہین پہچانتا وہ کہے گا تو کون ہے وہ کہیگا مین وہ ہون کہ تو نے مجھسے وضو کے لیے پانی مانگا تھا اور مین نے تجھ کو پانی دیا تھا تو وہ بہشتی مرد اُس کی سفارش کریگا پھر ایک مرد پر گذریگا اور اُسے کہیگا اے فلانے تو مجھ کو پہچانتا ہے وہ کہیگا تو کون ہے وہ کہیگا مین وہی ہون جسکو تو نے فلانے فلانے کام مین بھیجا تھا تو اُس نے تیری حاجت روائی کردی تھی تو وہ اُسکی شفاعت کریگا اور اس کی شفاعت اُسکے حق مین قبول ہوگی ۔ اور[۱] یہ بھی آیا ہے کہ جو کسی کام مین کسی بندے کی مدد کرے تو خدا اُسکے قدم کو ثابت رکھے گا جس دن لوگون کے پاؤن پھسلین گے ۔ اور[۲] یہ بھی آیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی مومن کا دل خوش کردے تو اللہ تعالے خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اللہ کی عبادت اور توحید کرتا ہے پھر جب وہ بندہ قبر مین داخل کیا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اُسکے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کیا تو مجھکو نہین پہچانتا وہ اُسے کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے مین وہ خوشی ہون جس سے تو نے فلانے شخص کا دل خوش کیا تھا آج مین تیرا تنہائی مین غمخوار ہون گا اور مین تجھکو منکر نکیر کا جواب سکھا دون گا اور تجھے قول ثابت یعنی کلمہ توحید پر ثابت رکھون گا اور قیامت کے دن جہان تو حاضر ہوگا وہان تیرے ساتھ حاضر ہون گا اور مین خدا کے پاس تیری شفاعت کرون اور تجھکو تیرا ٹھکانا بہشت مین دکھلاؤن گا

بعض آداب کے ثواب کا بیان

حضرت[۳] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی حسن خلق اور نیک خو سے

[۱] یہ حدیث ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ وغیرہ کی روایت سے مطبوعہ کے صفحہ ۴۸۳ مین ہے ۱۲
[۲] یہ حدیث جعفر بن محمد کی روایت سے کتاب کے صفحہ ۴۸۴ مین ہے ۱۲
[۳] یہ حدیث انس رضہ کی روایت سے ترغیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۴۸۶ مین ہے ۱۲

آخرت مین بڑے درجے اور عالی مراتب پاوے گا اور حالانکہ عبادت مین
ضعیف ہوگا۔ اور بدخوئی سے دوزخ کے نیچے طبقے مین ڈالا جاویگا اور یہ بھی
آیا ہے کہ خدا تعالے نے جس شخص کو خوشخو اور خوب صورت پیدا کیا ہے اُس کو
آگ نہ جلاویگی۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ خدا تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی کہ اے
میرے دوست تو اپنی خو اور عادت کو نیک رکھ اگرچہ کافرون کے ساتھ ہو اور
میری یہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ جسکی خو خصلت اچھی ہوگی مین اسکو اپنے پاس کے
سائے مین رکھون گا اور اوسکو اپنی پاک درگاہ سے شربت پلاؤن گا اور اُسکو
اپنی ہمسائگی مین اپنے قریب رکھون گا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ چپ رہنے اور نیک
خو کے برابر کوئی عمل نہین ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جس عورت کے
دو خاوند ہون گے یعنے مثلاً پہلے ایک سے نکاح کیا وہ مرگیا تو پھر دوسرا
خاوند کیا تو وہ قیامت کے دن دونون مین سے اُس کو ملیگی جو دنیا مین اسکے ساتھ
نیک خو تھا اور یہ بھی آیا ہے کہ حسن خلق اور نیک خو گناہون کو دور کرتی ہے جیسے
سرکہ شہد کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ خدا کے نزدیک بدخوئی سے بڑھ
کر کوئی گناہ نہین کہ ہر گناہ کی توبہ ہے مگر بدخوئی کی کوئی توبہ نہین کیونکہ بدخو ایک گناہ
سے توبہ کرتا ہے تو اس سے بڑے گناہ مین پڑتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ بدخوئی
نحوست اور بے برکتی کا سبب ہے۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص لوگون پر نرمی
سے پیش آوے وہ آگ دوزخ پر حرام ہے یعنے دوزخ کی آگ اُسکو نہ جلائیگی
اور یہ بھی آیا ہے کہ جب اللہ تعالے قیامت کے دن سب خلقت کو جمع کریگا تو ایک

یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے کتاب ... کے صفحہ ۴۸ مین ہے ۱۲ یہ حدیث انس رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۴۸ مین ہے ۱۲ یہ حدیث انس کی روایت سے کتاب ... کے صفحہ ۴۸ مین ہے ۱۲ یہ حدیث
ابن عباس رض کی روایت سے کتاب ... کے صفحہ ... مین ہے ۱۲ یہ حدیث عائشہ کی روایت سے کتاب ... کے صفحہ ۴۸۹ مین ہے ۱۲
یہ حدیث جابر رض کی روایت سے کتاب ... کے صفحہ ... مین ہے ۱۲ یہ حدیث ابن مسعود رض کی روایت سے کتاب ... کے صفحہ ۴۹ مین ہے
یہ حدیث عمرو بن شعیب کی روایت سے ترغیب و ترہیب مطبوعہ کے صفحہ ... مین ہے ۱۲

پکارنیوالا پکاریگا کہ کہان ہین اہل فضل یعنی بزرگی والے لوگ تو کچھ لوگ اُٹھ کھڑے ہونگے اور جلدی سے بہشت کی طرف چلین گے تو فرشتے اُن کو آگے سے آملین گے اور کہین گے کہ ہم دیکھتے ہین کہ تم بہشت کی طرف بہت جلدی چلے جاتے ہو تم کون لوگ ہو وہ کہین گے ہم اہل فضل یعنی بزرگی والے فرشتے کہین گے تمکو کیا بزرگی ہے وہ کہینگے جب کوئی ہمپر ظلم کرتا تھا تو ہم صبر کرجاتے تھے اور جب کوئی ہم سے بدی کرتا تھا تو ہم حوصلہ کرجاتے تھے تو اُن سے کہا جائیگا کہ بہشت مین چلے جاؤ

توبہ کے ثواب کا بیان

ف توبہ کا کچھ بیان چھٹے حصے مین پہلے گذر چکا ہے یہ مضمون اُسکے علاوہ ہے۔ [۱] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پچھم مین ایک دروازہ ہے ستر برس کی راہ چوڑا ہے کھول رکھا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ نے جس دن سے آسمان وزمین کو پیدا کیا اُس کا نام توبہ کا دروازہ ہے سو وہ بند نہوگا جبتک کہ پچھم کی طرف سے سورج نہ چڑھے یعنے اس وقت سے پہلے جسوقت جہان کوئی توبہ کریگا اُسکی توبہ قبول ہوگی۔ اور [۲] یہ بھی آیا ہے کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہین سات دروازے بند ہین اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے جبتک کہ پچھم کی طرف سے سورج نہ نکلے۔ اور [۳] یہ بھی آیا ہے کہ حق تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جبتک کہ حلق مین روح نہ پہونچے۔ اور [۴] یہ بھی آیا ہے کہ جب بندہ اپنے گناہون سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ محافظ فرشتون کو اُسکے گناہ بھولا دیتا ہے اور اُسکے اعضا سے بھی اُسکے گناہون کو بھلا دیتا ہے اور زمین سے اس کے گناہون کے نشان بھی مٹا دیتا ہے یہان تک کہ وہ قیامت کے دن خدا سے

---

[۱] یہ حدیث صفوان کی روایت سے ترغیب صفحہ مین ہے ۱۲

[۲] یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ مین ہے ۱۲

[۳] یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی روایت سے کتاب مذکور کے صفحہ مین ہے ۱۲

[۴] یہ حدیث انس رضی کی روایت سے کتاب مذکور صفحہ مین ہے ۱۲

آخرت مین بڑے درجے اور عالی مراتب پاوے گا اور حالانکہ عبادت مین
ضعیف ہوگا - اور بدخوئی سے دوزخ کے نیچے طبقے مین ڈالا جاویگا اور یہ بھی
آیا ہے کہ خدا تعالے نے جس شخص کو خوشخو اور خوب صورت پیدا کیا ہے اُس کو
آگ نہ جلائیگی - اور یہ بھی آیا ہے کہ خدا تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی کہ اے
میرے دوست تو اپنی خو اور عادت کو نیک رکھ اگرچہ کافرون کے ساتھ ہو اور
میری یہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ جسکی خوخصلت اچھی ہوگی مین اسکو اپنے پاس کے
سائے مین رکھون گا اور اوسکو اپنی پاک درگاہ سے شربت پلاؤن گا اور اُسکو
اپنی ہمسائگی مین اپنے قریب رکھون گا - اور یہ بھی آیا ہے کہ چُپ رہنے اور نیک
خو کے برابر کوئی عمل نہین ہے - اور یہ بھی آیا ہے کہ جس عورت کے
دو خاوند ہون گے یعنے مثلاً پہلے ایک سے نکاح کیا وہ مرگیا تو پھر دوسرا
خاوند کیا تو وہ قیامت کے دن دونون مین سے اُس کو ملیگی جو دنیا مین اسکے ساتھ
نیک خو تھا اور یہ بھی آیا ہے کہ حسن خلق اور نیک خو گناہون کو دور کرتی ہے جیسے
سرکہ شہد کو تباہ کر دیتا ہے - اور یہ بھی آیا ہے کہ خدا کے نزدیک بدخوئی سے بڑھ
کر کوئی گناہ نہین کہ ہر گناہ کی توبہ ہے مگر بدخوئی کی کوئی توبہ نہین کیونکہ بدخو ایک گناہ
سے توبہ کرتا ہے تو اس سے بڑے گناہ مین پڑتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ بدخوئی
نحوست اور بے برکتی کا سبب ہے - اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص لوگون پر نرمی
سے پیش آوے وہ آگ دوزخ پر حرام ہے یعنے دوزخ کی آگ اُسکو نہ جلائیگی
اور یہ بھی آیا ہے کہ جب اللہ تعالے قیامت کے دن سب خلقت کو جمع کریگا تو ایک

له یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے کتاب ۶ کے صفحہ ۴۸۷ مین ہے ۱۲ لو یہ حدیث انس رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۴۸۷ مین ہے ۱۲ لز یہ حدیث انس کی روایت سے کتاب ۶ کے صفحہ ۴۸۸ مین ہے ۱۲ لح یہ حدیث ابن عباس کی روایت سے کتاب ۶ کے صفحہ مین ہے ۱۲ لط یہ حدیث عائشہ کی روایت سے کتاب ۶ کے صفحہ ۴۸۹ مین ہے ۱۲ م یہ حدیث جابر رضہ کی روایت سے کتاب ۶ کے صفحہ مین ہے ۱۲ ما یہ حدیث ابن مسعود کی روایت سے کتاب ۶ کے صفحہ ۴۹۰ مین ہے ۱۲ مب حدیث عمرو بن شعیب کی روایت سے ترغیب وترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

پکارنیوالا پکاریگا کہ کہان ہین اہل فضل یعنی بزرگی والے لوگ تو کچھ لوگ اُٹھ کھڑے ہونگے اور جلدی سے بہشت کی طرف چلین گے تو فرشتے اُن کو آگے سے آملین گے اور کہین گے کہ ہم دیکھتے ہین کہ تم بہشت کی طرف بہت جلدی چلے جاتے ہو تم کون لوگ ہو وہ کہین گے ہم اہل فضل یعنی بزرگی والے فرشتے کہین گے تمکو کیا بزرگی ہے وہ کہینگے جب کوئی ہمپر ظلم کرتا تھا تو ہم صبر کر جاتے تھے اور جب کوئی ہم سے بدی کرتا تھا تو ہم حوصلہ کر جاتے تھے تو اُن سے کہا جائیگا کہ بہشت مین چلے جاؤ

توبہ کے ثواب کا بیان

ف توبہ کا کچھ بیان چھٹے حصے مین پہلے گذر چکا ہے یہ مضمون اُسکے علاوہ ہے۔ حضرت[1] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پچھم مین ایک دروازہ ہے ستر برس کی راہ چوڑا ہے کھول رکھا ہے اُسکو اللہ تعالی نے جس دن سے آسمان و زمین کو پیدا کیا اُس کا نام توبہ کا دروازہ ہے سو وہ بند نہوگا جتبک کہ پچھم کی طرف سے سورج نہ چڑھے یعنے اس وقت سے پہلے جسوقت جہان کوئی توبہ کریگا اُسکی توبہ قبول ہوگی۔ اور[2] یہ بھی آیا ہے کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہین سات دروازے بند ہین اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے جتبک کہ پچھم کی طرف سے سورج نہ نکلے۔ اور[3] یہ بھی آیا ہے کہ حق تعالی بندے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جتبک کہ حلق مین روح نہ پہونچے۔ اور[4] یہ بھی آیا ہے کہ جب بندہ اپنے گناہون سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی محافظ فرشتون کو اُسکے گناہ بھلا دیتا ہے اور اُسکے اعضا سے بھی اُسکے گناہون کو بھلا دیتا ہے اور زمین سے اس کے گناہون کے نشان بھی مٹا دیتا ہے یہان تک کہ وہ قیامت کے دن خدا سے

[1] یہ حدیث صفوان کی روایت سے ترغیب صفحہ ۵۶ مین ہے ۱۲
[2] یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۵۶ مین ہے ۱۲
[3] یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی روایت سے کتاب مذکور کے صفحہ ۵۶ مین ہے ۱۲
[4] یہ حدیث انس رض کی روایت سے کتاب مذکور صفحہ مین ہے ۱۲

ملے گا اس حال مین کہ اُسکے گناہ پر کوئی گواہ نہوگا اور[۱] یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص گناہ سے توبہ کرے گویا اُس نے کوئی گناہ کیا ہی نہین اور نادم ہونا بھی بجائے توبہ کے ہے حضرت[۲] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ کسی گناہ پر پشیمان ہو اور پچھتائے تو اللہ اُسکو بخش دیتا ہے استغفار کرنے سے پہلے اور جو شخص زبان سے استغفار کرے اور گناہ پر قائم رہے وہ خدا کے ساتھ ٹھٹھا کرنے والا ہے اور[۳] یہ بھی آیا ہے کہ پہلی اُمتون مین ایک مرد تھا اُس نے ننانوے خون کیے تھے تو اُس نے چاہا کہ مین توبہ کرون تو اُس نے زمین کے ایک بڑے عالم سے پوچھا کہ یعنی زمین پر کون بڑا عالم ہے تو کسی نے اُسکو ایک درویش بتلایا وہ اس درویش کے پاس گیا اور کہا کہ مین نے ننانوے خون کیے ہین کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے اُس نے کہا نہین اس نے اسکو بھی قتل کر ڈالا پھر پوچھا کہ روئے زمین پر کون بڑا عالم ہے کسی نے اسکو ایک عالم مرد بتلایا وہ اُسکے پاس گیا کہا کہ مین نے سو خون کیے ہین کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے اس نے کہا ہان توبہ کو کوئی چیز نہین روک سکتی فلانی فلانی زمین پر جا کہ وہان کچھ لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہین تو بھی وہان جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنی زمین کی طرف پھر نہ آیو کہ وہ بُری زمین ہے تو وہ اُس طرف کو چلا یہان تک کہ جب آدھی راہ طے کر چکا تو اُس کے پاس ملک الموت آیا اور اوسکی روح قبض کی تو رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس مین جھگڑنے لگے رحمت کے فرشتون نے کہا کہ یہ شخص تائب ہو کر اور دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آیا تھا یعنے۔ توبہ رحمت کے لائق ہی اُسکی روح کو ہم لے جاوینگے یہ رحمت الٰہی کا مستحق ہے اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اس نے کبھی

[۱] یہ حدیث عائشہ رض کی روایت سے کتاب ترغیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۵۶۲ مین ہے ۱۲
[۲] یہ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے کتاب مذکور کے صفحہ مین ہے ۱۲
[۳] یہ حدیث ابو سعید خدری رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۵۶۳ مین ہے ۱۲

کوئی نیکی نہین کی یعنی بہ رحمت کے لائق نہین تو خدا نے اُن کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی شکل مین بھیجا دونون فریق نے اُسکو منصف ٹھہرایا اُس نے کہا کہ دونون طرف کی زمین کو ناپو جس طرف قریب ہوگا وہ انھین سے ہے انھون نے زمین کو ناپا تو اس کو بقدر سر انگلی کے نیک گاؤن کی طرف قریب تر پایا تو رحمت کے فرشتون نے اُسکی روح قبض کی اور ایک روایت مین ہے کہ بالشت بھر اُسکو گاؤن کی طرف قریب پایا تو وہ بھی انھین نیک لوگون سے ٹھہرایا گیا اور بخشا گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توبہ کو کوئی چیز مانع نہین جب آدمی توبہ کرے تب ہی قبول ہے جب تک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نہ نکلے اور حلق مین جان نہ پہنچے لیکن یہ شرط ہے کہ خالص دل سے توبہ ہو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص بالشت بھر اللہ کی طرف قریب ہوا اللہ اُسکی طرف ہاتھ بھر قریب ہوتا ہے اور جو ہاتھ بھر اُسکی طرف قریب ہوا اللہ اس کی طرف کلانچ بھر قریب ہوتا ہے اور جو خدا کی طرف آہستہ چل کر آوے خدا اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے اور اللہ بزرگ اور بلند ہے۔ اور فرمایا[۵۳] کہ توبہ کرنے والے کی مثل اس شخص کی سی مثل ہے کہ ایک بیابان ہلاکی کے مکان مین اُترا اور اُس کے ساتھ اُسکی سواری تھی اس پر اُسکا کھانا پانی لادا ہوا تھا تو وہ زمین پر سر رکھ کر سو گیا پھر جب جاگا تو دیکھا کہ اُسکی سواری کہین جاتی رہی ہے تو اُٹھ کر اُس کو ڈھونڈھنے لگا یہان تک کہ جب گرمی اور بھوک سے لاچار ہوا تو اُس نے کہا کہ مین نے جس جگہ ٹھکانا لیا تھا اُسی جگہ مین پھر جاتا ہون وہان جا کر سو رہونگا

۵۱ یہ حدیث ابی عبید کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۹۳ مین ہے ۱۲

۵۲ یہ حدیث یزید بن نعیم رض کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲

۵۳ یہ حدیث انس کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۹۱ مین ہے ۱۲

ملے گا اس حال مین کہ اُسکے گناہ پر کوئی گواہ نہوگا اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص گناہ
سے توبہ کرے گویا اُس نے کوئی گناہ کیا ہی نہین اور نادم ہونا بھی بجائے توبہ
کے ہے حضرت[2] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ کسی گناہ پہ پشیمان ہو
اور پچھتائے تو اللہ اُسکو بخش دیتا ہے استغفار کرنے سے پہلے اور جو شخص زبان
سے استغفار کرے اور گناہ پر قائم رہے وہ خدا کے ساتھ ٹھٹھا کرنے والا ہے
اور[3] یہ بھی آیا ہے کہ پہلی اُمتون مین ایک مرد تھا اُس نے ننانوے خون کیے تھے
تو اُس نے چاہا کہ مین توبہ کرون تو اُس نے زمین کے ایک بڑے عالم سے پوچھا کہ یعنی
زمین پر کون بڑا عالم ہے تو کسی نے اُسکو ایک درویش بتلایا وہ اس درویش کے
پاس گیا اور کہا کہ مین نے ننانوے خون کیے ہین کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے اُس نے
کہا نہین اس نے اسکو بھی قتل کر ڈالا پھر پوچھا کہ روئے زمین پر کون بڑا عالم ہے
کسی نے اسکو ایک عالم مرد بتلایا وہ اسکے پاس گیا کہا کہ مین نے سو خون کیے ہین
کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے اس نے کہا ہان توبہ کو کوئی چیز نہین روک سکتی
فلانی فلانی زمین پر جا کہ وہان کچھ لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہین تو بھی وہان
جاکر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنی زمین کی طرف پھر نہ آیو کہ وہ بُری زمین ہے
تو وہ اُس طرف کو چلا یہان تک کہ جب آدھی راہ طے کر چکا تو اُس کے پاس
ملک الموت آیا اور اوسکی روح قبض کی تو رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے
آپس مین جھگڑنے لگے رحمت کے فرشتون نے کہا کہ یہ شخص تائب ہوکر اور دل
سے اللہ کی طرف متوجہ ہوکر آیا تھا یعنے توبہ رحمت کے لائق ہے اُسکی روح کو ہم لے
جاوینگے یہ رحمت الٰہی کا مستحق ہے اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اس نے کبھی

---

[1] یہ حدیث عائشہ رضہ کی روایت سے کتاب ترغیب مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۵۶۲ مین ہے ۱۲
[2] یہ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے کتاب مذکور کے صفحہ مین ہے ۱۲
[3] یہ حدیث ابو سعید خدری کی رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۵۶۳ مین ہے ۱۲

کوئی نیکی نہین کی یعنی یہ رحمت کے لائق نہین تو خدا نے اُن کے پاس ایک فرشتہ
آدمی کی شکل مین بھیجا دونون فریق نے اُسکو منصف ٹھہرایا اُس نے کہا کہ دونون
طرف کی زمین کو ناپو جس طرف قریب ہوگا وہ انھین سے ہے انھون نے زمین
کو ناپا تو اس کو بقدر سر انگلی کے نیک گاؤن کی طرف قریب پایا تو رحمت کے
فرشتون نے اُسکی روح قبض کی اور ایک روایت مین ہے[1] کہ بالشت بھر اُسکو
گاؤن کی طرف قریب پایا تو وہ بھی اُنھین نیک لوگون سے ٹھہرایا گیا اور بخشا گیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توبہ کو کوئی چیز مانع نہین جب آدمی توبہ کرے تب
ہی قبول ہے جب تک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نہ نکلے اور حلق مین جان نہ پہونچے
لیکن یہ شرط ہے کہ خالص دل سے توبہ ہو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور یہ بھی آیا ہے[2]
کہ جو شخص بالشت بھر اللہ کی طرف قریب ہوا اللہ اُسکی طرف ہاتھ بھر قریب
ہوتا ہے اور جو ہاتھ بھر اُسکی طرف قریب ہوا اللہ اس کی طرف کلاونچ بھر قریب
ہوتا ہے اور جو خدا کی طرف آہستہ چل کر آوے خدا اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے
اور اللہ بزرگ اور بلند ہے۔ اور فرمایا[3] کہ توبہ کرنے والے کی مثل اس شخص کی
سی مثل ہے کہ ایک بیابان ہلاکی کے مکان مین اُترا اور اُس کے ساتھ اُسکی
سواری تھی اس پر اُسکا کھانا پانی لادا ہوا تھا تو وہ زمین پر سر رکھ کر سو گیا
پھر جب جاگا تو دیکھا کہ اُسکی سواری کہین جاتی رہی ہے تو اُٹھ کر اُس کو
ڈھونڈھنے لگا یہان تک کہ جب گرمی اور بھوک سے لاچار ہوا تو اُس نے
کہا کہ مین نے جس جگہ ٹھکانا لیا تھا اُسی جگہ مین پھر جاتا ہون وہان جا کر سو رہونگا

[1] یہ حدیث ابی عبید کی روایت سے کتاب الترغیب الترہیب مطبوعہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۹۳ مین ہے ۱۲
[2] یہ حدیث یزید بن نعیم رضہ کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ مین ہے ۱۲
[3] یہ حدیث انس کی روایت سے کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ کے صفحہ ۶۱ مین ہے ۲

یہان تک کہ مرجاؤن وہ پھر وہین آیا اور جان سے ناامید ہوکر درخت کے سائے مین اپنا سر اپنے بازو پر رکھکر سو گیا تاکہ مرجاوے پھر کچھ دیر کے بعد اُسکو جاگ آئی تو ناگہان کیا دیکھتا ہو کہ اُسکی سواری اس کے پاس کھڑی ہی اس پر کھانا اور پانی موجود ہے تو اس نے اُسکی نکیل پکڑلی اور اُس کو اتنی خوشی ہوئی کہ اُسکی زبان سے بے اختیار یہ کلمہ نکل گیا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ یعنے الٰہی تو میرا بندہ ہے اور مین تیرا رب ہون خوشی کے نشے سے چوک گیا یعنے اُس نے کہنا تو یون تھا کہ تو میرا رب ہے اور مین تیرا بندہ ہون لیکن مارے خوشی کے بے اختیار اُسکی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی طرف توبہ کرے اللہ تعالیٰ اوسپر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے فقط

الحمد للہ والمنۃ کہ ساتوان حصہ فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ کا ختم ہوا

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تمت